بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان
کتاب ہدایت جلائے قلوب ارباب یقین مسجع مسائل ضروریہ دین شرع متین کی
تنبیہ الغافلین ۱۹۰۳
باضافہ مسائل ضروریہ چھپیں باب میں جناب سید محمد صاحب و محمد طیب صاحب و امین الدین صاحب و محمد تقی صاحب
مطبع نامی منشی نولکشور کانپور میں مرتبہ طبع ہوئی

اطلاع

اِس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شایقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے ادرو درخواست کرنے سے مل سکتی [illegible] معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اِس سال میں نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے۔ ہم صرف کتب [illegible] ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرما کر حظ کامل [illegible] و وافی اٹھاتے ہیں

کتب متفرقات دینیہ

شبیہ احمدی۔ سراپاے احمدی کا بیان۔

مثنوی زایرہ۔ دعوت قبائل قریش۔

دوازدہ مجلس مسمے بہ ریاض الازہار۔

اسرار کربلا۔ حالات کربلا از منشی محمد ظہیرالدین مرحوم بلگرامی۔

مجموعہ خطب۔ با ترجمہ اردو مطبوعہ مطبع ریاض محمدی

مہر نبوت۔ تصنیف نواب مردان علیخان بہادر نظام نعت میں۔

رموز القرآن۔ اوقاف قرآن کا بیان۔

آثار محشر۔ علامات و حالات قیامت مثنوی میں مذکور ہیں۔

اکسیر ہدایت۔ ترجمہ کیمیاے سعادت

مذاق العارفین اردو۔ ترجمہ احیاء العلوم کامل در چار جلد۔

رسالہ ہدایتہ الکونین الی شہادت الحسنین

تحفہ درود ملقب بخیر الکلام مؤلفہ مولوی منظور احمد

رسالہ کسب الانبیاء اُردو مصنفہ مولوی ظہور الحق صاحب

شجرہ طغرای اسماے دوازدہ امام

دہ مجلس منظوم۔ کہ کربلا کی علی الترتیب جو دہ مجلس ہیں

مجموعہ نو نسخہ عقبیٰ۔ درود وظائف اسماے الٰہی و نامہاے رسالت پناہی۔

زاد عقبےٰ۔ شرح اسماے حسنے۔

انوار محمدی۔ تصنیف محمد امیر اکبرآبادی۔

بیان اختلاف فرقہ اسلامیہ۔

شرح چہل حدیث۔ تصنیف میر علی صاحب چہل حدیث۔

مولد شریف۔ عرضہ بہار از مرزا علی بہادر۔

نسب نامہ رسول مقبول۔ اسمیں حال بعثت سے وفات تک مرقوم ہے۔

حدیقہ میلاد۔ فضائل حضرت غوث الاعظم۔

مجموعہ نو دو نہ نام شامل دعا سنی و قصیدہ بردہ دیانت سعادو قصیدہ غوثیہ دعای سریانی وغیرہ

دہ مخزن اُردو۔ مصایب شہداے کرام۔

تاریخ مدینہ۔ ترجمہ جذب القلوب۔

وفات نامہ۔ تصنیف خانی مرادآبادی ذکر وفات پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سبیل الجنان۔ مصنفہ میر علی متخلص بامیر تکمیل الایمان کا ترجمہ۔

بعون صانع مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و آسمان

کتاب ہدایت جلاے قلوب ارباب یقین مسجع مسائل ضروریہ دین شرع متین مسمی

بہ تنبیہ الغافلین

١٩٠٣

باضافہ مسائل ضروریہ پچیس باب مین جناب سید محمد صاحب و محمد طیب صاحب و امین الدین صاحب و محمد تقی صاحب

مطبع نامی منشی نولکشور کانپور مین مرتبہ طبع ہوئی

۲۷۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
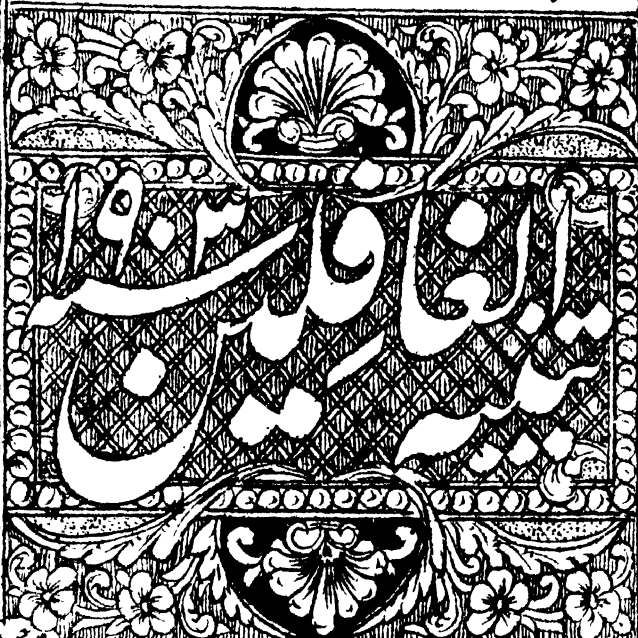
اچھی اچھی تعریفین اور صفتین اللہ تعالیٰ کو ثابت ہین جو پیدا کرنے والا اور پالنے وا
تمام خلق اور عالم کا ہے اور صلوٰاۃ اور درود اوس کے پیغمبرون پر خصوصًا محمد مصطفی
احمد مجتبیٰ خاتم انبیا سرور اصفیا ہدایت کرنے والے گمراہونکے بخشانے والے گنہگارونکے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اونکی اور اونکی اولاد اور یارون اور تمامی پرہیزگارون
اور نیک کارون پر بعد حمد اور نعت کے لکھا جاتا ہے قرآن مجید کی آیتون اور رسول اللہ
کی حدیثون اور مشائخون کے اچھے کامون سے اور اس کتاب کا نام تنبیہ الغافلین ہے
اور احوال اس کتاب کا یون ہے کہ پہلے کسی شخص نے اسکو جسمین بیس باب تھے فارسی
سے ہندی زبان مین ترجمہ کیا تھا لیکن اکثر الفاظ اوس کے بے محاورہ اور نادرست
اور آیتین اور حدیثین غلط تھین حاجی سید عبد اللہ صاحب نے اس کی عبارت
اور آیتین اور حدیثین صحیح کرکے بلکہ کچھ اور بھی اپنی طرف سے زیادہ کرکے عربی خط
سے چوبیس باب مین چھپوایا تھا ان دونون عاصی پرمعاصی سید محمد اور محمد طیب

اور امین الدین اور محمد تقی خیرخواہان خلق اللہ نے جب دیکھا کہ لوگون کی خواہش اس
کتاب کی طرف عربی کے خط کے سبب سے کم ہے اس واسطے ان عاصیون نے
اعانت اور تصحیح جناب مولوی عبدالعزیز صاحب اور جناب مولوی امیرالدین صاحب
کے سے اس کتاب کو جو سبب ہدایت گمراہون کا اور باعث رہنمائی فاسقون کا ہے
کچھ اور بھی اپنی طرف سے مسائل زیادہ کرکے پچیس باب اور خاتمے مین فارسی
خط سے واسطے عوام کے چھپوایا اللہ پاک تو مالک اور خاوند ہے دین اور دنیا کا
اپنے تفضلات اور عنایات سے اس کتاب کے پڑھنے اور سننے والونکو دین محمدی
کی سیدھی اور مضبوط راہ عنایت فرما اور اس فقیر ناچیز کو اتنی سعی کے سبب
دنیا مین طمع اور حرص کے پھندے اور بری چال اور بدکارون کی صحبت سے بچا
اور عاقبت مین اسکو باقیات صالحات ٹھہراکر وسیلہ گناہونکی بخشش اور نجات کا کر
بفضلہ وکرمہ بحرمۃ سیدنا وشفیعنا ونبینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اب جاننا چاہیے کہ
سب سے زیادہ مسلمانون کے حق مین ایمان کی دولت ہے جس شخص کا ایمان درست
ہوا اور یقین کمال کو پہونچا اوس شخص کا ہر ایک کام دین اور دنیا کا ٹھیک ہوگیا
اور اچھا بنا کر کیونکہ یہ بڑی نعمت ہے اور دونون جہان کی دولت پس سب لوگونکو
چاہیے کہ رات دن ایسی باتون مین جس سے دین اور ایمان قوت پکڑے اور خوب
مضبوط ہوجاوے لگے رہین کہ آخرت مین اپنے خاوند کے پاس سرخروئی حاصل کرین
اور بڑے درجونکو پہونچین پھر جن باتون سے اللہ اور رسول کی راہ سے دور ہوجاوین
بچتے رہین کہ شیطان اور نفس آدمی کو ہمیشہ بری راہ مین لیجاتا ہے اور نیک راہ سے
بدراہ کرتا ہے جس سے انسان بعد موت کے عذاب الٰہی مین گرفتار رہتا ہے اور اوسوقت
سوائے حسرت اور افسوس کے کچھ کام نہین آتا اس کتاب مین پچیس باب ہین اور
خاتمہ پہلے باب مین ایمان کا بیا [illegible] مین [illegible] کی تفسیر

چلنے اور بدعت کو چھوڑنے کا بیان تیسرے باب مین علم کا بیان چوتھے باب مین دنیا
کی سستی کا بیان پانچوین باب مین قیامت کا بیان چھٹے باب مین دوزخ کا بیان
ساتوین باب مین بہشت کا بیان آٹھوین باب مین مان اور باپ اور ہمسایے کے
حق کا بیان نوین باب مین سود کھانے والون کا بیان دسوین باب مین زکوۃ کا
بیان گیارھوین باب مین نشہ پینے والون کا بیان بارھوین باب مین نماز
کی فضیلت کا بیان تیرھوین باب مین قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان
چودھوین باب مین ماہ رمضان المبارک کا بیان پندرھوین باب مین
حج کا بیان سولھوین باب مین جورو اور خاوند کے حق کا بیان سترھوین باب
مین جھوٹ اور کذب کی برائی کا بیان اٹھارھوین باب مین غیبت اور چغلی کے
عیب کا بیان انیسوین باب مین لوگون کے دکھانے کو جو نماز پڑھتے ہین اور روزہ
رکھتے ہین اوسکا بیان بیسوین باب مین غرور اور تکبر کا بیان اکیسوین باب
مین خلق نیک اور غصہ کھانے کا بیان بائیسوین باب مین نیک لوگون کی باتون کا بیان
تیئیسوین باب مین ابو شحمہ کا بیان چوبیسوین باب مین ماتم کرنے والون کا بیان
پچیسوین باب مین کلمات کفر کا جنسے کہ آدمی کافر ہوجاتا ہے بیان خاتمہ مین متفرقات
حدیثون کا بیان

پہلا باب ایمان کے بیان مین

ایمان شرع مین کہتے ہین قبول
کرنے اور اعتقاد لانیکو اون چیزون کے اوپر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالی کے
پاس سے لائے اور بندونکو پہونچایا اور اونکے لانے پر اوسکو خوب یقین آیا اور قبول کرنا
خواہ اجمالاً ہو جیسا کہ کہے کہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا کے پاس سے لائے
ہین حق ہے خواہ تفصیلاً یعنی جدا جدا ہر ایک حکم پر جو حضرت نے فرمایا جو لائے ایمان لاوے
ایمان اجمالی مومن ہونیکو کفایت کرتا ہے لیکن درجہ ایمان تفصیلی کا کامل ہے اب جاننا چاہیے
کہ ایمان حاصل ہونے کو صرف پیغمبر کو سچ جاننا اور حق پہچاننا بس نہین کرنا

جب تک تصدیق کے مرتبے کو جسے ٹھیک ماننا اور سچ جاننا دل سے کہتے ہین
نہ پہونچے اور اوسپر دل قرار نہ پکڑے اور خاطر کو تسکین نہووے پس حقیقت
ایمان کی یہی تصدیق قلبی ہے اور اقرار کرنا زبان سے یہ اس واسطے ہے کہ
جب اوسنے اقرار کیا تو شرعی احکام اوسپر جاری ہوئے پھر بعضی باتین ایسی
ہین کہ باوجود اقرار اور تصدیق کے ان باتون کے کرنے سے کافرون مین
گنا جاتا ہے جیسا کہ بت کو سجدہ کرنا یا جنیو ڈالنا اور جو جو اس قسم کی باتین ہین ان
کامون کا کرنے والا بھی شرع کے حکم سے کفر ہے لیکن عمل نیک ایمان کی حقیقت
مین داخل نہین بلکہ اوسکے کمال کی شرط ہے ایمان بے عمل ناقص ہوتا ہے چنانچہ
وہ شخص مومن فاسق کہلاوے گا ایمان کی حد سے باہر نہین نکلا درصورتیکہ وہ گناہ کو
چھوٹا نہ جانے اور حلال نہ سمجھے اگرچہ صغیرہ ہو اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب
ہے صحابہ اور اگلے علما اسی اعتقاد پر تھے فاسق کو مومن کہتے تھے اور اسلام کے
احکام اوسپر جاری کرتے تھے اور مسلمانون کے مقبرون مین گاڑتے تھے اور بعضے صحابہ
اور تابعین وغیرہ سے نقل کی گئی ہے اَلْاِیْمَانُ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ
وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ یہان ایمان کامل سے مراد ہے اور محدثین اور محققین سے بھی یونہین
نقل کرتے ہین اگرچہ بعضی عبارت اونکی ظاہر مین لوگون کو اوسکے خلاف پر
وہم مین ڈالتی ہے خوارج گناہ کبیرہ بلکہ صغیرہ کے بھی کرنے والے کو کافر کہتے ہین
اور معتزلہ نہ کافر کہین نہ مومن دونون کے بیچ مین ایک مرتبہ ثابت کرتے ہین اور
بعضی آیت اور حدیث کو جسکے ظاہر سے یہ بات پائی جاتی ہے دلیل کرتے ہین اور دوسری
آیتون اور حدیثون مین جو اہل سنت کے مذہب کو ثابت کرتی ہین تاویل بیان
کرتے ہین اور حقیقت مین آیتون اور حدیثون کی مراد وہی ہے جسکو پہلے اگلون
نے جو دین کے زبان دان اور شریعت کے مطلب رس تھے انداز اور قرینون سے

خصوصاً وے ہوشیار جنکی آنکھین شرع کے سرمے سے روشن ہین وے یہ بات یون بوجھتی ہین
کہ ممکن یعنے ہونے والا اپنے بنانے مین یا دوسرے کے خواہ وہ جوہر ہو خواہ عرض یعنی
ذات ہو یا صفت مقدور نہین رکھتا ہان اتنا فرق جمادات یعنی ان بے جان چیزون کے
حرکات اور افعال اختیاری مین ثابت ہے اور ایمان لانا اوسپر واجب کہ حق تعالی
نے بندون کو ایسی صورت قدرت اور ارادے کی دی ہے اور عادت اللہ اوسپر
جاری ہے کہ جب کوئی بندہ کسی کام کا قصد کرتا ہے اللہ تعالے اوس کام کو پیدا
کردیتا ہے اسی ارادے اور قدرت کے سبب بندے کو کام سب کہتے ہین جا
حاصل کرنے والا اور بھلائی برائی ثواب عذاب اوسپر ٹھہراتے ہین
جمادات اور حیوانات یعنی جاندار کی حرکت مین فرق نہ سمجھنا کفر ہے خلاف
شرع اور خلاف عقل اور سوائے اللہ تعالے دوسرے کو کسی چیز کا پیدا
کرنے والا جاننا بھی کفر ہے اسیلیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدریہ کو اس
امت کا مجوس فرمایا ہے اور اللہ تعالے کسی چیز مین نہین بیٹھتا اور کوئی چیز اوسمین
نہین بیٹھتی اور وہ سب چیزون پر محیط ہے یعنے گھیر رہا ہے اپنے ذاتی گھیرے
سے اور نزدیکی اور ملاپ سب چیزونسے رکھتا ہے نہ وہ گھیرا اور نزدیکی
و ملاپ جو ہماری عقل مین آوے کہ وہ اوسکی جناب پاک کے لائق نہین اور جو
کچھ کشف اور شہود سے یعنے کھل جانا اور دکھائی دینا چھپی چیز کا محنت کی قوت سے
معلوم کرین وہ اس سے پاک ہے ایمان غیب پر لانا چاہیے اور جو کشف اور شہود
سے سمجھا جائے وہ اوسکی تصویر اور نقل ہے اوسپر خیال نرکھنا چاہیے بلکہ اوسکو
نیست جاننا چاہیے یونہین بزرگون نے فرمایا ہے ایمان لائے ہین ہم کہ اللہ تعالی
سب کو گھیر رہا ہے اور سب سے نزدیک ہے اور معنی گھیر رہنے اور نزدیک ہونے
کے جو دین کے زبان دان سمجھتے ہین کیونکہ ہے اور ایسا ہی ہے مطلب لفظ استوی کا

یعنے برابر ہونا اوسکا عرش پر اور سمانا اوسکا مومن کے دل مین اور اوترنا پچھلی رات
کو دنیا کے آسمان پر کہ حدیثون اور کلام الٰہی مین آیا ہے اور ایسا ہی ہو مطلب لفظ ہاتھ
اور منھ کا کہ کلام الٰہی اوسپر دلالت کرتا ہے ان سب پر ایمان لایا چاہیے اور ظاہر
کے معنی اون لفظون کے نہ لیا چاہیے اور اوس کی تحقیقات مین نہ پڑا چاہیے
بیان اوس کی حقیقت کا اللہ تعالے کے علم پر چھوڑا چاہیے تاکہ جو غیر حق ہے
وہ حق نہ سمجھا جاوے اور صفات اور افعال الٰہی مین آدمیون کو بلکہ فرشتون کو
سوائے حیرت اور ناوانستگی کے اور کچھ حاصل نہین نص یعنے دلیل شرعی کا
انکار کرنا کفر ہے اور تاویل یعنے بیان ٹھہرا لینا محض نادانی اور ایک
ملاپ اللہ تعالے کی دوسری طرح پر ہے کہ پہلی طرح کے ساتھ ہمنام ہو کر
کسی طرح کا میل نہین رکھتی ایسی نزدیکی اگرچہ خاص بندون کی قسمت مین ہے جیسے
فرشتے اور انبیا اور اولیا پر عوام مومنین بھی اسطرح کی نزدیکی سے بے نصیب نہین
مگر اس نزدیکی کے بیشمار درجے ہین نیکی اور بدی جو موجود ہوتی ہے اور کفر اور
ایمان اور فرمانبرداری اور نافرمانی جو کچھ کہ بندے سے ظاہر ہوتی ہی اللہ تعالے
کے ارادے اور تقدیر سے ہے لیکن اللہ تعالے کفر اور گناہ کے کامون سے راضی
نہین اور اوسکے واسطے اوسنے سزائین ٹھہرائی ہین اور فرمانبرداری اور ایمان
کے عوض اچھا بدلا دینے کے وعدے کیے ہین ارادہ اور ہے اور رضا اور
ہے اور ہزارون طرح کی رحمت اور درود پیغمبرون علیہم الصلوٰۃ والسلام
کی جناب پر نثار ہے کہ اگر یہ لوگ نہ بھیجے جاتے تو ہدایکی راہ کسیکو معلوم نہوتی
اور سچے علم اور نیک باتین آدمیون سے پوشیدہ رہجاتین سب نبی برحق ہین اول
سب سے حضرت آدم علیہ السلام ہین آخر اور افضل سب مین محمد مصطفیٰ ہین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور معراج اور بیداری کی مکہ سے مسجد اقصیٰ اور وہان سے ساتوین آسمان اور

سدرۃ المنتہیٰ تک حق ہے اور آسمان کی کتابین جو نبیون پر اوتری ہین جیسے توریت اور
انجیل اور زبور اور فرقان یعنی قرآن اور صحیفے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پیغمبرون پر
نازل ہوئے ہین حق ہین سب نبیون پر اور سب کتابون پر ایمان لانا چاہیے مگر گنتی اونکی
سواے اللہ تعالے کے کسیکو معلوم نہین کیونکہ کسی دلیل سے ثابت نہین ہوا اور نبی بڑے
اور چھوٹے گناہون سے پاک ہین اور پیغمبر کی باتین جو مضبوط دلیل سے
معلوم ہوئی ہین سب پر یقین لانا چاہیے اور ایمان لاوے کہ فرشتے بندے اللہ
کے پاک ہین گناہون سے نہ مرد ہین نہ عورت نہ کھاوین نہ پیوین وحی لاتے ہین
عرش کو اوٹھا رہے ہین اور جس کام پر مقرر ہین اوس کو انجام دیتے ہین اور پیغمبر
اور فرشتے اگرچہ اور مخلوقات سے افضل اور مقرب ہین تو بھی دوسری خلقت کی طرح
[illegible] ر قدرت نہین رکھتے مگر جتنے اللہ تعالے نے اونکو علم قدرت دیا ہے
علم سے سب اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر اور مسلمانون کی طرح ایمان رکھتے
اور اپنے پر اوسکے بھید کی دریافت سے عاجز اور اپنی طاقت کے موافق اوسکی بندگی
سو [illegible] فرمان الٰہی کے ادا کرنے مین توفیق الٰہی کے سبب شکرگزار رہتے ہین اللہ تعالیٰ کے
[illegible] بندون کو اوسکی واجب صفتون مین شریک جاننا کفر ہے جیسا کہ دوسرے کافر
[illegible] رسولون سے منکر ہو کر کافر ہوے اسیطرح نصارا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
[illegible] کا بیٹا اور عرب کے مشرک فرشتونکو اوسکی بیٹیان ٹھہرا کر اور اوس سے کہ اونکو غیب
[illegible] باتون کا عالم جانتے تھے مشرک ہوے اور فرشتون اور نبیون کو اللہ تعالے
کے صفات مین اور دوسرون کو نبیون کے صفات مین شریک نجاننے اور
عصمت کی صفت یعنی سب عیبون سے پاک ہونا سواے انبیا اور فرشتون کے
دوسرون مین اعتقاد نکرے اور متابعت انبیا کی ہر کام مین منظور رکھے اور جن باتون
کا [illegible] پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے اونپر ایمان لاوے اور عمل کرے اور جن باتون

منع فرمایا ہے اوسسے دور رہا گے اور کسی کے قول اور فعل کا جو پیغمبر علیہ السلام کے قول
اور فعل سے ایک بال بھر فرق رکھتا ہو اعتبار نہ رکھے اور پیغمبر علیہ السلام نے جو خبر دی ہے
کہ دو فرشتے منکر نکیر قبر میں مردون سے سوال کرینگے اور کافرونکو اور بعضے مسلمان
گنہگارون کو عذاب قبر کا ہوگا سچ ہے اور بعد موت کے زندہ ہونا قیامت کے دن
اور صور یعنے نرسنگا کا پہلی دفع پھونکا جانا سبکو موت کے واسطے اور آسمانون کا پھٹنا
اور ستارون کا ٹوٹکر گرنا اور پہاڑون کا اوڑنا اور دوسری دفع کے صور سے مردون
کا قبر سے زندہ نکلنا اور نئے سر سے پھر تمام جہان کا پیدا ہونا حق ہے اور حساب
قیامت کا اور گواہی ہر ایک جسم کی اور تولا جانا عمل کا اور پار ہونا پل صراط سے جو
دوزخ کی پیٹھ پر تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہے بعضے بجلی کی طرح بعضے ہوا کیطرح
بعضے چالاک گھوڑے کی طرح بعضے آہستہ آہستہ پار ہونگے اور بعضے دوزخ میں گر پڑینگے
سفارش کرنی انبیا اور اولیا اور نیک لوگونکی گنہگارون کے حق میں سچ ہے اور حوض کوثر
سچ ہے پانی اوسکا دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا اوسپر کوزے دھرے ہیں جیسے
آسمان میں تارے جو کوئی اوسکا پانی پیے پھر پیاسا نہووے اور اللہ تعالے
اگر چاہے بڑے بھاری گناہ کو بے توبہ بخشدے اور چھوٹے گناہ پر عذاب کرے جو کوئی
اخلاص یعنی سچی نیت سے توبہ کرے اللہ تعالے کے وعدے کے موافق البتہ بخشا جاویگا
اور کافر لوگ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہینگے اور مسلمان گنہگار اگرچہ دوزخ میں ڈالے
جاوین آخر تھوڑے یا دنون میں البتہ دوزخ سے خلاصی پاکر بہشت میں داخل
ہونگے اور ہمیشہ وہین رہینگے اور مسلمان بڑے گناہون سے کافر نہیں ہوتا
ایمان نکل نہین جاتا اور دوزخ کے ہر قسم کے عذاب جنکی خبر پیغمبر صاحب نے دی
ہے اور قرآن مین موجود ہے جیسے سانپ اور بچھو اور زنجیرین اور طوق اور بیڑی اور
دہکتی آگ اور گرم پانی اور کٹیلا درخت اور سینڈ کا درخت اور کافر کے بدن کی

پیپ اور دھوان پیچ ہے اور اسی طرح بہشت کی نعمتین کھانے پینے کی اور حور
قصور اور لباس و پوشاک وغیرہ سچ ہے اور سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار
ہے کہ مومنون کو بہشت مین بے پردہ اور بےجہت اور بے مثال میسر آوے گا اور ایمان
کہنے مین سچ جاننے کو دل سے اور مان لینے کو اور زبان سے اقرار کرنے کو اور زبان
کا اقرار کرنا کبھی ضرورت کے وقت حساب مین نہین آتا اور جاننے کہ پیغمبر خدا
علیہ السلام کے اصحاب سب نیک اور عادل تھے اگر کسی سے کبھی کوئی قصور ہوا
تو وہ توبہ کر کے پاک ہوا قرآن کی اکثر آیتین اور بہت سی حدیثین اونکی تعریف مین
گواہی دیتی ہین اور یہ بھی قرآن سے ثابت ہے کہ وے آپس مین محبت اور مروت
رکھتے اور کافرون کے حق مین سخت تھے سو جو کوئی اونکو آپسمین مخالف اور بے الفت
سمجھے وہ قرآن کا منکر ہوا اور جو کوئی اونسے عداوت اور بغض رکھے وہ قرآن کے
حکم سے کافر بنا وے امانت دار ہین وحی کے اور نگہبان ہین دین کے اور قوی
کرنے والے ہین اسلام کے اور دور کرنے والے ہین کفر کے جو کوئی اونسے منکر ہوا
وہ قرآن اور سب ایمان کے احکام سے خارج ہوا اور صحابہ کے اجماع اور کئی دلیلون سے
ثابت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اصحابون سے افضل ہین اونکے بعد عمر رضی اللہ عنہ سب
اصحابون نے حضرت ابوبکرؓ افضل جانکر اونسے بیعت کی پھر اونکے اشارے سے اونکے پیچھے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اونکے فضیلت کے سبب اجماع کیا اور حضرت عمرؓ کے
بعد تین دن تک آپسمین صحابہ نے مشورت کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانکر
خلیفہ کیا اور اونسے بیعت کی اور بعد حضرت عثمان کے سب اصحاب مہاجرین اور انصار نے
جو مدینے مین موجود تھے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیعت کی اور بعضو علی مرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ سے جھگڑا کیا اونسے خطا کی مگر بدگمانی اصحابون سے نہ رکھنا چاہیے اور
اونکے آپسمین کی ناموافقت پر خیال بد نہ لیجانا چاہیے اور اونمین سے ہر ایک کے ساتھ محبت

اور اعتقاد سے پیش آیا چاہیے اور اسیطرح کئی اصحاب جو اصحاب کبار کے سوا قطعی بہشتی ہین انکو
نیک جانے اور حضرت حسنینؓ اور اونکی مان بی بی فاطمہؓ اور بی بی خدیجہؓ اور بی بی عائشہ رضی اللہ
عنہن اور منجملہ بیبیان اور بیٹیان حضرت کی تحقیق سبکو بہتر اور افضل اور بہتر دوسرونسے یقین کرے
اور انکی محبت دل سے رکھے اور انصار اور اونکی اولاد کے ساتھ تعظیم و توقیر پیش آوے اور ایسے عمل کہ جنسے
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تابعداری سے علاقہ رکھتے ہین پھر جو کوئی برخلاف
اوسکے کریگا اوسنے گویا حضرت سے عداوت کی اہل حق کے یہی عقائد ہین جو بیان مین آئے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ
لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ
الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ
الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ
سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ
اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ
خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ
فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ
عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ
رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي
الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ
قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهَا اِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ

خمس لا یعلمهن الا الله ثم قرأ ان الله عنده علم الساعة وینزل
الغیث الآیة متفق علیه ۔ عمر خطاب کے بیٹے رضی اللہ عنہ اون سے روایت کرتے ہین
کہ اوسوقت ہم تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک کہ ایکدن جب آیا ہمارے پاس
ایک شخص جسکے نہایت سفید کپڑے ازبسکہ سیاہ نہین معلوم ہوتا تھا اوسپر نشان سفر کا
اور نہین پہچانتا تھا اوسکو ہم مین سے کوئی یہانتک کہ بیٹھا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پھر لگا دیے اپنے زانو انکو حضرت کے زانون سے اور رکھے اپنے ہاتھ اپنے زانوؤن پر اور کہا
اے محمد خبر دو مجکو اسلام سے یعنے اسلام کی حقیقت فرمایئے حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے
کہ گواہی دے تو اوسپر کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہے اور قائم رکھے
تو نماز اور دیتا رہے زکوۃ اور روزے رکھا کر رمضان کے اور حج کر اللہ کے گھر کا اگر مقدور ہو
تجکو واسطے روی کا یعنے زاد راحلہ اور امن ہو راہ کا کہا کہ اوس شخص نے کہ سچ کہا تو نے پس
تعجب کیا ہمنے اوس سے کہ پوچھتا ہے حضرت کو پھر سچ مان لیتا ہے اوسکو کہا اوس شخص نے
کہا تو مجکو ایمان کی حقیقت فرمایا حضرت نے یہ کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اوسکے
فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور پچھلے دن پر اور ایمان لاوے تو
تقدیر پر اوسکی بھلائی اور برائی کے ساتھ کہا اوس مرد نے سچ کہا تو نے کہا بتا تو مجکو
احسان کی حقیقت فرمایا یہ کہ بندگی کرے تو اللہ تعالے کی اسطرح پر کہ گویا دیکھتا ہے
تو اوسکو پھر اگر ایسا نہین ہو کہ دیکھتا ہے تو اوسکو پس ایسا جان کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے تجکو
کہا اوسنے کہ خبر دے تو مجکو قیامت کب ہوگی فرمایا کہ نہین ہے زیادہ واقف کار جس سے
پوچھی گئی اوسکی خبر پوچھنے والے کی نسبت کہا تو بتا تو مجکو اوسکی علامتین فرمایا قیامت کی
نشانیان یہ ہین کہ جنے لونڈی اپنی مالک کو اور یہ کہ دیکھے تو ننگے پاؤن والون اور ننگے بدن
والون مفلسون بکری چرانے والونکو بڑی بڑی عمارتین بناتے کہا روایت کرنیوالے
نے پھر چلا گیا وہ شخص اور ٹھہرا مین بہت دیر تک پھر فرمایا حضرت نے مجکو یا عمر جانتا ہے تو [illegible]

کون تھا یہ پوچھنے والا کہا مین نے اللہ اور رسول خوب جانتے ہین فرمایا تحقیق وہ جبرئیل تھا
آیا تمہارے پاس کہ سکھاوے تمکو تمہارا دین روایت کی اس حدیث کو مسلم نے اور روایت کی
اسی حدیث کو ابوہریرہ نے کچھ اختلاف کے ساتھ اونکی روایت مین یون ہے اور جب دیکھے تو ننگے
پانوں والون ننگے بدن والون بہرونکو گونگونکو زمین کے مالک علم قیامت کا داخل ہے پانچ
چیزون مین کہ انکو کوئی نہین جانتا مگر اللہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت بیشک اللہ کہ اوسکی
پاس ہے قیامت کا علم اور مینہ کے برسنے کا آیت کے آخر تک روایت کی اس حدیث کو بخاری اور
مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ
وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ
وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اونھون نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین سو بہتر اور اول اونمین کلمہ طیبہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا پڑھنا اور ادنے اور کمتر اونکا دور کرنی تکلیف کی چیز مین راہ سے کانٹے
گھاس پتھر نجاست کی چیزون کو راہ سے دفع کرنا اور شرم کرنا بری اور ناکاری باتون سے
یہ ایک بڑا شعبہ ہے ایمان کا ف جاننا چاہیے کہ ایمان کی شاخین اخلاص اور اعمال اور واجبات
اور سنن اور مستحبات اور آداب کی رو سے بیشمار ہین کہ اوسکی حد کو سوائے شارع کے کوئی
نہین جانتا شاید اصول حکمون کے اور قاعدے ایمان کے اس حد تک پہونچے ہون اور
بعضے یون کہتے ہین کہ ان عددونکے بیان سے تعین کچھ مراد نہین بلکہ کثرت مراد ہے
کیونکہ ستر کا عدد محاورے کی رو سے کثرت سے دلالت کرتا ہے غرض ایمانکی شاخین باوجود اسکے
کہ حد اوسکی شمار سے باہر ہے گھیر رکھا ہے اونھون نے ایک اصل کو وہ کیا ہے کہ کامل کرنا
نفس کو اچھے نیک کامون سے جو اس جہان اور اوس جہان کے کام آوین اور یہ حاصل ہوتا
ہے اللہ اور رسول کے احکام کے علم سے اور اونکو ہمیشہ بجا لانے سے اور اعتقاد کی صحت سے جیسا
قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے جن

لوگون نے کہا کہ پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر اوسی پر قائم رہے اور حدیث مین آیا ہے
قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنے کہہ ایمان لایا مین اللہ پر پھر اوسپر قائم رہ اور بعضے
علماؤن نے ان شاخون کو بیان کیا ہی اسطرح پر کہ ایمان لانا اللہ پر اور اوسکی صفتون پر
اور یہ اعتقاد کرنا کہ جو سواے اللہ اور اوسکی صفتون کے ہے سو حادث یعنی نئی چیز ہے قدیم
نہین اور ایمان لانا خدا کے فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر اور پیغمبرون پر اور اوسکی
تقدیر پر نیک ہووہ یا بد اور قیامت کے دن پر اسمین داخل ہے عذاب ہونا بدکارونکو
اور آرام سے رہنا نیک کارون کا اور یہ کہ قیامت کے دن حساب ہوگا اور لوگونکے عمل
ترازو مین تولے جائینگے اور اعمال نامہ نیکونکو دہنے ہاتھ مین اور بدونکو بائین ہاتھ مین
دیا جائیگا اور پل صراط سے سبکو گذرنا ہوگا اور اللہ تعالی کا دیدار مومنین کو نصیب ہوگا
اور بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ڈالے جائینگے اور ہمیشہ وہان رہینگے
کبھی باہر نہ آوینگے بہشتیونکو نعمت اور راحت ہمیشہ ملے گی اور دوزخیونکی سزا ہر طرح کے
عذاب سے ہمیشہ ہوا کریگی اور یہ بھی شعبہ ایمان کا ہی اللہ تعالے سے محبت رکھنی اور اوسکی
دوستونسے اور بغض رکھنا اوسکے دشمنون سے اور محبت رکھنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے یعنے اونکی تعظیم کرنی اور اونپر درود بھیجنا اور اونکے یارون سے دوستی رکھنی اور
اونکے آل اور اولاد کے ساتھ محبت کرنی اور اونکی سنتون کی پیروی کرنی
یعنے اونکے طریق پر چلنا اور اوسکو رواج دینا یہ سب رسول کی محبت مین داخل
ہے غرض اللہ اور رسول کی محبت ایسی رکھے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف
ہو اور اللہ اور رسول کی متابعت ایک طرف ہو تو اللہ و رسول کا جو محب ہے
بے پروا کسیکی رعایت نکرے بحسبین اللہ و رسول کی رضامندی سمجھے اوسکو عمل مین
لاوے وہی تو سچا محب ہے اور جس نے یہ نکیا اور جسقدر اونکے احکام سے اوسنے چشم پوشی
کی اوسی قدر اوسکے ایمان مین خلل پڑا اور دوستی کے دعوی مین جھوٹا ٹھہرا اور شعبہ

ایمان کا یہ ہے کہ جو عمل کرے اللہ کی رضامندی کے واسطے کرے دوسرے کی طرف
نگاہ نرکھے یا دکھانے کو نکرے خواہ وہ عمل ہاتھ کا ہو یا بدن کا یا زبان کا یا دل کا
یا اعتقاد کا اور شعبہ ایمان کا ہے گناہ کے کامون مین خدا سے ڈرنا اور نیک کامون مین
اوس سے امید رکھنی اور شعبہ ایمان کا ہے توبہ کرنا گناہون سے جب گناہ ہوجاوے
تبھی توبہ کرے اور شکر کرنا نعمت پر مثلاً اولاد وے تو عقیقہ کرے نکاح کرے تو طعام
ولیمہ کھلاوے ختم قرآن ہو تو خوشی کرے اور سال ہو تو زکوٰۃ دے صدقہ فطر دے
قربانی کرے اور شعبہ ایمان کا ہے عہد کو وفا کرنا یعنے جو قول کرے اوسکو پورا کرے
اور مصیبت پر صبر کرنا اور گناہون سے دور بھاگنا اور تقدیر پر راضی رہنا اللہ پر توکل
کرنا چھوٹون پر مہربانی کرنی بڑون کی حرمت کرنی تعظیم بجالانی بڑی باتون سے بچنا جیسے
طمع اور بخل اور کبر اور حسد اور عجب اور کینہ اور غضب وغیرہ اور شعبہ ایمان کا ہے کلمۂ توحید
پڑھنا اور قرآن کا تلاوت کرنا اور علم دین سکھانا اور دعا مانگنی اور اوراد و استغفار
کرنی بیہودہ کامون سے بچنا جسم کو پاک رکھنا ظاہر اور باطن کی ناپاکی سے اور نماز پڑھنی
فرض ہو یا نفل شرمگاہ ڈھانکنی اور صدقہ دینا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا غلام
لونڈی کا اور سخاوت کرنی اور مہمانداری کرنی روزے رکھنا فرض ہون یا نفل اعتکاف
کرنا شب قدر کو ڈھونڈھنا حج کرنا عمرہ لانا طواف بیت اللہ کرنا ہجرت کرنی کافرونکے
ملک سے اور اوس ملک سے کہ جہان ظلم اور فسق و فجور و بدعت رواج پاوے اور بچانا اپنے
دین کو بدباتون سے اور اللہ کی نذرون کو ادا کرنی گناہون کا کفارہ دینا نکاح کرکے
حرامکاری سے بچنا حق ادا کرنا اہل وعیال کا مقدور کے موافق اور مان باپ کی
تابعداری کرنی مگر اوسمین خلاف شرع نہو اور نیکی کرنی اونکے ساتھ مال اور خدمت
اور اچھی باتون سے اور تربیت کرنی اولاد کو اسلام کے طریق پر اور سلوک کرنا ناتے دارون سے
اور فرمانبرداری کرنی مسلمان سردار کی اگر خلاف شرع حکم نکرے اور لونڈی غلام سے

نرمی اور بیبیون مین برابری رکھنی اور جماعت کی متابعت کرنی اور مسلمانون مین صلح کردینا باغیونکو اور جو اسلام سے پھر جاوے مار ڈالنا اور مدد کرنی نیکون کی اور نیک کامون مین دین کی اور حکم کرنا اچھے کامون کا اور باز رکھنا برے کامون سے اور سزا دینا بدکارون کو اور جہاد کرنا کافرون اور بدعتیون سے ہتھیار سے اور زبان سے اوا کرنی امانت اور پانچوان حصہ دینا غنیمت کا اور اوا کرنا قرض اور حق ہمسایے کا اور معاملہ کرنا لوگو نسے خوبیون کے ساتھ اور جمع کرنا اور کسب کرنا مال وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال سے اچھی جگہ جیسے یتیمون مسکینون مستحقونکو مسجد خانقاہ مدرسہ پل چاہ سرائے وغیرہ کی عمارت مین لگانا مال کو بیجا خرچ نکرنا پکار کر السلام علیک کہنا جواب سلام کا اور چھینکنے والے کا جو الحمد للہ کہے دینا اور بچنا کھیل اور تماشے سے اور لوگونکے ایذا دینے سے اور ہٹا دینا راہ سے اوس چیز کا جس سے لوگ اذیت پاوین اور دعوت قبول کرنی بشرطیکہ وہان کوئی بات خلاف شرع نہو جنازہ کی نماز پڑھنی اور اوسکے ساتھ جانا اور بیمار پرسی کرنی اور ہر مہینے مین تین دن روزے رکھنے وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت کی انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایماندار نہین ہوتا کوئی تم مین کا یعنی مومن کامل نہین ہوتا جبتک وہ زیادہ دوست نرکھے مجکو اپنے باپ اور بیٹے سے اور سب لوگون سے ف محبت پیغمبر خدا کی یہی ہے کہ دین کے امور مین اور اونکی سنت کی پیروی مین اونکی رضامندی لحاظ رکھے اور اپنی ذات اور اہل و عیال اور مان باپ اور دولت اور حشمت پر کہ دنیا مین محبت چیزین یہی ہین اونکی متابعت کو غالب جانے اور ترجیح دے مثلاً جان و مال سب کھو دے پر اونکا حق قائم رکھے ہاتھ سے ندے وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

کہا عباس عبد المطلب کے بیٹے حضرت کے چچا نے فرمایا حضرت نے چکھا مزہ ایمان کا وہ شخص جو
ہوا اللہ سے پروردگار ہونے پر اور خوش ہوا اسلام سے اپنا دین ہونے پر اور محمدؐ سے
پیغمبر ہونے پر ف یہ تینوں چیزیں آدمی کے دل کی بیماری کو دفع کرتی ہیں اور گناہ کی
ناپاکی سے پاک کرکے بہشت کے رہنے کے لایق بناتی ہیں بغیر ان تینوں چیزوں کے آدمی سخت
مصیبت میں گرفتار ہوکر شیطان کا دوست بنکر دوزخ کے قابل ہوتا ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ
لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ
اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم اوس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت میں
زندگی محمدؐ کی ہے نہ سنا میرے احوال کو کسی ایک شخص نے اس امت سے یہودی ہووے
یا نصرانی ہو پھر مرگیا وہ ایمان نلاکر اوس دین کی طرف کہ میں بھیجا گیا ہوں بدحشر ہوگا
وہ دوزخیوں سے ف حضرت آخر زمانے کے نبی ہیں بھیجے گئے ہیں تمام جن وانس کی
طرف اب جو کوئی ان لوگوں سے موسوی ہو خواہ عیسوی وغیرہ اپنا ایمان نلاکر مریگا
بیشک دوزخ میں پڑیگا عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِیِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا
اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ یَطَاُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَهَا
وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
کہا ابو موسی اشعری نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص
ہیں جنکے لیے دوہرا ثواب ہے ایک وہ شخص اہل کتاب سے کہ ایمان لایا اپنے نبی موسی یا عیسی
علیہما السلام پر اور ایمان لایا محمد علیہ السلام پر دوسرا وہ بندہ جو دوسرے کے ملک میں ہے جب
ادا کیا اوسنے حق اللہ تعالی کا اور حق اپنے مالک کا تیسرا وہ شخص کہ تھی اوسکے پاس ایک لونڈی

محبت کرتا تھا اوسکے ساتھ پھر آداب سکھاوے اوسکو اچھے آداب اور تعلیم کی اوسکو
نیک تعلیم بعد اوسکے اوسکو آزاد کرکے اپنے نکاح مین لایا سو اوسکو ہوئیگے دو ہرا ثواب ہی
ف ظاہر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دو عمل کے سبب دوہرا ثواب ملا لیکن حقیقت یون ہی
کہ ایک عمل کے بدلے دوہرا ثواب ملیگا مثلا ان تینون مین سے جو کوئی روزہ رکھے گا دو روزے
کا ثواب پاوے گا روایت کی بخاری اور مسلم نے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ
شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ
اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ
اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ
ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى
ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا عبادہ رضی اللہ عنہ صامت کے بیٹے نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور گرد اونکے جماعت تھی اصحاب کی بیعت یعنے عہد کرو میرے ساتھ اسپر
کہ شریک نکرو اللہ کے ساتھ کسی کو یعنے بت پرستی نکرو اور اوسکی صفت خاص مین کسیکو لا کر
اور عبادت دکھانے کو نکرو اور چوری نکرو اور زنا نکرو اور قتل نکرو اپنی اولاد کو جیسا جاہل
کرتے تھے مفلسی کے ڈر سے اور نکرو کسی پر بہتان کہ بنایا ہو اوسکو اپنے ہاتھ و پانو نسے یعنے
اپنی ذات سے یا اپنے دل سے بدگمانی کرکے جھوٹ بنا دے اور وہ آدمی اون باتونسے پاک ہو
یا بیحیائی سے منھ پر عیب لگاوے اور نافرمانی نکرو مشہور کامون مین یعنے جسکا حکم شرع مین
مشہور ہے سو جو کوئی وفا کریگا تم مین سے اس بیعت کو اوسکا اجر اللہ پر ہے یعنے اللہ ثواب
دیگا اور جو کوئی پہونچا ان مین سے کسی چیز کو یعنے عمل کیا سواے شرک کے پس سزا پاوے گا وہ دنیا
مین اور وہ کفارہ ہے اوسکے واسطے یعنے معاف ہوتے ہین گناہ اور پاک ہوتا ہے وہ
اور جسنے کیے وہ کام پھر چھپایا اوسپر اللہ نے پس اوسکا حکم اللہ پر ہے چاہے بخشے چاہے

سزا دے پھر بہشت کی ہمنوا دینے ان باتوں پر بروایت بخاری اور مسلم نے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰیکُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ شَھَادَۃُ الْمَرْاَۃِ مِثْلَ نِصْفِ شَھَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِھَا قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ باہر گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عید قربان کے دن یا عید فطر کو عیدگاہ کی طرف پھر آئے عورتوں کی جماعت کے پاس فرمایا آپنے کہ اے گروہ عورتوں کے خیرات کرو یعنی کچھ دو اللہ کی راہ مین کیونکہ آگاہ کیا گیا ہون کہ تم مین سے اکثر دوزخی ہونگے پوچھا عورتون نے اسکا کیا سبب ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ تم بہت کوسا کرتی ہو اور گالی دیا کرتی ہو اور ناشکری کرتی ہو اپنے خاوندون کی جیسے سو طرح کی بھلائی اور سلوک تمسے کرتا ہے اگر ایک بات مین کچھ فرق آگیا اون سب سلوکو تم خاک مین ملاتی ہو نہین دیکھا مین نے کسی کم عقل اور ناقص دین کو کہ کھو دیوے ہوشیار مرد کی عقل کو تمسے زیادہ پوچھا عورتون نے کیونکر ہماری عقل مین کمی اور دین نقص ہے یا رسول اللہ فرمایا کیا نہین ہے عورتون کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر کہا اونھون نے البتہ فرمایا پس یہ بات انکی عقل کی کمی کے سبب سے ہے فرمایا حضرت نے پوچھنا ہے کہ جب حیض ہوتا ہے عورت نماز روزے سے باز رہتی ہے کہا البتہ فرمایا سو یہی ہے انکے دین کا نقصان مت کوسنا اور پھٹکار کرنا بہت برا ہے اوسکے سبب سے آدمی گنہگار ہوتا ہے کسی کو نہ چاہیے کہ کسی کو پھٹکار کرے یعنی اللہ کی رحمت سے دور جانے

کیونکہ کسی کا خاتمہ معلوم نہین کہ کیا ہوگا اسیواسطے حکم ہے کہ جب تک آدمی کے خاتمے کا
حال معلوم نہو اوسپر لعنت نکرے اگر کریگا اور وہ اس قابل نہین تو وہ لعنت اوسی پر اولٹ
پڑیگی اگر کوئی کہے کہ عورتونکی عقل اور دین کا نقصان خدا کی طرف سے ہے اونکے کسب سے
نہین پھر اونکا قصور جواب اللہ نے اسی قصور کے سبب اونکے درجہ کو مرد کے
درجے سے کم کیا اور یہی منظور تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عورتونکو عبادت کی کمی کا ثواب
بھی نملیگا جیسا مردونکو بیماری اور سفر کے عذر سے ملتا ہے کیونکہ مرد کی نیت مین ہے کہ
عبادت ہمیشہ کیا کرے روایت کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَّاِنَّہٗ
لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی
الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ الصَّوْمُ جُنَّۃٌ
وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ
اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا
وَّطَمَعًا حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ
قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ
الْجِھَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ
وَقَالَ کُفَّ عَلَیْكَ ھٰذَا فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ قَالَ
ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْ
عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَہ
کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلاؤ
مجکو ایسا کام کہ داخل کرے وہ مجھے بہشت مین اور باز رکھے مجکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے
کہ یہ بڑا سوال کیا تو نے یہ کام آسان ہے اوسپر جسپر اللہ آسان کرے پھر تبلایا کہ

عبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اوسکے ساتھ کسی چیز کو اور پڑھ نماز اور دے زکوٰۃ
اور رکھ روزے رمضان کے اور حج کر کعبہ کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تجکو نیکی کے دروازے
روزہ رکھنا ڈھال ہے یعنے برے کامون کو روکتا ہے نفس کے کم زور ہونے سے اور خیرات
کرنی ٹھنڈہ کرتی ہے گناہ کی گرمی کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اور نماز پڑھنا آدمی کا آدھی
رات کو ایسا ہی ہے پھر پڑھی آپنے یہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَعْمَلُوْنَ
تک جسکے معنی یہ ہین کہ اللہ تعالے رات روٹھنے والون کی تعریف کرتا ہے کہ جو لوگ
حقتعالے کی رضامندی کے واسطے اپنی راحت کو چھوڑتے ہین اور آرام کے وقت بستروں سے
اوٹھتے ہین اونکے لیے نیک مقرر ہے ایسا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا پھر فرمایا
حضرت نے کیا نہ بتلاؤن تجکو دین کے کام کا سر اور دین کے گھر کا ستون اور اونچائی اوسکے
کوہان کی کہا معاذ نے بلے فرمایے یا رسول اللہ فرمایا کہ سر دین کے کام کا اسلام ہے اور کھنبا دین
دین کے گھر کا نماز ہے اور اونچائی اوسکے کوہان کی جہاد ہے یعنے کافرون اور سرکشونکو مارنے
سے دین کا مرتبہ بلند ہوتا ہے پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تجکو وہ چیز جس سے ان سب باتون
کی درستی ہو کہا مین نے ہان فرمایے یا رسول اللہ پس پکڑی آپنے زبان اپنی اشارہ کیا
اوسکی طرف اور کہا کر اسکو سنبھال رکھ مین نے پوچھا تعجب کر کے یا رسول اللہ ہم پکڑے
جاوینگے اون باتون کے جو زبان سے نکالتے ہین فرمایا روئے تجپر تیری مان اسے معاذ
کیا نہین گراوینگے آدمیون کو اوندھے منہ دوزخ مین یا ناک کے بل اونکی زبانون کو
گھاس کوڑے یعنے بیہودہ باتین احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ
مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ
شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کی جابر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ دو چیز اونکو واجب کرتی ہین پوچھا ایک شخص نے

یارسول اللہ وے دو نون چیزین کیا ہین فرمایا آپ نے کہ جو کوئی مریگا شریک کرکے اللہ کے
ساتھ کسیکو داخل ہوگا جہنم مین اور جو کوئی مرا اوس حال مین کہ اوس نے شریک نہ کیا اللہ کے
ساتھ کسیکو داخل ہوگا وہ بہشت مین اب یا آخر کو روایت کی مسلم نے وعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ
اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْکَ
حَسَنَتُکَ وَسَائَتْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا الْاِثْمُ
قَالَ اِذَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْءٌ فَدَعْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کی ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ کسی
شخص نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے ٹھیک ہونے کی کیا
علامت ہے فرمایا اگر خوش کرے تجکو تیرا نیک عمل اور غمگین کرے تجکو تیرا برا عمل تو تو مومن
ہے سوال کیا اوس شخص نے یارسول اللہ برا کام کسکو کہتے ہین فرمایا آپنے جب کوئی چیز
تیرے دل مین خاش ڈالے یعنی تجکو تردد ہو جاے اور تیرے دلکو اوس کام سے مسرت
نہو تو چھوڑ دے اوسکو یعنی یہی نشانی ہے اسکی کہ اوسمین برائی ہے اور دوسرے مقام
مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کام مین تو متردد ہو تو اپنے دل سے
فتوے طلب کر اوسکا مطلب یہ ہے کہ مومن متقی کا دل ایمان کے نور سے مثل آئینے کے ہوتا ہے
جب کسی بات مین حکم قرآن اور حدیث اور اجماع امت کا پایا نجاوے اور قول علما کا مختلف ہو
تو مومن اپنے دل مین صلاح کرے جو وہ حکم کرے عمل مین لاوے مگر یہ حال ہر مسلمان کا نہین ہے
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَنْ مَعَکَ عَلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِیْبُ الْکَلَامِ
وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَۃُ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِسْلَامِ
اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ
قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ
اَیُّ الْھِجْرَۃِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَھْجُرَ مَا کَرِہَ رَبُّکَ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ

الجِهَادُ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَ اُهْرِيقَ دَمُهُ
قَالَ قُلْتُ اَيُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

روایت کی عمر ابن عبسہ رضی اللہ عنہ نے آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
یعنے جب مکے مین تھے پھر پوچھا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے
تمھارے ساتھ اس کام مین یعنے موافق تمسے دین اسلام مین فرمایا حضرت نے ایک
مرد آزاد اور ایک بندہ یعنے اس کام مین میرا ساتھی ہے ابو بکرؓ اور بلالؓ اور بعضی کہتے
ہین کہ حر سے مراد جمیع مرد آزاد اور عبد سے مراد بندہ یعنے اس دین کے کام مین
دونون قسم کے لوگ میرے شریک ہونگے پوچھا مین نے اسلام کیا چیز ہے فرمایا خوبی
نرمی کلام مین اور کھانا کھلانا آدمیون کو یعنے تواضع اور سخاوت کہ دونون وصف
کامل ہین اسلام کے ایک اپنی ذات سے علاقہ رکھتا ہے ایک دوسرون کی کہین
اور صفتون کو بھی اسلام کے حق مین آپنے بیان کیا ہے اسکا سبب یہ ہی کہ جس وقت
مین جس شخص کے جو صفت مناسب جانا وہ کہدیا کہ اوسپر اوسکو زیادہ لحاظ رہے
اور اوسمین کمال حاصل کرے جیسا طبیب ہر شخص کے سخت مرض کے موافق پہلے بتلاتا
ہے پوچھا مین نے کیا چیز ہے ایمان فرمایا صبر اور سماحت یعنے گناہ کے کامون پر صبر کرنا
اور فرمانبرداری کے کامون مین جوانمردی کرنی کہا پوچھا مین نے کہ کونسا کام اسلام
مین افضل ہے کہ مسلمانون کو چاہیے فرمایا ایسا کام کرنا کہ اوسکے ہاتھ اور
زبان سے مسلمانونکو اذیت نہ پہونچے کہا پوچھا مین نے کونسا کام ایمان کا بہتر ہے
فرمایا نیک خلق یعنے اوس صفت پر عمل کرنا نفس کے توڑنے اور مخلوق کے نفع
پہونچانے کو بہت سخت ہے کہا پوچھا مین نے کونسی نماز افضل ہے یعنے
نماز کے رکنون مین کونسا رکن فرمایا درازی قیام کی یعنے دیر تک کھڑے ہو کر
قرآن پڑھنا کہا پوچھا مین نے کون ہجرت افضل ہے فرمایا کہ چھوڑ دے اوس چیز کو

برا جانتا جسکو تیرے پروردگار نے کہا پوچھا مین نے پس کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا
وہ شخص کہ کونچ کاٹے جاوین اوسکے گھوڑے کے اور خون بہایا جاوے
اوسکا یعنے گھوڑا اور آپ دے دونون جہاد مین کام آوین کہ دنیا کے نامدون
سے بے نصیب جاوے کہا پوچھا مین نے کون وقت افضل ہے فرمایا پچھلی رات کا
بیچ روایت کی احمد نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ
فِیْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ
وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کی معاذ ابن
جبل نے کہ اوسنے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایمان کی اچھی چیز
سے فرمایا یہ ہے کہ جسکو دوست رکھے تو اللہ کے واسطے دوست رکھے اور جسکو
دشمن رکھے تو اللہ کے واسطے دشمن رکھے اور لگا رکھے اپنی زبان کو اللہ کی یاد
مین پوچھا معاذ نے وہ کیا ہے سے یا رسول اللہ فرمایا دوست رکھے تو آدمیونکے واسطے
وہی جو دوست رکھے اپنے واسطے اور ناپسند رکھے تو اونکے لیے جو ناپسند رکھے اپنے
لیے یعنے سب کا خیر خواہ رہے کسی کی بدخواہی نکرے روایت کی احمد نے

فصل شرک اور کبیرہ گناہون کے بیان مین

تھوڑی سی حقیقت شرک اور کبیرہ گناہونکی یہان ایمانکے باب کے پیچھے مناسب ہوا کہ
لکھی جاوے تو مسلمان ان باتونکو برا جانکر چھوڑ دین اور اپنے ایمان پر قائم رہین
نہین تو خلل آجاویگا اور اونکا ایمان جاتا رہیگا کبیرہ اوسکو کہتے ہین کہ شرع
مین جسکے واسطے حد مقرر ہوئی ہے یا اوسپر وعید واقع ہوا ہے قرآن شریف
یا حدیث صحیح کی رو سے ممانعت ہوئی ہے دلیل قطعی سے یا حدیث مین کرنیوالے کو اوسکے
کافر کہا ہے یا اوسکا فساد اور اوسکی برائی پہونچ جاوے اون گناہوں کے برابر

جنکا شرع مین صاف حکم ہے جو اوسکے سوا ہے صغیرہ ہے اور صغیرہ اوسکو کہتے ہین کہ جسکو شرع مین منع کیا ہے یا جو چیز شرع مین مقرر ہے اوسکے برخلاف ہوکر اوسکے کرنے سے دین مین جو طریقہ مقرر ہے اوٹھ جاوے اور کبیرہ درجون مین تفاوت ہے بعضا بعضے سے سخت تر ہے اکثرہ گناہ جو حدیث مین آئے ہین وے یہ ہین چار گناہ دل سے تعلق رکھتے ہین ایک شرک اللہ کا اوسکی کئی صورتین ہین پہلی صورت اللہ کی ذات کے واجب ہونے مین دوسری عبادت مین تیسری مدد چاہنے مین چوتھی علم مین پانچوین قدرت مین چھٹی حکم چلانے مین ساتوین پیدائش مین آٹھوین پکارنے مین نوین قول مین دسوین نام رکھنے مین گیارھوین ذبح مین بارھوین نذر مین تیرھوین لوگونکے کامونکے سپرد کرنے مین دوسرا کبیرہ گناہ پرہیٹ کرنیکی نیت کرنی تیسرا ناامید ہونا اللہ کی رحمت سے چوتھے بے پروا ہونا اللہ کی پکڑ سے اور چار گناہ زبان سے علاقہ رکھتے ہین پہلا جھوٹی گواہی دینی دوسرا زنا کی گالی دینی نیک مرد یا نیک عورت کو تیسرا جھوٹی قسم کھانی چوتھا جادو کرنا تین گناہ پیٹ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا شراب پینا دوسرا یتیم کا مال کھانا تیسرا سود لینا دو گناہ آگے پیچھے کے سوراخ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا زنا دوسرا لواطت اور دو گناہ ہاتھ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا ناحق کسیکو مار ڈالنا دوسرا چوری کرنی اور ایک گناہ پانون سے علاقہ رکھتا ہے لڑائی مین کافرون سے لڑائی مین اور ایک گناہ تمام بدن سے علاقہ رکھتا ہے نافرمانی کرنی ماں باپ کی اور دکھ دینا اونکو سوا اسکے اور بھی گناہ کبیرہ ثابت ہین سچا جاننا کاہن یعنے نجومیون کو گالی دینی رسول اللہ علیہ السلام کو اور بد کہنا قرآن شریف کو اور برا کہنا فرشتون کو اور انکار کرنا اولیے اور ٹھٹھا کرنا اولیے اور منکر ہونا دین کی ضروری باتون سے اور ترک کرنا نماز کو اور زکوۃ کو اور روزہ اور حج کو اور پہلے پڑھ لینا نماز کو وقت سے اور پیچھے وقت سے پڑھنا عذر شرعی اور لڑائی کرنی مسلمانون سے ناحق اور جھوٹھ

باندھنا پیغمبر پر اور بد کہنا اصحاب پیغمبر کو اور اہل بیت پیغمبر کو اور گواہی چھپانی باعذر اور
رشوت لینی اور جھگڑا ڈالنا جورو اور خاوند میں اور چغلی کھانی سردار کے پاس
اور مال لینا کسیکا ایک دینار کے انداز پر اوس سے زیادہ اور رمضان کا روزہ توڑنا
بلا عذر اور ا ینایت کے رشتے کو توڑنا چوری کرنی تول میں باز رہنا امر معروف اور نہی
منکر سے قدرت رکھتے بھلا دینا قرآن پڑھنے اور یاد کرنیکے بعد جلانا مارنا جاندار کا آگ
سے نافرمانی کرنی عورت کو خاوند کے حق میں جھٹائی عالمونکی سور کا گوشت کھانا نشے
کی چیز کھانی یا پینی نکاح کرنا محارم سے یعنے جو مرد اور عورت شرع کے حکم سے حرام
ہیں جوا کھیلنا ہجرت نکرنی کفار کے ملک سے دوستی اور خیر خواہی کرنی کافرونکی
بد کہنا ماں باپ کو چھوڑ بیٹھنا جہاد کا باوجود اسکے کہ کافرون کا غلبہ ہوا اور اپنی
قدرت ہو لوٹ کے مال میں سے چوری کرنی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ
رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوْا لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ
قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ
تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیْقَهَا وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
روایت کی عبد اللہ بن مسعود نے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے
اللہ کے نزدیک فرمایا کہ یہ ٹھہراوے تو اللہ کے واسطے اوسکا مانند حالانکہ اوسی نے پیدا
کیا ہے تجکو پوچھا اوسنے پھر کون گناہ فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اپنے لڑکے کو اس ڈر سے
کہ کھاتا ہے وہ تیرے ساتھ پوچھا یہ پھر کون گناہ فرمایا کہ بدکاری کرے تو اپنے ہمسایہ کی
عورت سے پس بھیجی اللہ تعالے نے یہ آیت ان حکمونکے سچ کرنیکو جو لوگ نہیں پکارتے ہیں
اللہ کے ساتھ دوسرے معبودون کو اور نہیں قتل کرتے ہیں اوسکو جسکے قتل کو اللہ نے
منع کیا مگر حق پر اور نہ بدکاری کرتے ہیں آیت کے آخر تک ف اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ کلام الٰہی مین مطلق قتل اور زنا کے بیان کا مطلب ہے اور یہ قیدین جو لگائی ہین سو ان
چیزون کی زیادہ برائی اور سختی ظاہر کرنی منظور تھی یا سائل کے احوال کو لحاظ کرکے
یون فرمایا کہ اوسکو فائدہ بخشنے بخاری اور مسلم نے روایت کی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضـ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ
الْمُؤْمِنٰتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے دور رہو سات خصلتین ہلاک کرنے والیون سے پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ
کیا چیزین ہین وے فرمایا شرک کرنا اللہ سے اور جادو کرنا اور قتل کرنا کسی آدمی کا
کہ جسکو اللہ نے حرام کیا ہی مگر حق پر اور کھانا سود کا اور کھانا یتیم کے مال کا اور پیٹھ دینا
لڑائی کے دن کافرون سے اور تہمت لگانی زنا کی نیک ذات مسلمانون عورتون کو جو
واقف نہین ایسے کام سے ف جادو سکھانا بھی جادو کرنے کے برابر ہے بعضے کہتے
ہین کہ سیکھنا جائز ہے دفع شر کی نیت سے اور خیالی نے شرح عقاید کے حاشیے مین لکھا
ہے کہ سحر کرنا کفر ہے باتفاق صحابون کی ایک جماعت نے جادوگر کو قتل کا حکم کیا ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ اگر سحر باعث ہووے کفر کا تو مار ڈالا چاہیے کرنے والیکو اگر توبہ نکرے
اور فال دیکھکر غیب کی بات کہنی اور نجوم کے علم سے کچھ بتانا اور پوچھنا فال کھولنے والے
اور نجومی اور رمال اور شعبدہ باز سے اور یہ علم سکھانے اور ان علمونسے کمائی کھانی
سب حرام ہے مسلمانونکو ہرگز نکیا چاہیے اگرچہ کوئی چیز بے تاثیر نہین اور سب اوسکی
تقدیر سے ہے پر مومن کو لازم ہے کہ جو چیز مین تاثیر پیدا کرتی والا اللہ تعالی کو جانے اور ہر
کام کا علاقہ اوسی سے رکھے دوسری طرف نہ بھٹکے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَلَا يَكُوْنُ لَهُ نُوْرُ الْإِيْمَانِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زنا نہین کرتا ہے کوئی زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے اور وہ مومن ہو اور چوری نہین کرتا ہے کوئی چور جب چوری کرتا ہے اور وہ مومن ہو اور شراب نہین پیتا ہے کوئی شرابی جب وہ شراب پیتا ہے اور وہ مومن ہے اور لوٹتا نہین لوٹ کر اوٹھا دین لوگ اپنی نگاہون کو اوسکی طرف جب وہ لوٹتا ہے اور وہ مومن ہے اور چوری نہین کرتا ہی لوٹ کے مال سے تم مین کا کو جب کرتا ہے اور وہ مومن ہے سو دور رکھو دور رکھو اپنے تئین ان گناہون سے بخاری اور مسلم نے نقل کیا اور ابن عباس کی روایت مین یہ عبارت بھی آئی ہے اور نہین مار ڈالتا کوئی جب مار ڈالتا ہے اور وہ مومن ہے پوچھا عکرمہ نے ابن عباس کو کیونکہ علیحدہ کیا جاتا ہے اس شخص کا ایمان کہا اسطرح اور ڈال دیا ایک ہاتھ کی اونگلیونکو دوسرے ہاتھ کی اونگلیون مین پھر نکالا انکو پس اگر توبہ کیا پھر لیا اوسکی طرف اسطرح پھر ڈالین اونگلیان ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی اونگلیون مین اور کہا عبد اللہ نے یہ بخاری کی کنیت ہے نہین رہتا ہے وہ شخص مومن کامل اور باقی نہین رہتا ہے اوسکے واسطے ایمان کا نور اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ يَهُوْدِيٌّ بِصَاحِبِهِ اِذْهَبْ بِنَا إِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ

آیتٍ بیّنات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببرئ الی ذی سلطان لیقتلہ ولا تسحروا ولا تاکلوا الربوٰا ولا تقذفوا المحصنۃ ولا تولوا للفرار یوم الزحف وعلیکم خاصۃ الیھود ان لا تعدوا فی السبت قال فقبلا یدیہ ورجلیہ وقالا نشھد انک نبی قال فما یمنعکم ان تتبعونی قالا ان داؤد علیہ السلام دعا ربہ ان لا یزال من ذریتہ نبی وانا نخاف ان تبعناک ان تقتلنا الیھود رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی

روایت ہے صفوان عسال کے بیٹے سے کہ کہا ایک یہودی نے اپنے یار سے لے چل مجکو اوس نبی علیہ السلام کے پاس جواب دیا اوسکو اوسکے یار نے مت کہہ اوسکو نبی اسواسطے کہ اگر وہ سنے تیرے اس کلمہ کو بیشک ہو جاوین اوسکی چار آنکھین یعنے خوش ہو جاوے یا اسپہ وار ہو کہ ہم اوس سے ہدایت پاوینگے پھر آسے وے دونون رسول اللہ صلعم کے پاس اور پوچھا اونھون نے نو علامتون سے جوشھو ظاہر تھین سو تبلایا رسول اللہ صلعم نے کہ شریک مت کرو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور قتل نکرو کسی کو کہ اللہ نے جسکو منع کیا ہے مگر حق پر اور مت پہونچاؤ نیک کار کو حاکم پاس اسلیے کہ وہ مار ڈالے اوسکو اور مت کرو جادو اور مت کھاؤ سود اور مت دو گالی زنا کی نیک عورت کو اور پیٹھ مت دو بھاگنے کو لڑائی کے دن اور لازم ہے تمپر جو یہود ہو کہ بیجا کام مت کرو سنیچر کے دن کہا صفوان نے کہ چوم لیا اون دونون نے ہاتھون اور پاؤن کو حضرت کے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک تو نبی ہے فرمایا حضرت نے پھر کون سی چیز ہے کہ وہ باز رکھتی ہے تمکو میری متابعت سے کہا اون دونون نے کہ دعا کی داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس بات کی کہ ہمیشہ ہوا کرے اوسکی اولاد سے نبی اور ہم ڈرتے ہین کہ اگر ہم مان لین تمھارا حکم تو مار ڈالینگے

ہمکو یہود روایت کی اس حدیث کو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یہ کہنا یہودیون کا
کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایسی دعا کی ہے محض افترا اور جھوٹھ ہے یہ کیونکر عقل
مین آوے کہ حضرت داوٗد علیہ السلام نے توریت اور زبور مین نہ پڑھا ہو کہ محمد علیہ السلام
خاتم النبیئن ہونگے اور اونکا دین سب دینونکو باطل کریگا پھر ایسی دعا کرین اور بعضے
کہتے ہین کہ یہود قائل تھے کہ حضرت عرب کے نبی ہین اسی پہ حضرت کو نبی الامیین کہتے
تھے سو اپنی اس بات پر بھی ملزم ٹھہرتے ہین کیونکہ پیغمبر کی طرف جھوٹھ کی نسبت دینی
ہرگز مناسب نہین اس طرح کہ حضرت نے دعوی کیا ہے کہ مین تمام لوگون پر
بھیجا گیا ہون تو اونکو لازم ہے کہ اوسکو سچ جانین اور اوسپر ایمان لاوین وَعَنْ
مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ
قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ
اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ
مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا
فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ
اللّٰهِ اِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ
مُوْتَانٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ
اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِى اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے معاذ سے کہا کہ نصیحت کی مجھکو حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا شریک نہ کیجیو اللہ کے ساتھ
کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی نکر تو اپنے
ماں باپ کی دکھ نہ دے آنکو اگرچہ دے کہین کہ جدا ہو جا تو اپنی قبیلہ سے
اور اپنے مال سے اور ترک نکر فرض نماز کو جان بوجھ کر کیونکہ جو کوئی ترک کرتا
ہے نماز فرض کو دیدہ و دانستہ پس تحقیق الگ ہوا اوس سے عہد اللہ کا اور ہرگز

پیدا نکرے آدمی مین قصد اور اختیار اوسکا سبب پڑا ہے کہ حق تعالیٰ اوس سبب سے
افعالون کو اوسکے پیدا کرتا ہے اور پیدا کرنے والا سبکا وہی ہے اسباب اور مسبباب
اور شرائط اور مشروطات کا پیدا ہونا یہ سب اوسکے قضا اور قدر کے احاطے مین ہے
کچھ اوس سے باہر نہین امر و نہی اوسکی ربوبیت اور بندونکی عبودیت کی رہبری ہے ثواب
اور عذاب یہ تصرف ہر اپنی ملکیت مین یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ وَلَا یُسْئَلُ
عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ اور کہتے ہین کہ یہ ایک بھید ہے کہ انبیا اور اولیا کو اوسپر
مطلع نہین کیا اور یہ بھید سواے دار جنت کے کہین ظاہر نہوگا وہان کھل جائیگا کہ وہ
مقام ظاہر ہونیکا ہے اور ظاہر ہے کہ سرور انبیا اور خلاصہ اولیا یعنے ہمارے پیغمبر محمد
مصطفےٰ صلوٰۃ اللہ علیہ اس حکم سے الگ ہونگے کیونکہ تمام علم پہلون کا اور پچھلون کا انکو
دیا گیا ہر کہ بالکل چیزونکی حقیقت اونپر روشن ہوئی واللہ اعلم عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ
حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ
خَلْقَ اَحَدِكُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ
تَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَیْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمٰتٍ فَیَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ
وَرِزْقَهٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَیَعْمَلُ
بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَكُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْكِتَابُ فَیَعْمَلُ
بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَكُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ
الْكِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
روایت ہر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم نے وے ہین سچے اور سچے کیے گئے کہ خلقت ہر ایک کی تم مین جمع کی گئی ہر اوسکی
مان کے پیٹ مین چالیس دن بصورت نطفہ کے پھر ہوتا ہے علقہ اتنی مدت تک پھر ہوتا
ہر مضغہ اتنی مدت تک پھر بھیجتا ہر اللہ تعالیٰ اوسکی طرف فرشتہ چار باتون کے ساتھ پس

لکھتا ہے کہ وہ فرشتہ عمل کو ہندے کے کیا کیا کام کریگا اور اوسکی عمر کو کہ کتنی مدت جیوگا
اور اوسکی روزی کو کہ کیا کیا چیزین کھائے پئے گا اور وہ بدبخت ہے یا نیک بخت تس
پیچھے پہونکتا ہے اوسمین روح پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے برابر کوئی نہین تحقیق تم
مین سے ایک عمل کرتا ہے بہشتیون کے عمل یہانتک کہ رہجاتا ہے درمیان اوسکے
اور بہشت کے ایک بالشت کا فرق پس سبقت لیجاتی ہے اوس پر کتاب یعنے
اوسکی سرنوشت سو عمل کرنے لگتا ہے دوزخیون کے عمل پھر داخل ہوتا ہی دوزخ
مین اور تحقیق تم مین کوئی عمل کرتا ہے دوزخیون کے عمل یہانتک کہ رہجاتا ہی
اوسکے اور دوزخ کے درمیان ایک بالشت کا فرق پھر پکڑلیتی ہے اوسکو کتاب
یعنے اوسکی قسمت کا لکھا پھر عمل کرنے لگتا ہے بہشتیون کے عمل پس داخل
ہوجاتا ہے بہشت مین ف اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ اللہ تعالے
قادر ہے کہ کسی چیز کو ایک دم مین پیدا کرے مگر درجہ بدرجہ کے بڑھانے مین بڑی حکمت
ہی کہ وہ ایک دفعہ کے پیدا کرنے مین نہین ہوتی اور بندونکو بھی گویا تعلیم ہوگئی کہ کوئی
کام جلدی کا خوب نہین بنتا اگر ہو تو اپنی مراد کو پہونچے خواہ مرتبہ دنیا کے ہون
خواہ دین کے اور معلوم ہوا کہ نجات خاتمے پر موقوف ہی اور غالب بھی اگرچہ رحم
اور کرم سے اللہ تعالیٰ کے نیک کارون کا بُرا ہوجانا بہت کم ہے اور بدکارونکا
نیک ہوجانا بہت زیادہ ہے بعضے اس حدیث سو اپنے عمل مین سُستی کرتے ہین یہ
سمجھکر کہ اگر ہم سعید ہین تو خاتمہ ہمارا بخیر ہوگا اور اگر شقی ہین تو بدستی اور عبادت
کچھ کام نہ آویگی چنانچہ بعضے اصحابون نے بھی یہ سمجھا تھا حضرت نے اونکو فرمایا کہ عمل کیے
جاؤ ہر شخص کو اوسکے کام کی توفیق دی گئی ہے اور قضا وقدر کی بات سُنکر عمل کا انکار کرنا
نچاہیے علاوہ تمکو ظاہر مین شریعت کے احکام بھلے اور بُرے معلوم ہو چکے پس تم
اونپر لحاظ کرکے عمل کرو کیونکہ اگر ایسا نہو تو امر و نہی کا فرمانا اور پیغمبرون کا بھیجنا

بے فائدہ ٹھہرے یہ بھید بہت مشکل ہے کسی کی عقل وہان نہین پہونچ سکتی بندہ
کو فرمانبرداری چاہیے باقی اللہ تعالیٰ مالک ہے جو چاہے کرے اپنے ملک مین جسطرح
چاہے تصرف کرے جسے چاہے جہان لیجاوے اور کہتے ہین کہ اسمین ترغیب ہمیشگی کی ہر
عبادت پر اور بچے رہنا گناہون سے اِس دہشت کے سبب کہ شاید یہی دم بدم آخر
ہو اور خاتمہ بخیر ہوجاوے اور یہ بات اچھی ہے برخلاف اونکے جو تقدیر کا حال
سنکر عمل سے دست بردار ہولے یا اومین سستی کرتے ہین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے سچ ہے یہ کہ بندہ عمل کرتا ہے اب دوزخیون کے اور حالانکہ وہ بموجب
حکم ازل کے بہشتیون کے ہے اور عمل کرتا ہے اب بہشتیون کے اور حالانکہ وہ حقیقت مین
دوزخیون سے نہین ہے اعتبار عملون کا مگر خاتمے پر یعنے جس عمل پر خاتمہ ہو اوسی کا اعتبار
ہے نقل کیا بخاری اور مسلم نے روایت ہے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہ سے کہا اونہون نے
کہ بلائے گئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کی لڑکی کے جنازے مین کہ نماز
پڑھین پس کہا مین نے یارسول اللہ خوشحال اس لڑکی کے یہ چڑیا ہے
بہشت کی چڑیون سے اوسنے کچھ بُرائی نہین کی اور نہین پہونچی اوسکو پھر
فرمایا حضرت نے واقعی جو تو کہتی ہے یا سوائے اسکے یعنے ٹھیک حکم اسپر نہین ہوسکتا
کیونکہ وجہ اوسکی یہ ہے اے عائشہ سچ ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو
واسطے بہشت کے کہ پیدا کیا اونکو اوسکے لیے جس حال مین کہ وے اپنے باپون
کی پیٹھ مین تھے اور پیدا کیا دوزخ کے لیے ایک گروہ کو کہ پیدا کیا اونکو اوسکے
واسطے جس حال مین کہ وے اپنے باپونکی پیٹھ مین تھے نقل کیا مسلم نے اِس حدیث
کے ظاہر سے یہ معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کا جانا برائی اور نیکی پر موقوف نہین اللہ
کی تقدیر سے علاقہ رکھتا ہے اگرچہ کسی نے بدی نہین کی لیکن اگر وہ دوزخی ہے
ازلی تو دوزخ مین جاویگا اور کسی نے نیکی نہین کی اگر وہ بہشتی ہے ازلی تو بہشت مین

جاویگا غرض کسی کے حق مین ٹھیک حکم نہین ہوسکتا مگر اہل دین کے اجماع سے یون معلوم ہوا ہے کہ مسلمانون کے لڑکے بہشت مین جاوینگے اور کافرون کے لڑکون کے واسطے تین قول ہین پہلا یہ کہ دوزخ مین ڈالے جائین گے کیونکہ مان باپ کے شامل عضو ہین دوسرا یہ کہ توقف ہی تیسرا یہ کہ بہشت مین رہینگے بہشتیون کے خدمتگار ہوکر

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی علی مرتضی علیہ السلام سے کہا اونھون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کوئی تم مین کا ایسا کہ نہین لکھا گیا گھر اوسکا دوزخ مین اور گھر اوسکا جنت مین یعنے ہر ایک کے واسطے جگہ بہشت یا دوزخ مین لکھی گئی ہے عرض کیا صحابہ نے پس کیا ہم اعتماد نکرین اپنی کتاب پر اور ترک نکرین اپنی عمل یعنے جب عمل کے پہلے جگہہ مقرر ہو چکی تو عمل کا کیا فائدہ فرمایا حضرت نے عمل کرتے رہو ہر کسیکو توفیق دی گئی ہے اوس چیز کی جسکے واسطے وہ چیز پیدا کی گئی ہے مگر جو نیک بختون سے ہی پس توفیق دی گئی ہے اوسکو نیک بختون کے عمل کی اور جو بدبختون سے ہی توفیق پائی ہی اوسنے بدبختون کے کام کی پھر پڑھا آپ نے اس آیت کو سو جسنے دیا یعنے جو حق اوسپر مال کا تھا یا عبادت کا تھا اوسکو اداکیا اور سچ جانا بھلی بات کو یعنے کلمۂ توحید کو یا دین اسلام کو یا کلام اللہ کو سو سہج سہج پہونچاوینگے ہم اوسکو آسانی مین ایسے عمل اوس سے کرواوینگے جس سے اوسکو بہشت ملے اور جسنے نہ دیا یعنے مال یا عبادت بجانہ لایا اور جھوٹھ جانا بھلی بات کو سہج سہج پہنچاوینگے

ہم اوسکو سختی مین یعنی اچھے کامون سے منھ موڑنا اور دنیا کی لذتون پر بھولکر
کلمۂ توحید یا اسلام یا قرآن شریف سے منکر ہوا توفیق دینگے ہم اوسکو بڑے
عملون کی جس سے وہ دوزخ مین پڑے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ
پہلے مقرر ہونا ان کامون کا اللہ تعالیٰ کی تقدیر مین عمل کے ترک کرنے کا باعث
نہین ہے کیونکہ اوس پروردگار نے اپنی خاوندی کی رو سے کرنے اور نکرنے کا حکم جاری کیا
بندونکو بندے ہونیکے سبب اوسکا قبول کرنا لازم ہوا اور عمل کو نشانی مقرر کی ہے
بدبختی اور نیکبختی کی اور یہ بھی اوسکی تقدیر مین داخل ہے پھر جسکی تقدیر مین لکھا ہے کہ وہ عمل
کریگا کرتا ہے اور جسکی تقدیر مین لکھا ہے نکریگا نہین کرتا باقی ثواب اور عذاب
یہ اوس مالک کا تصرف ہے اپنے ملک مین پس بیان یہ بات کیکی کہ عمل کیون
کرین ٹھیک نہین عَنْ اَبِیْ خُزَامَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْہَا
وَدَوَاءً نَتَدَاوٰی بِہٖ وَتُقَاۃً نَتَّقِیْہَا ہَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللہِ شَیْئًا قَالَ ہِیَ مِنْ قَدَرِ اللہِ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ابی خزامہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہا اونہون نے کہ پوچھا مین نے یا رسول اللہ تبلاؤ ہمکو منترون کا
احوال جو پڑھواتے ہین ہم اوسکو اور دوا کا جو کرتے ہین ہم اوسکو اور بچاؤ کا کہ بچتے
ہین ہم اوس سے کیا رد کرتی ہین یہ چیزین اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے کچھ فرمایا آپنے یہ
چیزین اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہین روایت کی اوسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے الگ نہین اگر تقدیر مین ہے
اور اللہ نے چاہا ہے کہ بیماری اچھی ہوگی اور بچاؤ ہوگا تو اوسکا اسباب بھی درست ہو جائیگا
یہ سب چیزین خبر طبین اور اسباب ہین یہ سب تقدیر مین لکھی ہین اور رقی کہتے ہین پھونکنے
دینیکو اور تعویذ کو جسے بازو یا گلے مین باندھتے ہین حکم اوسکا یہ ہے کہ اگر وہ پھونک
قرآن شریف کی آیت یا دعا سے یا ثورہ سے ہے تو درست ہے نہین تو حرام دعا ماثورہ

کہتے ہین اُسکو جو بزرگون سے نسبت رکھتی ہے مگر اوسمین کوئی لفظ خلاف شرع ہو یعنی
استعانت بھوت پری دیو وغیرہ سے ہو عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدْرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ
حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا
هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ
اَنْ لَا تَنَازَعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ
کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس
اور ہم مباحثہ کرتے تھے قضا و قدر کے مسلون مین سو غصہ کیا حضرت نے یہان تک کہ
سرخ ہو گیا چہرہ مبارک جیسا کسی نے انار کے دانون کے رخسار و نپر توڑا ہو پھر فرمایا
کیا اسکا تمکو حکم ہوا ہے یا اس کام کو مین بھیجا گیا ہون تمھاری طرف ہلاک ہوئے وے
لوگ کہ تمسے پہلے تھے ان باتون کی بحث کے سبب قسم دیتا ہون مین تمکو قسم دیتا ہون مین تمکو
اس بات مین کہ نہ بحثو اس مقدمے مین روایت کی ترمذی نے اور ابن ماجہ نے
عمرو بن شعیب سے بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن کو چاہیے کہ تقدیر پر
ایمان لاوے اور جانے کہ کوئی چیز اللہ تعالی کی تقدیر سے خالی نہین سب کچھ وہان لکھا
ہوا ہے اور اوسمین گفتگو اور بحث نکرے کیونکہ یہ اسرار الٰہی ہے آخر کو ایمان مین خلل
آجائیگا غضب الٰہی مین پڑ جائیگا یا اللہ اپنے فضل و کرم سے اور آخر زمانے کے نبی برحق
کی عزت کے طفیل سے ہمکو اور سب مومن اور مومنہ کو اسلام کی ان اعتقادی باتون پر خوب
قایم رکھو اور گمراہون کی گمراہی اور مخالفون کی مخالفت سے بچائیو ثم آمین یا رب العالمین

دوسرا باب سنت کے بیان مین

مرد مسلمان کو چاہیے کہ ایمان اللہ اور رسول پر لاکر یہ ڈھونڈھے کہ اس دین مین
کون کون کام کرنا چاہیے جس سے اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل ہو گی اور یہ باتین

قرآن شریف سے اور پیغمبر خدا کی حدیثون سے بخوبی معلوم ہوتی ہین خود اون دونون
کو پڑھے سمجھے یا کسی سے اونکے معنی پوچھے اور یاد رکھے اور اونپر اعتقاد لاوے اور عمل کرکر
اور ہر ہکام مین پیروی اپنے نبی کی مقدم رکھے اور بدباتون سے اور بُری رسمون سے جو
پیچھے لوگون نے نفس کی خواہش اور شیطان کے ورغلانے سے نکالی ہین اگرچہ باپ دادا
یا دوست آشنا یا پیر ومرشد اوسے کرتے ہون دور رہے اور بھاگے کیونکہ قیامت کے
دن رسول ہی کی پیروی کی پرسش ہوگی اور رسول کی گواہی اوسکے حق مین اسی بات
پر بیجائیگی نہ ذات کام آویگی نہ خاندان یہ دنیا کے ہین سب نام ونشان عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ
الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا جابرؓ نے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنے خطبہ مین حمد اور صلوٰۃ کے بعد سب باتون
مین بہتر اللہ کی کتاب ہی یعنے قرآن شریف اور سب طریقون مین بہتر طریق محمد کا ہے اور
سب کامون مین برا کام نئی بات دین مین نکالنا اور سب نئی بات گمراہی ہی ف جاننا چاہیے
کہ جو چیز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہوئی بدعت ہی اوسمین جو کچھ اونکی
سنتون کے قاعدون کے موافق ہے اور کلام اللہ وحدیث رسول اللہ کے ساتھ قیاس
کے روسے ملتی ہے اوسکو بدعت حسنہ کہتے ہین اور جو اون دونون صورتونسے باہر ہے
بدعت ہی اوسکو ضلالت کہتے ہین اسمین خلفاء راشدین یعنی حضرت ابوبکر صدیق وحضرت
عمر فاروق وحضرت عثمان ذی النورین وحضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہم کے
وقت مین جو کام دین مین بڑھا اگرچہ وہ پیغمبر خدا کے وقت مین نتھا لیکن حضرت کے
فرمانے سے وہ بدعت حسنہ نہین سنت مین داخل ہی کہ لازم پکڑو تم اے لوگو میری سنت
اور میرے خلفا کی عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ
النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ

اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاہِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُہْرِیْقَ دَمَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانونکے گروہ سے تین شخص بدترین آدمیون سے ہین اللہ کے نزدیک پہلا وہ جسنے منھ پھیرا حق سے باطل کیطرف یعنی گناہ کے کام کیے حرم کی زمین مین جیسا قتل کرنا اور لڑائی کرنی اور شکار کرنا وغیرہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جطرح عبادت کے کام کا ثواب دونا ہوتا ہے اسیطرح گناہ کے کامون کا عذاب دونا کیونکہ ادب کے مقام مین بے ادبی کرنی بہت بُری ہوتی ہے دوسرا وہ جسنے اسلام مین کفر کی رسمون کو جاری رکھا جیسا بین کر کے رونا منھ پیٹنا گریبان پھاڑنا مردیکے لیے اور فال بد لینا جانورون سے اور بہت باتین اس قسم کی جو پیغمبر خدا اور اونکے اصحاب کے وقت مین نہین ہوئین کرنی تیسرا وہ جو کسی مسلمان کا ناحق خون کرنا چاہے صرف مار ڈالنا اوسکا مطلب ہو دوسری کچھ غرض نہو اگرچہ مطلق خون کرنا بد ہر لیکن یہ بدتر ہو اب جاننا چاہیے کہ خون کرنیکے قصد کرنیوالے کا یہ حال ہو پھر جو خون کرتا ہوگا اوسکا کیا حال ہوگا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب امت میری بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے سرکشی کی لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہے جسنے سرکشی کی فرمایا آپ نے جسنے فرمانبرداری کی میری اور پیروی کی کتاب اور سنت کی داخل ہوگا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری اور بدعتون کو اختیار کیا اور تابع ہوا نفس کا اور جورو لڑکون آشنا دوستونکی خاطر سنت کو چھوڑا اور بدعت پر چلا یہی شخص وہی سرکش ہوا ہرگز وہ جنت مین داخل نہوگا عَنْ جَابِرٍ رضؓ قَالَ جَاءَتْ مَلٰئِکَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَہُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِکُمْ ہٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَہٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّہٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَۃٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ

فقالوا مثلہ کمثل رجل بنی دارا وجعل فیہا مادبۃ وبعث داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المادبۃ ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یاکل من المادبۃ فقالوا اولوہا لہ یفقہہا قال بعضہم انہ نائم وقال بعضہم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا الدار الجنۃ والداعی محمد فمن اطاع محمدا فقد اطاع اللہ ومن عصی محمدا فقد عصی اللہ ومحمد فرق بین الناس رواہ البخاری م

کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرشتے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آپ سوتے تھے کہا فرشتون نے آپس مین تحقیق تمھارے صاحب کے لیئے ایک کہاوت ہے صاحب کہا اسواسطے کہ پیغمبر علیہ السلام کو صحبت رہتی تھی اور ہے اب تک فرشتون کے ساتھ پس بیان کرو اسکے واسطے کہاوت تاکہ جانے اور اپنی امت کو خبر کرے بعضون نے کہا کہ آنکھین اونکی سوتی ہین اور دل جاگتا ہے یہ حال حضرت کا ہمیشہ تھا کہ سوتے وقت دل اونکا ہوشیار رہتا تھا پھر کہا فرشتون نے اس کہاوت کو کہ کہاوت اونکی یعنے حال عجیب اونکا ایک مرد کے مانند ہے کہ جسنے ایک گھر بنایا اور مقرر کیا اوس مین کھانا کھلانا اور بھیجا بلانے والا لوگونکے کھانے کو پھر جسنے مانی بلانے والے کی بات وہ داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانا اور جسنے نہ مانی اوسکی بات نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھانا کھایا پھر کہا فرشتون نے آپس مین کہ بیان کرو اوسے اوسکے لیئے تاکہ اوسے وہ سمجھے پھر کہا بعضون نے کہ وہ سوتا ہے اور کہا بعضون نے آنکھین اوسکی سوتی ہین اور دل ہوشیار پھر شرح کی اونھون نے اوسکی مراد اوس گھر سے جو بنایا گیا بہشت ہے اور بلانے والا کھانے کے واسطے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوس کھانے کی شرح نکی جو بہشت کی نعمتین ہین کیونکہ اونکا ہونا بہشت مین مشہور ہے اور جسنے وہ گھر بنایا اوسکا بھی ذکر نکیا کیونکہ پہلے کہہ چکے تھے کہ ایک مرد نے گھر بنایا اب حقتعالی پر مرد کی لفظ کو

جاری کرنا بے ادبی سمجھے پس جسنے اطاعت کی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بھیجے اللہ کے ہین اوسنے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اور جسنے حکم نمانا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس تحقیق اوسنے حکم نمانا اللہ تعالیٰ کا اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جدا کرنے والے ہین آدمیون کو یعنے موسن کو کافر سے اطاعت فرمانبردار کو نافرمان سے چنانچہ حضرت کے نامون سے ایک نام توریت وانجیل مین فارق لیطا ہی یعنے فرق کرنے والے حق اور باطل مین ابن جوزی نے کتاب ابوالوفی فی الاخبار المصطفے مین ابن قتیبہ سے روایت کی ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریونسے کہا کہ مین جاتا ہون اور میرے پیچھے فارقلیطا آتا ہی کہ روح حق ہی وہ باتین نہین کرتا اپنی طرف سے اور کچھ نہین کہتا مگر جو کچھ کہا جاوے اوس سے اور وہ گواہی دیگا میری سچائی پر اور خبر دیگا اوسکی جو کچھ موجود کیا ہی اللہ تعالیٰ نے تمھاری واسطے اور دوسری جگہ کہا یوحنا نے جو حواریون مین سے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایکہ فارقلیط نہ آویگا جب تک مین نجاونگا اور جب وہ آویگا خبر دیگا لوگون کو انکے گناہون کی اور کچھ نرکھے گا اپنی طرف سے اور سزا دیگا تمکو حق پر اور بتادے گا تمکو آنے والی اور غیب کی باتین اور ہر چیز کے بھید سے واقف ہوگا اور بیان کرے گا ہر چیز کو سچ سچ اور وہ گواہی دیگا میرے لیے جسطرح مین اوسکے لیے گواہی دیتا ہون اور مین تبلاتا ہون تمکو کہاوتون سے اور وہ تفصیل اور شرح کے ساتھ کھولکر ہر چیز کو بیان کرے گا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابُ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ روایت کی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ چھ شخص ہین جنپر لعنت کی مین نے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اور لعنت کی ہر ایک نبی نے جسکی دعا قبول ہوئی پہلا اونکا وہ ہی جسنے

زیادہ کیا اللہ کی کتاب مین یعنی اوسمین بڑھایا کچھ اپنے نفس کی خواہش کے موافق یا معنے لفظون کے اور ہی کچھ کیے جس مین حق ناحق ہو جاوے جیسا اگلے زمانے مین یہود اور نصاریٰ نے کیا اور اس امت مین لالچی جھوٹے دنیا دار عالمون نے جسکے سبب سے تمام امت مین فساد پڑا دوسرا جھٹلانے والا تقدیر کا کہ اوسکو نہین مانتا جیسے قدریہ تیسرا وہ جسنے اپنی بزرگی اور تعظیم چاہی لوگون پر اپنے زور اور دولت سے اسطرح کہ بڑائی دیتا ہے اوسکو جسکو ناچیز کیا اللہ تعالی نے اور ذلیل و بیغزت کرتا ہے اوسکو جسکو عزت دیا اللہ تعالی نے یعنے اُمرا اور دولتمند اکثر فاسقون اور کافرون اور جاہلون سے صحبت رکھتے ہین اور اونکو عزت دیتے ہین اور عالمون اور ناصحون اور صالحون سے دور بھاگتے ہین اور ذلیل جانتے ہین حقیقت مین ایسے لوگ اللہ اور رسول سے مخالفت رکھتے ہین چوتھا وہ جو حلال رکھتا ہے زمین حرم مین اون چیزون کو جنھین اللہ نے حرام کین جیسے شکار کھیلنا درخت کاٹنا وغیرہ اور یہ بھی معنے بعضون نے لکھے ہین کہ اللہ تعالی کے حرامون کو جو حلال جانتا ہے پانچوان وہ جسنے حلال کیا میری اولاد اور میری قوم اور میرے رشتہ دارونکے حق مین اوس چیز کو جسے اللہ تعالے نے حرام کیا ہے جیسے ایذا دینی اور اونکی تعظیم نکرنی اور اونکے حق سے اونکو باز رکھنا اگرچہ مومن کے حق مین یہ باتین مناسب نہین مگر اون لوگونکے حق مین جائز رکھنا بسبب قرابت رسول علیہ السلام کے زیادہ بُرا ہے۔ بعضون نے اوسکے معنی یون لکھے ہین کہ جو کوئی میری اولاد مین ہو اور قرابت کہلا کر بُرے کام کرے عوام کی نسبت اوسکی دوچند سزا ہوگی جسطرح اللہ تعالے نے قرآن شریف مین پیغمبر خدا کی ازواج مطہرہ کے حق مین تنبیہا فرمایا ہے بس کوئی بزرگ زادہ ہو مگر چاہیے کہ بُرے کام نکرے یا اونکی رشتہ داری پر ہرگز مغرور نہوجاوے چھٹا وہ جسنے میری چال چھوڑی اور بُری چال اختیار کی ف اگر

کوئی رسول اللہ کی چال کو نیک اور ہلکا جانکر ترک کریگا کافر ہوگا اور جو جگ اور سستی سے نکریگا تو گناہگار ہوگا مثلاً اس زمانے مین داڑھی کا منڈانا اور پایجامہ وغیرہ کو ٹخنون سے نیچے لٹکانا اور بیوہ عورت کا نکاح نکر دینا یا اوس کام پر متوجہ نہ ہونا اور بخوبی سعی نکرنی بلکہ جو کوئی کرے یا کردے اوسکو برا جاننا اور اوسپر ہنسنا انھین کامون پر اور باتون کو جو لوگون مین رائج ہوئین ہین قیاس کیا چاہیئے اسیطرح جو کوئی بدعت کو اچھا سمجھے اگر وہ اسطرح پر اچھا سمجھتا ہے اور اوسکے کرنے پر ہٹ رکھتا ہے کہ بغیر اوسکے جس شرعی نیک کام مین وہ ہے اوس کام کو عمل مین نہین لاتا اور درست نہین جانتا مثلاً ناچ کروانا یا سہرا باندھنا یا مہندی لگانا مرد کو شادی نکاح وغیرہ مین یا ثواب پہونچانے مین مُردون کو جب تک ہندون کی طرح نئے باسنون مین نہ پکاوے یا پھول پانی پان کھانے کے ساتھ نہ رکھے اور خصوصاً شب برات کو روشنی نکرے اور اوسپر کوئی کھڑا ہو کچھ نہ پڑھے تب تک اپنے اعتقاد مین جانے کہ اوس کھانے کا ثواب مردون کو نہین پہونچا یا نکاح وغیرہ درست نہین ہوتا البتہ ایسے رسول اللہ کی سنت چھوڑنے سے یہ حال ہوتا ہے تو وائے اونکے حال پر جو مسلمان کہلا کر نماز اور روزے اور حج اور زکوۃ کو چھوڑے بیٹھے ہین کبھی ہلکا جانکر کبھی غفلت اور سستی کا بہانہ ٹھہرا کر عمل نہین کرتے اور دنیا کے کامون مین اور نفس کی خواہشون مین راتدن دوڑ دھوپ کرتے ہین اور اس عمر عزیز کو گنواتے ہین قبر مین اور حشر کے میدان مین اونکا کیا حال ہوگا عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِی اُمَّتِہٖ قَبْلِی اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ

بِلِسَانِہٖ فَھُوَمُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ
وَرَاءَ ذَالِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ نقل کیا عبداللہ
ابن مسعود نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر پیغمبر کے ساتھ مجھ سے
پہلے جسے بھیجا اللہ تعالی نے اوسکی امت مین تھے حواری اور اصحاب یعنے دوست
مددگار کہ اختیار کرتے تھے اوسکے طریق کو اور چلتے تھے اوسکے حکم پر پھر پیچھے اونکے
پیدا ہوتے ہین ناخلف کہتے ہین لوگون کو جو آپ نہین کرتے اور کرتے ہین وہ جسکا
اونھین حکم نہین یعنے بعد اصحابون کے جو دین کے مددگار اور یار وفادار تھے بدکار
جھوٹے دغاباز لوگ پیدا ہوتے ہین پس جو مارے اونھین اپنے ہاتھون سے
وہ مومن ہے اور جو باز رکھے اونھین سخت باتین کہکر وہ بھی مومن ہے اور جو بدجانے
اور نفرت کرے اونسے اپنے دل سے وہ بھی مومن ہی کم درجے کا اوسکے نیچے اور کوئی چیز
ایمان کا سرسون کے دانے برابر بھی نہین عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ
فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذَالِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ
کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ کہا انس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اے میرے لڑکے اگر تو صبح اور شام کرسکتا ہے اس حال مین کہ کسیکی طرف بھی تیرے
دلمین کینہ نہو تو ایسا کر پھر فرمایا کہ اے میرے لڑکے ایسا کرنا میری سنت ہی اور میری
خوشی کا کام ہے اور جنے دوست رکھا میری سنت کو تحقیق اوسے دوست رکھا مجھکو اور
جسنے دوست رکھا مجھکو وہ رہیگا میرے ساتھ جنت مین خلاصہ رسول کی پیروی کی پیروی
سے آدمی کو اللہ تعالے بہشت مین یعنی اپنی رضامندی کے گھر مین داخل کریگا اور جو اوسکے
طریق پر نہین چلتے وے ہرگز اوس گھر کے جانیکے لائق نہین چنانچہ اللہ تعالے نے خود قرآن شریف
مین تیسرے سیپارہ کے سترھوین رکوع مین فرمایا ہے کہ مَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ

ترجمہ۔ جو کوئی اختیار کرے سواے اسلام کے اور دین وہ ہرگز اس سے قبول نہوگا۔
غرض یہ دین یعنی جو کوئی اس آخر زمانے کے پیغمبر اور اس قرآن پر ایمان نلاویگا وہ اگر
ہزارون طرح کی نیکی کے کام کریگا کچھ ثواب نپاویگا قیامت کے دن خراب وپریشان ہوگا
مگر اوسکی نیکی کا بدلا اللہ تعالےٰ اس جہان مین اوسکو دیگا اولاد بڑھاویگا دولت پاویگا
دنیا کی خواہشون کو برلاویگا کیونکہ کسیکی محنت وہ برباد نہین کرتا کسیکو یہان دیتا ہے
کسیکو وہان کسیکو تھوڑا ایمان اور بہت وہان سو ہم مسلمان ایسکے امید وار ہین کہ وہ دیگا
سچا ہے یہی سلوک کریگا عَنِ الْعِرْبَاضِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهُ الْعُيُوْنُ
وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ
اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ
مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ
الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ
فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ عرباض کہتے ہین کہ نماز پڑھی ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہمارے ساتھ پھر منھ کرکے ہماری طرف نصیحت کی پکی اثر بھری کہ بہ نکلے اونسے آنسو اور
کانپ گئے اونسے کلیجے پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ یہ نصیحت جدا کرنیوالی معلوم ہوتی
ہے سو وصیت کرو پس فرمایا آپنے کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو کہ ڈرتے رہو اللہ سے اور سنتے
رہو اوسکے حکم اور بجالایا کرو اگرچہ حکم کرے تمکو شرعی بات کا غلام حبشی کیونکہ یہ ہونیوالا ہے
کہ جو جیتا رہیگا میرے بعد وہ دیکھے گا بہت اختلاف پس چاہیے کہ اوسوقت لازم کردانیے
اوپر میری سنت کو اور میرے خلفاے راشدین کی جو ہدایت پاچکے ہین چنگل مارو اوسپر
اور دانتون سے پکڑو اوسکو اور الگ رہو نئے کامون سے کیونکہ سب نئے کام

بدعت ہین اور جو بدعت ہے وہ گمراہی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیروی خلفاء راشدین کی عین پیروی رسول اللہ کی ہے اور جن کامون نے رواج پایا انکے ایام مین وہ حضرت ہی کی سنت ہے اگرچہ اونکے نام سے مشہور ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت کو پہلے سے معلوم ہوچکا تھا کہ میرے خلیفونکی سنت پر لوگون کو شبہہ پڑیگا گفتگو کرینگے اور بھٹک جاوینگے اسلیے اول ہی سنا دیا اور خبردار کردیا کہ ایسا مت کیجو اونکی پیروی سے منھہ نہ موڑیو اب جو کوئی خلاف اوسکے کریگا یعنے اونکی سنتون کو ترک کریگا یا اور اور کام اپنی خواہش سے زیادہ بڑھاویگا وہ نبی کی پیروی اور حکم برداری سے محروم رہیگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْا اِلَيْهِ وَقَرَأَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ابن مسعود کہتے ہین کہ کھینچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر ہمارے لیے اور فرمایا کہ یہی اللہ کی راہ ہے پھر کھینچین کئی لکیرین دہنی بائین اوسکے اور فرمایا یہ راہین ہین کہ ہر راہ پر اوسکی شیطان بیٹھا ہے بلاتا ہے تمکو اپنی طرف اور پڑھی یہ آیت کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے یہ میری راہ سیدھی مضبوط ہے اوسپر چلو اور نچلو دوسری راہو نپر کہ دور پڑجاؤ تم منزل مقصود سے تفسیر مدارک مین اس آیہ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ حضرت نے پہلے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر ادہر ادہر اوسکے چھ لکیرین اور کھینچین پھر فرمایا کہ وہی سیدھی راہ حق تعالی کی ہے اور یہ راہین شیطان کی ان راہون سے بچتے رہو کہا صاحب مدارک نے کہ ان بارھون کی ہر ایک راہون مین سے پھر چھ راہین نکلین یہ سب بہتر ہوئین اور مواقف مین لکھا ہے کہ بڑے گروہ اسلام کے آٹھ ہین معتزلہ شیعہ خوارج مرجیہ نجاریہ جبریہ مشبہ ناجیہ پھر معتزلہ مین بیس فرقہ ہوئے اور شیعہ مین بائیس اور خوارج مین بیس

و مرجیہ مین پانچ اور بخاریہ مین تین اور جبریہ اور مشبہہ مین تفرقہ نہین کیا یہ بہتر
ہوے اور ایک فرقہ ناجیہ وہ فرقہ سنت وجماعت کا ہی چنانچہ رسول خدا نے خبر دی ہے
کہ میری امت مین تہتر فرقے ہونگے بہتر دوزخ مین گرینگے اور ایک جنت مین رہیگا
اب ہر فرقے کے لوگون کو دعوی ہے کہ وہ فرقہ جو جنتی ہی ہم ہین اور یہی مذہب
حق ہے لیکن یہ دعوی بغیر دلیل ثابت نہین ہوتا دلیل چاہیے سو اہل سنت وجماعت کے
ناجی ہونے پر اور اس مذہب کے حق ہونے پر یہ دلیلین ہین اول یہ دین نقل کی
رو سے ثابت ہوا ہے صرف عقل اسمین کفایت نہین کرتی اور پے درپے کی خبرون سے
یون معلوم ہوا اور پیغمبر خدا کی حدیثون سے یقین کو پہونچا کہ اگلے نیک لوگ اصحاب رسول
اللہ کے اور بعد اونکے جو اچھے ہوئے اسی اعتقاد پر تھے پھر جو جو اختلاف دین مین پیدا
ہوا سو اون پہلون کے پیچھے ہوا کہ لوگون نے اپنی خواہشین اس مین ملائین اور دنیا
کی طمع سے ایک کے برخلاف دوسرا چلا جسکے سبب سے آپس مین محبت کم ہوئی دشمنی
بڑھی پچھلے اگلون کے مخالف ہوئے پھر اکثر لگے محدثین جنھون نے بڑی بڑی
محنتون سے رسول خدا کی حدیثون کو تحقیق کرکے جمع کیا جن نے صحاح ستہ
مشہور ہے اور اسلام کے حکمون کی جڑ وہی ہے اور چارون مذہب کے امام جنکا
طریق تمام ملکون مین روم شام بلخ بخارا ہندوستان عربستان مین پھیلا ہوا ہے
اسی طریق پر تھے اور اشاعرہ اور ماتریدیہ جو ائمہ اصول ہین اونھون نے بھی اگلے
بزرگون کے طریق کو ثابت رکھا بلکہ عقلی دلیلون سے رسول اللہ اور اونکے اصحابون
کی سنتون کو اور اگلے چھوٹی جماعت کی اعتقادی باتون کو قایم اور مستحکم کیا اسیواسطے
اونکا نام اہل سنت رسول اور جماعت مشہور ہوا کہ یہ لوگ رسول اللہ کی اور اونکے
اصحابون کی سنتون پر ٹھیک چلتے ہین اور بعد اونکے جو امام پیشوا ہوئے سب کو اچھا
جانتے ہین اور اونکو مانتے اونکی راہ اختیار کرتے ہین دوسرے یہ کہ جتنے اولیا

اہل اللہ صاحب شریعت اور طریقت گذرے جنمین نفسانیت نہ تھی ہمیشہ اپنے خاوند کی تابعداری مین رہتے کسی سے کچھ کام نرکھتے لاکھون ہزارون آدمی اونسے فیضیاب ہوئے اللہ کے سیدھے راستے کو پہونچے مقرب درگاہ آلہی ہو گئے اون سبکا یہی طریق اور مذہب تھا چنانچہ اونکی کتابون سے ظاہر ہے تیسرے یہ کہ مکہ اور مدینہ جو اللہ اور رسول کا گھر کہلاتا ہے اور اہل بیت نبوی اور اصحاب مصطفوی وہین رہے ہے اون کا مذہب اور اوسوقت سے آجتک جو جو وہان رہتے آئے وے سب یہی مذہب رکھتے ہین اللہ تعالے اونکے مذہب کا نگہبان اور مددگار ہے کہ بگڑنے نہین دیتا چوتھی جتنے حافظ کلام اللہ کے کہ وہ نور ازلی ہے اللہ تعالے کا ہوتے ہین اسی مذہب مین ہوتے ہین کیونکہ یہ چیز پاک اور مقدس ہے وہ ناپاک عداوت اور بغض بھرے دل مین کیونکر سما سکتا ہے خصوصًا جنکا دل رسول کے اصحاب باوقار اور یار وفادار اور ازواج مطہرات اور بنات مقدسات اور ذریات مبارک کے بغض سے بھرا ہو پس اگر کوئی تعصب کو چھوڑکر قرآن شریف اور پیغمبر خدا کی حدیثون اور پیشواؤنکی کتابونکو جو تمام جہان مین مشہور ہو رہی ہین جمع کرکے دیکھے اور اللہ اور رسول کے گھر کے طریق کو خیال کرے اور انصاف کرے تو خوب کھلجاوے کہ سواے اس مذہب حقہ کے جتنے مذہب ہین اسکے برخلاف ہین سواے بھائیو اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سرخرو ہو اور مسلمان ہونے کا فائدہ اوٹھاؤ تو اپنا اعتقاد اہل سنت اور جماعت کے طریق کے موافق درست کرو اور جن جن باتون کا پہلے ایمان کے باب مین ذکر آیا ہے اون باتون پر ایمان لاؤ اور بُری چالون اور بدخصلتون کو چھوڑو اور بدعتون سے دور رہو حسد بغض سے بچو کیونکہ جب تک اعتقاد ٹھیک نہوگا کوئی نیکی اور عبادت کے کام تمھارے ہرگز مقبول ہونگے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ

بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہے مرتضی علیہ السلام سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن نہین ہوتا
ہے کوئی بندہ جب تک ایمان نہ لاوے چار چیزون پر اول اوسکا یہ کہ ایمان لاوے اللہ
کی وحدانیت پر یعنے کسیکو اوسکا شریک نجانے اور ایمان لاوے کہ مین رسول اللہ کا ہون بھیجا
تمام خلقت کیطرف راستی سے دوسرا یہ کہ ایمان لاوے کہ موت حق ہے یعنے سب چیز کیا
چھوٹی کیا بڑی سب فنا ہوگی یا یہ معنی کا اعتقاد کرے کہ موت اللہ تعالے کے حکم سے ہے
نہ طبیعت کے بگڑنے اور اوسمین فساد پڑجانے سے تیسرا یہ کہ مرنیکے بعد پھر جینا حق ہے
چوتھا یہ کہ تقدیر اللہ تعالی کی حق ہے یعنے ابتدا سے انتہا تک ہر قسم کا جو جو کام کہ ہونیوالا
ہے تمام موجودات مین اللہ تعالی نے مقرر کر رکھا ہے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا
کہ صرف اللہ تعالی پر ایمان لانے سے کوئی مومن مسلمان نہین ہوتا جب تک رسول پر ایمان
نلاوے اور یہ بھی سمجھا گیا کہ یہ کتنا نادان لوگون کا کہ آدمی بھی مثل درخت اور گھاس کے
پیدا ہو کر مٹ جاتا ہے محض غلط بدون مرضی خاوند کے کوئی چیز نیست و نابود نہین ہوتی کیونکہ
سب اوسکے حکم سے بنے ہین پھر اوسیکے حکم سے بگڑینگے بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ
آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ
فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ
وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا
أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللَّهُ فَأَمَّا الَّذِينَ
فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَاحْذَرُوهُمْ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین پڑھا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو جسکے معنی یہ ہین اللہ وہ ہے جسنے اوتاری تجھپر کتاب اوسمین بعضی آیتین

پکی ہین سو جڑ ہین کتاب کی اور دوسری ہین کئی طرف ملتی سو جنکے دل پھرے ہوئے ہین وے اپنے ڈھب والون سے لگتے ہین تلاش کرنے گمراہی اور تلاش کرتے ہین اونکی کل بٹھائی اور اونکی کل کوئی نہین جانتا سواے اللہ کے اور جو مضبوط علم والے ہین وے کہتے ہین ہم اوسپر یقین لائے سب کچھ ہمارے رب کی طرف سو ہے اور سمجھائے وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہے پھر کہا بی بی عائشہؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھو تم ایسونکو جو پیروی کرتے ہین اوس چیز کی جو کتاب سے ملتی ہے یعنے ہے وہ قرآن سے مگر معنے اوسکے ایک طرح کے نہین جنکا ذکر کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَیْغٌ پس الگ ہو جاؤ اونسے اور پرہیز کرو اونکی صحبت سے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اور باتین آزمایش کی مقرر کی ہین اسیطرح قرآن شریف مین بھی بعضے کلام ایسے کہے ہین کہ جنکے معنے بٹھانے مین عقل کی اور دل کی راستی اور کجی ظاہر ہووے ایماندار عاقل اور اور آیتونکے ساتھ جو ایمان اور اعتقاد کی جڑ ہین ملا کر ویسے ہی معنے اوسکے لیتے ہین اور جو گمراہ ہین وے اپنی گمراہی کی دلیل ٹھہراتے ہین چنانچہ تفسیر مین لکھا ہے کہ اس آیت مین اللہ تعالےٰ کو منظور ہے کہ نصاریٰ کو ہوشیار کرے کہ وے حضرت مریم علیہ السلام کو خدا کی عورت کہتے ہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور وہ بہکے تھے اسپر کہ اللہ کی مہربانی کے الفاظ اونکے حق مین سنتے تھے جسمین اونکی ذات مین بندہ ہونے کی حد سے زیادہ مرتبہ پایا جاتا ہے اور اب بھی کتاب والے عوام مسلمانون کو بہکانے کے واسطے ایسی باتین اپنے ڈھب کی قرآن کی چن چن کر اوسکے معنی خلاف حق کے بیان کرتے ہین جس مین کم عقل بہکین اور اسلام کی راہ سے دور جا پڑین مگر جنھین اللہ تعالےٰ نے عقل اور ایمان کی آنکھ دی ہے وہ ہرگز نہ بہکے گا اور کسی کا بہکانا کام نہ آوے گا اور اس دھوکے کے جال مین نہ پھنسے گا مسلمان بھائیو یہ وقت بہت سخت آیا ہے

ایمان داروں پر تکلیف اور مصیبت ہے ایا نونکو آرام اور فراغت نفس کی خواہشوں کا دروازہ کھلا شیطان مردود نے قابو پایا بھائیوں میں محبت نرہی یاروںکی دوستی گئی دوست دشمن ہوئے دشمن ہنسنے لگے اللہ کا ڈر دل سے گیا حاکم شرع کا خوف نرہا اوسوقت میں مسلمان رہنا اور اعتقاد اپنا ٹھیک رکھنا اور نیک طریق پر چلنا بہت مشکل ہے ایسکی خبر ہمارے پیغمبر مخبر صادق نے پہلے ہی سے دی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آخر زمانے میں جھوٹے مکار لوگ پیدا ہونگے سنادینگے تمکو ایسی باتیں جو تمھارے باپ دادا نے نہیں سنیں سو دور رہو اونسے اور دور رکھو اونکو تا کہ گمراہ نکریں اور بلا میں نہ پھنساویں ف یہ خبر علم ہے ایسے لوگ مسلمان کے پردے میں ہوں خواہ دوسرے سو اوسوقت میں دونوں کی کثرت ہے اللہ ہی فضل کرے اور پناہ دے تو دیندار کا دین قایم رہے اب یہاں اگر تھوڑی بہت دینداری ہے تو غریبوں میں ہے کہ اونھوں نے دین کی باتیں سنکر اگلے رسوم کفر کے ترک کیے شرع کی راہ پر آئے دولت وحشمت پر دنیا کی طمع کم رکھتے ہیں اللہ و رسول وقیامت کے عذاب سے ڈرتے ہیں اب وہ سچی حدیث پیغمبر خدا کی اپنے ٹھکانے لگی جو فرمایا تھا آپنے بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنے پہلے دین اسلام تنہا غریب وبیکس تھا پھر بھی ایسا ہی ہوگا جیسا آگے تھا بس خوبی اور خوشی غریبوں کے نصیب میں ہے ف سو جنھوں نے ایسے وقت میں دنیا کی دولت وحشمت پر خیال نکیا اچھے کھانے اچھے پہننے پر دل نہ دوڑایا یا مفلسی لاچاری میں رہے اور قرآن شریف حدیث کے احکام پر چلے وہی اللہ کے خاصے بندے ٹھہرے رسول اللہ کے محبوب ٹھہرے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ یعنے جو کوئی مضبوط پکڑے اور عمل کرے میری سنت پر جس وقت مین کہ فساد اور خرابی پڑے میری امت مین یعنی تمام خلق مین اختلاف پڑ جاوے ہر کوئی ایک مذہب اختیار کرے کفر اور بدعت کی باتین ظاہر ہونے لگین جھوٹے مکار اپنی اپنی دکانین لگاوین کوئی مسلمانی کے پردے مین جاہلونکو بہکا کر عزت اور دولت حاصل کرے کوئی اس سچے دین مین عیب لگا کر ناوا نونکو گمراہ بناوے ایسا شخص سنت پر چلنے والا ثواب پاویگا سو شہیدونکا جنھون نے اللہ تعالے کی خوشی چاہ کر اس دین مین اپنے مال اور جان کو تصدق کیا مرتے دم اس سیدھی راستے کو عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ لَا یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِہٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْہُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ وَاِنَّمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ کہا مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگو جانو دیا گیا ہے مجھے قرآن اور اسکے مانند اسکے ساتھ کہ حدیثین ہین یعنی جسطرح قرآن اللہ کیطرف سے وحی ہوتا اُسیطرح حدیث بھی وحی ہوتی ہے وہ جلی ہے یہ خفی متلو و غیر متلو خبردار رہو قریب ہے کہ ایک شخص آسودہ بے پروا اپنے تخت پر بیٹھا ہوا کہتا ہے اختیار کرو اپنے واسطے اس قرآن کو بس جو چیز پاؤ تم اسمین حلال اوسکو حلال جانو اور جو کچھ اسمین پاؤ تم حرام اوسکو حرام جانو تحقیق جو چیز کہ اوسکو حرام کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ویسی ہی ہے جیسا حرام کیا اوسکو اللہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس بات کو منع کیا رسول نے یا جس چیز کو حرام کیا رسول نے مومن کو چاہیئے کہ اللہ تعالے کے منع اور حرام کے برابر اوسکو جانے اور اپنے تئین اوس سے بچاوے ایسے حکم رسول کے گویا حکم اللہ کے ہین

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ کَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَقْرَؤُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِیَّةِ وَیُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِیَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْکِتَابِ وَلَا تُکَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُوْسٰی وَعِیْسٰی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ یہود پڑھتے تھے توراۃ کو زبان عبرانی مین کہ اونکی وہی زبان تھی اور بیان کرتے تھے اوسکو عربی مین مسلمانون کے واسطے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ سچا جانو تم کتابوالونکو اور نہ جھٹلاؤ تم اونکو بلکہ کہو تم کہ ہم ایمان لاتے ہین اللہ پر اور جو اوتارا گیا ہمپر اور جو اوتارا گیا موسیٰ اور عیسیٰ پر یعنے ہربات اونکی سچ نہ جانو شاید اوس مین کچھ ملایا اور کم وبیش ہو اور سب باتین اونکی جھوٹھ نہ جانو کیونکہ شاید وہ بات حق ہو کہ اصل مین توریت حق اور سچ ہے اور اسی پر انجیل کو قیاس کیا چاہیے اسواسطے کہ اونھون نے اون دونون کتابون مین بعضی مقام اولٹ پلٹ کیا ہے اور جابجا بنایا ہے اب جو وے کہتے ہین اوس مین جھوٹھ اور سچ ملا جلا ہے مخلصی اسی مین ہے کہ اونکی باتون پر نجاؤ مجملاً ایمان اوپر کی باتون پر لاؤ اب توریت اور انجیل مین یہود اور نصاریٰ نے حذف اور تحریف اور تغیر اور تبدیل کے بعد جو باقی چھوڑا ہے اور اوس سے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے بیان اون آیا تون کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو گمراہ ہین وے راہ پر آوین اور جو مسلمان ہین وے ایمان کی روسے زیادہ قوت پاوین توریت مین استثناکے تینتیسوین باب کے درمیان ہے کہ تجلی کی اللہ تعالے نے کوہ سینا پر اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اوسکو طور سینا اور طور سینین کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالے نے اوسپر اور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور بھیجا اوپر توریت اور ساعیر ایک پہاڑ ہے کہ وحی بھیجی اوس مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہ

اور ظاہر ہوئی اوسمین اونکی نبوت اورنازل ہوئی اوس مین اون پر انجیل اور
فاران عبرانی لفظ ہے اور بنی ہاشم کے پہاڑون کا نام ہے کہ اون مین سے ایک
مین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کرتے تھے اور اوس مین اونکو
وحی آئی وے تین پہاڑ ہین ایک بوقبیس کہ مکہ اوسکے نیچے آباد ہے اور مقابل
اوسکے قعیقعان ہے لطن وادی تک اور پورب طرف اوسکے متصل قعیقعان کے
شعب بنی ہاشم ہے جس مین حضرت علیہ السلام پیدا ہوئے ابن قتیبہ نے جو اس امت کے
علما سے ہے اونسے اگلی کتابین پڑھین اور ترجمہ کیا اعلام النبوۃ مین لکھا ہے کہ اس
مقام مین کچھ شبہہ نہین اور خوف ظاہر ہے اوپر جو کوئی غور اور تامل کرے کیونکہ جیسا
ثابت ہوا ہے تجلی کرنا خداے تعالے کا سینا ہے سو وہ یہی ہے کہ اوتارا توریت
کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وہ اوتارنا انجیل کا
حضرت عیسیٰ پر اور وے علیہ السلام رہتے تھے ساعیر مین ارض خلیل کے درمیان
ایک گانون مین جسکو ناصرہ کہتے ہین اسی سبب اونکے تابعون کا نام رکھا گیا نصاریٰ
اسیطرح پر ظاہر ہوا ہونا اللہ تعالے کا فاران سے یعنے نازل کرنا قرآن کا محمد صلوات
اللہ وآلہ وسلم پر ثابت ہوا اور وہ پہاڑ مکے کا ہے اگر کوئی کہے کہ فاران مکے کے سوا
اور کوئی جگہ ہے تو یہ اوسکا افترا ہے ہم کہتے ہین کیا توریت مین نہین
آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے بسایا ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کو فاران مین
چنانچہ پیدایش کے اکیسوین باب مین ہے پھر ہم کہتے ہین کہ تم بتلاؤ ہمکو کہ
وہ دوسری کون جگہ ہے جہان سے اللہ تعالے ظاہر ہوا اور نام اوسکا فاران
ہے اور بعد حضرت مسیح کے اللہ تعالے نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی اور بتلاؤ
ہمکو ایسا دین کہ ظاہر ہوا اور روشن ہوا اور پھیلا جس طرح سے دین اسلام ظاہر
ہوا اور پھیلا کوئی دین اسطرح مشرق سے مغرب تک پہونچا ہے جسطرح یہ دین پہونچا

اور توریت مین استثنا کے اٹھارھوین باب کی پندرھوین آیت مین لکھا ہے فرمایا
حضرت موسیٰ نے یہواہ تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیون
مین سے میرے مانند ایک پیغمبر قائم کریگا تم اوسکی طرف کان دھریو پھر سترھوین
اور اٹھارھوین آیت مین اوسی باب کی اور یہواہ نے مجھسے کہا کہ انھون نے جو کچھ
کہا اچھا کہا مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی قائم کرونگا اور
اپنا کلام اوسکے منھہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوسے فرماونگا اوہ اونسے کہیگا اور
جو کوئی اوسکی اطاعت نکریگا سزا دونگا مین اوسکو اس کلام مین پوری دلیل ہے
ہمارے پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر کیونکہ اور قوم اون کی
کہ بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحق کے ہین اور بھائی اونکے بیٹے اسمعیل کے اور یہ نبی جسکا
وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسحق کے بیٹون بنی اسرائیل سے جو تو وہ اونھین مین سے ہوا
نہ اونکے بھائیون سے اور اگر وے یہ کہین کہ بنی اسرائیل بھائی ہین بنی اسرائیل کے پس
بھائی کہنا اونکو درست ہے تو اوس تقدیر مین ہم کہتے ہین کہ تم نے جھٹلایا توریت کو
کیونکہ توریت مین مذکور ہے کہ قائم ہوا نبی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کے
مانند اور دوسری جگہ توریت مین آیا ہے کہ کھڑا نہوگا بنی اسرائیل مین ہرگز مثل موسیٰ
کے پس یہ دعویٰ بعضے یہود کا بھی باطل ہوا جو کہتے ہین کہ اوس نبی موعود سے مراد یوشع
بن نوع تھے کیونکہ یوشع حضرت موسیٰ کے کفو اور اونکے مانند نتھے بلکہ اون کے
خادم تھے اونکی زندگی مین اور بعد اونکی موت کے اونکی دعوت کے مددگار رہے
پس متعین ہوا کہ مراد اوس نبی موعود سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ کفو اور مثل
موسیٰ کے تھے یعنے دعوت کے نصب کرنے مین اور حدونکے باندھنے مین اور معجزونکے
ظاہر کرنے مین اور شرائع اور احکام کے جاری کرنے مین اور اگلی شرع کے نسخ
کرنے مین اور گمراہونکو سزا دینے مین کوئی ایسا نہوا سواے ان باتونکے کہنے معجز

اور دلیلین اونکے نبی آخر الزمان ہونے پر ہین کہ کسیطرح کا شبہہ اور شک اصلاً نہین جو
کوئی انکی خوخصلت اور عادت شریف اور اخلاق نیک معجزات تو یہ سے واقف ہوگا
ہرگز اوسکے دل مین کچھ بھی شبہہ نرہیگا اور اگر کہیے کہ حضرت عیسی ہین تو بھی نہین ہوسکتا
کیونکہ نصارا اونکو خدا کا بیٹا یا خدا کہتے ہین اور حضرت موسی اور جو اونکے مانند ہوگا وہ
بندہ اور عبد ہوگا اور جو کہا کہ منکر اوس نبی کے احکام کا سزا پاویگا سو حضرت عیسی کے احکام
کے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے حضرت موسی کی طرح منکرون اور اللہ تعالے
کے دشمنون کو سزا دی سوا اسکے اگر اپنی دعوت کے مقدمے مین جھوٹے ہوتے تو ہرگز یہود
اور نصارا سے یہ نہ کہتے کہ تم توریت اور انجیل لاو اور دیکھو کہ کیونکر ہماری خبر اور صفت
اوسمین نہین لکھی ہے مگر اونھون نے ہرگز اسبات پر کمر ہمت نہ باندھی اور
مقابلہ نکیا علاوہ بموجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اوسی اٹھارھوین باب
کے بیشک قتل کیے جاتے اور اونکی پیشگوئی کبھی سچ نہین ہوتی اور اونکا دین ہرگز
اور دائم نہ رہتا اور وہ جو اللہ تعالے نے فرمایا کہ اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اس سے
ظاہر ہوا کہ مقصود اس بیان سے ذات پاک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کیونکہ
معنے اوسکے یہ ہین کہ وحی کرونگا اوسکی طرف اپنے کلام سے اوس سے وہ باتین کرےگا
جسطرح سنےگا اور صحف اور الواح اوسکی طرف نہین اوتارونگا اسلیے کہ وہ امی ہے
یعنے اَن پڑھا کتاب نہین پڑھ سکتا یوحنا کی انجیل مین چودھوین باب کی سولھوین آیت
مین ہے کہ حضرت عیسی نے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا
اور وہ دوسرا تمھین دلیل دیگا کہ ابد تک تمھارے ساتھ رہیگا پھر چھبیسوین آیت مین اوسی
باب کے ہے لیکن وہ وکیل روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمھین
سب چیزین سکھاویگا اور سب چیزین جو کچھ کہ مین نے تمھین کہا ہے تمھین یاد دلائیگا
پھر اوسی باب کی تیسوین آیت مین ہے بعد اوسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلیے

کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور اوسکی مجھ مین کوئی چیز نہین اور سولہوین باب کی
ساتوین آیت سے چودھوین آیت تک یون ہے کہ حضرت مسیح فرماتے ہین لیکن
مین تمھین حق کہتا ہون کہ تمھارے لیے میرا جانا ہی سودمند ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن
وکیل تم پاس نہ آئیگا پر اگر مین جاؤن مین اوسے تم پاس بھیجونگا اور وہ جب
آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم کریگا گناہ سے اس لیے
کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے حکم سے اسلیے کہ اس جہان کے
سردار پر حکم کیا گیا ہے ہنوز بہت سی باتین ہین کہ مین تمھین کہون پر اب تم اونکی برداشت
نہین کر سکتے لیکن جب وہ روح صدق آوے وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتاویگا
اسلیے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن وہ جو سنے گا سو کہیگا اور تمھین آیندہ کی خبرین دیگا
میری ستایش کریگا اسلیے کہ وہ میری چیزون سے پائیگا اور تمھین دکھائیگا اور پندرھوین
باب کی چھبیسوین آیت مین یہ ہے کہ جب کہ وکیل جسے مین تمھارے لیے باپ کی طرف سے
بھیجونگا یعنے روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لیے گواہی دیگا اور
تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ ہو اے بھائیو اچھی راہ کے ڈھونڈھنے والو
ذرا غور کر کے انصاف سے اوپر کی عبارتون پر جنمین حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح نے
آخری زمانے کے پیغمبر کے آنیکی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو حسد بغض کو دل ہی
سے نکالکر دینی عاقبت کی راہ کو درست کرو سنوارو ایسا نہو کہ حشر کے میدان مین ارحم
الحاکمین کے اور اوسکے رسولون کے روبرو تمھارے مکر اور حسد کی باتین کھلجاوین
پھر وہان رسوائی اور پشیمانی اور بھلا دیکھو تو اس سے اور کیا زیادہ کوئی کہیگا
گواہی دیگا جہان فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ
تمھین دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمھارے ساتھ رہے اس عبارت سے صاف معلوم ہوا
کہ پہلے وکیل حضرت مسیح تھے دوسرا وکیل وہ جناب آوے گا پس دونون کی شان برابر چاہیے

کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبریل علیہ السلام مراد رکھتے ہین وہ محض غلطی پر ہین اسلیے کہ حضرت جبرئیل تو ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتھ رہتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبھی نہین آیا اب آویگا اور ہمیشہ ساتھ رہیگا یعنے اوسکا دین اور اوسکا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسرے دین کے احکام منسوخ ہونگے سو ایسی صفتین سواے ہمارے پیغمبر کے کس مین ہین اور وہ کون ایسا وکیل آیا کہ جسمین یہ اوصاف پائے جاتے ہین اور فرمایا کہ جہان کا سردار آتا ہے کہ اوسکی مجھ مین کوئی چیز نہین اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا شخص آنیوالا ہے کہ جہان کی سرداری اور حکومت کریگا اور اوسمین ایسے وصف ہین جو حضرت مسیح مین نہین سو ایسا شخص سواے ہمارے پیغمبر کے کون ہے کیونکہ حضرت جبرئیل یا اور کوئی جیسے روح صادق کیسے جہان کا سردار اور حکومت کرنے والا نہین ہوسکتا یہ تو پیغمبری کی شان ہے اور بعد حضرت مسیح کے کوئی سواے ہمارے پیغمبر کے پیغمبر نہین ہوا اور فرمایا کہ اگر مین نجاؤن وہ وکیل تم پاس نہ آویگا اور وہ جب آویگا تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم کریگا اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہے کہ لوگونکو گناہ کے کامون پر ملزم کریگا یعنے جن لوگون نے اللہ کی مرضی پر کام نہ کیے یا بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نجانا اونھین سزا دیگا اور راستی سے ملزم کریگا یعنے ایسی سچی باتین کہےگا اور سچے معجزے دکھلا دیگا کہ منکر لوگ بے شبہہ پشیمان اور ملزم ہونگے اوسمین ایک بات یہ بھی ہے کہ مخالف کہین گے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جھوٹے تھے اور قتل ہوئے اور وہ اونکو جھوٹھا بناویگا حضرت مسیح کی پیغمبری پر اور اونکی سچائی اور اونکی زندگی پر گواہی دیگا اور یہ ملزم کریگا منکرون کو حکم پر کیونکہ وہ سردار ہے حکومت رکھتا ہے اگر کوئی اوسکی نافرمانی کریگا سزا کو پہونچیگا سو ایسی تعریفین کس کی ہین سواے ہمارے

پیغمبر کے علماے بنی اسرائیل کو چھوٹی باتون پر اور جو حق باتین چھپاتے تھے او نپر کیسا تامل کیا اور جب نہ مانا تو کیسی سزا دی کہ مشہور اور معروف ہے سواے زبور کے ایک سو او نچاسوین باب مین ہے کہ یہوا یعنے اللہ تعالے کی ستایش کرو یہوا کے لیے نئے گیت گاؤ اور مدمین پاک لوگون کی دنگلون مین پڑھو اسرائیل اوس کے باب جسنے اوسے خلق کیا شادمان ہووے یہ میہون اپنے بادشاہ کے لیے خوشی کرین وے اوسکا نام لے لے کے ناچین دے ہین اور بربط بجاتے ہوے اوسکی منقبتین پڑھین کیو یہواہ اپنے لوگون سے راضی ہے وہ حلیمون کو اپنی نجات سے زینت بخشتا ہے پاک لوگ بزرگواری پر فخر کرین اور اپنے بستروں پر پڑے ہوئے ترنم کرین اونکا منھ خدا کی ستایشون سے بھرا رہے دودھاری تلوار اونکے ہاتھون مین ہو تا کہ غیر گروہون سے انتقام لیوین اور لوگون کو سزا دیوین اور اونکے بادشاہون کو زنجیرون سے اور اونکے امیرون کو لوہے کی بیڑیان ڈالکر جکڑین تاکہ جو اونکی تقدیر مین لکھا ہوا تھا اونپین پہونچے کہ اوسکے پاک لوگون کی یہ کچھ عزت ہے اور حضرت اشعیا علیہ السلام نبی کی زبانی فرمایا اللہ تعالے نے صحف مین اونکے ساٹھوین باب مین حرم کہ معظمہ کی تسلی کے واسطے جب اوسنے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کافرون کے ظلم اور بتون کے رکھنے سے اوٹھ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور یہواہ کے جلال نے تجپر طلوع کیا اور دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائیگی اور لوگون پر شدت کی تاریکی رہیگی پر یہواہ تجپر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجپر جلوہ گر ہوگا اور عوام تیری روشنی مین اور بادشاہ تیرے طلوع کی تجلی مین چلین گے آنکھہ اوٹھا کر چارون طرف نگاہ کر اور دیکھ کہ سب کے سب باہم فراہم ہوتے ہین وے تیری طرف آتے ہین تیرے بیٹے دور سے آوینگے اور تیری بیٹیان تیری گود مین پالی جاوینگی تب تو دیکھیگا اور سمت کے جاری ہوگی اور تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ تیرے پاس دریا کی

قیدار کی بھیڑین تیرے گرد جمع ہونگی اور نبایوت کے مینڈھے تیری خدمت کرینگے اونٹون کی قطارین اور مدیان کی
اور ایفائی سانڈنیان تیرے گرد بیشمار ہوونگی وے سب شیبا سے آوینگی اور سونا اور
خوشبوئیان لاوینگی اور یہواہ کی تعریفون کی بشارتین ہونگی قیدار کے سارے گلے
تیرے حضور آکے جمع ہونگے اور نبایوت کے سارے مینڈھے تیری خدمت کرینگے
اور وے رضامندی کے ساتھ میرے مذبح پر چڑھینگے اور مین اپنی شوکت کے
گھر کو رونق بخشونگا اور اسیطرح اونچاسوین اور چودھوین باب مین کھولکر لکھا ہے دیکھنے سے
ظاہر ہوگا اور انجیل مین اشارات بھی بہت ہین یوحنا کے بارھوین باب کی سینتالیسوین
آیت مین ہے کہ اگر کوئی شخص میری باتین سنے اور اعتقاد نکرے مین اوسکا فیصلہ نہین
کرتا کیونکہ مین اسلیے نہین آیا کہ جہان کو مجرم کرون مگر اسلیے کہ جہان کو رہائی بخشون
اسکے لیے جو میری تحقیر کرتا ہے اور میری باتون کو قبول نہین کرتا ہے نہین کرتا ایک ہے جو
اوسے مجرم کریگا کلمہ جو مین نے کہا ہے وہی اوسے پچھلے دن مجرم کریگا سو ان لفظون پر خوب
غور کرو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا مراد ہے اور وہ کلمہ یعنے اللہ تعالے کا حکم کہ
ہر پیغمبر کے ساتھ ہے کون ہے حضرت عیسیٰ کے منکرونکو ملزم کریگا سزا دیگا یہ جتنی
دلیلین اوپر لکھی گئین ہین ایسی کہ اکثر یہود اور نصارا کی دانست اور عقل مین
اونکے وے معنی جو ہم سمجھتے ہین بسبب کج فہمی کے بوجھ مین نہین آتے جیسا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی دلیلین اور اونکے معجزات اور اخلاق بسبب
طمع دنیا کے اور حسد کے یہودیون کی عقل اور سمجھ مین نہین آئے سچ ہے کہ یہ بات
موقوف ہے ہدایت ازلی کی استعداد پر جسکی قسمت مین ہو وہی وہ سمجھ پاتا ہے چنانچہ
جنھین اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی اونھون نے ہرگز اس نعمت سے چشم پوشی نکی وے
دلیلین جو اصل توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیا مین ہمارے حضرت کی نبوت
اور اوصاف اور اخلاق مین یقین دیکھکر اور مطابق پاکر ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ

یہودون کے بڑے علماؤن سے تھے بعد اونکے ابو علی یحیی ابن عیسی ابن جزلۃ الطبیب
جسنے نصارا کی رد مین کتاب لکھی ہے اور توریت وغیرہ کی عبارت جو رسول خدا کے اوصاف
اور ظہور مین تھی بیان کیے اور بہتون نے دنیا کی سرداری اور اپنے اگلے دین کی حکومت پر
خیال کرکے ان دلیلونکو اصل کتاب سے نکال ڈالا مگر اللہ تعالے جو حافظ ہے اپنی مرضی
کے کامون اور کلامون کا بالکل اون دلیلون کو دور نکر سکے جسقدر باقی رہا وہی بھی
ہدایت پانیوالونکو ہدایت نصیب ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہے اور بعضون نے
جان بوجھ کر اس دولت ابدی سے منھ پھیر لیا کیونکہ وہ ازلی بے نصیب تھے کیونکر اونھین
یہ نعمت میسر ہو انشاء اللہ تعالے بعد اسکے مفصل ان باتون کی حقیقت اور حضرت کے
معجزات اور اخلاق کو دوسری علحدہ ایک کتاب مین لکھونگا یہان اسقدر بس ہے
عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ رَحْمَةً
لِلْعَالَمِیْنَ وَهُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ
وَاَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ مشکوۃ کے باب بیان الخمر مین لکھا ہی کہ کہا
ابی امامہ نے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق مبعوث کیا اور بھیجا اللہ تعالے
نے مجھے باعث رحمت واسطے تمام جہان کے اور سبب راہنمائی تمام عالم کے یعنے میری پیروی
کے سبب سے اول اور آخر کی بھلائی اور اس جہان اور اوس جہان کی نیکی ہر کسیکو حاصل
ہوگی گو باوجود شریف حضرت کا رحمت ہے سب کے لیے یہان تک کہ کافر اور منکر بھی اون کے
طفیل سے خسف اور مسخ اور غرق کی بلا سے جیسا اگلی امتونکو ہوتا تھا محفوظ ہین بلکہ اور
چیزون کو بھی شامل ہے چنانچہ پاک ہونا خاک کا اور مسجد ہونا اوسکا ہر مقام مین اور دور کرنا
کرنیوالا ناپاکی کا ہونا پانی کا ہر قسم کی نجاست کو خواہ بدن مین ہو خواہ کپڑون مین اور
نہونا اونکا سبب عذاب و ہلاک اور مدد کا باعث ہوتا ہوا کا واسطے اہل دین کے اور
پاک ہونا آسمان کا شیاطین کے چڑھنے کی برائی سے کہ آسمانی خبرون کو فرشتون سے

سنکر کم و بیش کرکر اپنے تابعدارون سے کہکر برزگی حاصل کرتے تھے اور اپنی پرستش سے اونکو جہنمی بناتے تھے اور حکم کیا میرے پروردگار نے دور اور دفع کرنیکو باجون کے جیسے ڈھولک اور طبلہ اور بانسری اور سرنائی وغیرہ اور دفع اور دور کرنے اور توڑنے کو بتون کے خواہ صورت والے ہون جیسے تصویرین پتھر لکڑی کاغذ وغیرہ کی خواہ بے صورت جیسے مہادیو کا لنگ اور شدہ علم وغیرہ جسکی پرستش کرتے ہین اور دفع کرنیکو صلب یعنے جاپیا کے جیسے نصارا حضرت عیسیٰ کے دار کی صورت ٹھہرا کر اوس مصیبت کے یاد کرنے کو اپنے پاس رکھتے ہین اور باطل اور دور کرنے کو تمام رسومات اور عادات جاہلیت کے یعنے کفارون نے جو رسم خلاف شرع کے نکالی ہین اور اوس کو شادی غمی مین عمل مین لاتے ہین یا وے عادات جنکو اپنے مطالب اور خواہش نفسانی کے حاصل کرنیکو جاری رکھتے ہین اور جھوٹے مسلمان بھی اون کافرون کی اور اگلے جاہلون کی دلیل پکڑ کر اپنی لذت نفس یا جورو لڑکون دوست آشناؤن کی خاطر یا کسی بات کی طمع کر کر دے آپ اونکو عمل کرتے ہین اور دوسرونکو بدراہ گنہگار بناتے ہین اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہین اور دنیا مین عذاب الٰہی مین جیسے وبا اور قحط اور دین کی ذلت مین گرفتار ہوتے ہین اگرچہ پہلے اسکے اس خاکسار نے ایک چھوٹی سی کتاب بڑے کامونکی تفصیل مین جسکا نام موقع الکبائر والبدعات ہے لکھا ہے لیکن اس مقام مین بھی بعضی چیزون کا ذکر جو حرام اور ممنوع اور بدعت مین لکھنا مناسب ہوا خصوصاً وے بدعتین جو اس ملک کے اکثر عوام جاہل اور بعضے پڑھے لکھے عاقبت فراموش کرتے ہین وے برے کام یہ ہین ڈاڑھی منڈانی مونچھین بڑھانی سونے روپے کے باسن مین کھانا پینا سونے روپے کا زیور ریشمین کپڑا اندی کا جوتا زینت کے واسطے مرد کو پہننا ہاتھ پانون مین رنگ اور دانتون مین مسی مرد کو لگانی ڈھولک طنبور استار دف بارا طبلہ مردنگ بانسلی کرنائے سارنگی وغیرہ بجانا

ان چیزون کو قصداً سننا اونکے بجانے والے کو انعام دینا ناچ دیکھنا ناچنے والے کو کچھ دینا بجانے والے اور ناچنے والے کی تعریف کرنی شطرنج چوپر گنجفہ نرد گولی بھوج بازی آتشبازی کھیلنا اوسمین اچھے وقت کو ضایع کرنا حرام چیز پر بسم اللہ کہنی جھوٹی بات پر اللہ گواہی لانا لونڈی غلام کو حقیر جاننا اونکے مقدور سے زیادہ اونسے کام لینا بلکہ مسلمان کو مناسب ہے کہ اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو آپ بھی اونکا شریک ہو جاوے بیعزتی سے کسیکا نام لیکر پکارنا رات دن اچھے کھانے اچھے پہننے کی فکر مین رہنا مقدور ہوتے ماں باپ اور حقدارونکی خدمت نکرنی اوستاد پیر اپنے بزرگون سے بے ادبی کرنی حیض ونفاس کی حالت مین عورت کے پاس جانا اور عورت کو نامحرم کے سامنے ہونے دینا مقدور رہتے جورو لڑکون کو کھانے پینے کی تکلیف دینی جورو ون مین برابری نارکھنی جورو کو اپنے خاوند کی نافرمانی کرنی خاوندکے بلائے عورت کو حاضر نہونا اوسکی دی ہوئی چیز کو اپنے تکبر اور بدمزاجی سے ناچیز سمجھنا بے حکم خاوند کے نامحرم کے روبرو ہونا خاوند کے مقدور سے زیادہ کھانے پہننے کی چیز مانگنی اوسکے مال کی حفاظت نکرنی عورت کو مرد کی صورت بننا مرد کو عورت کی صورت بننا خلاف شرع باتونکے ساتھ کسی کی قبر کی زیارت کرنی عورت کو عورت سے مساحقہ کرنا اچھا نیکو برا کہنا کسی کے گھر مین بے اجازت گھس جانا باوجود قدرت نصیحت کو ترک کرنا لوگونکے دکھانیکو عبادت کرنی اپنی عبادت اور تقوٰی پر دعوی کرنا گرانی کی نیت سے غلہ بند رکھنا بردہ فروشی کرنی کسی کی قبر کو سجدہ طواف کرنا سواے اللہ کے کسی پیغمبر اولیا شہید پیرون کی اپنی حاجت روائی کے واسطے نذر منت ماننی سواے اللہ کے دوسرونکی قسم کھانی حرام کے روپیون سے مسجد عیدگاہ یا اور کوئی مکان عزت کا بنانا عورت کو باریک کپڑا جس سے بدن نظر آوے پہننا ناپاکی کی حالت مین مسجد مین جانا اور ایسی حالت اور بے وضو مصحف کو چھوڑنا نماز پڑھنی طواف

کعبہ کرنا امام سے پہلے نماز مین کوئی حرکت کرنی حرام چیز کے کاروبار سے کمائی کرنی
مشرک کو نکاح کرنا عورت سے نکاح کرکے اوسکو بدکام کی اجازت دینی یا اوسپر
راضی رہنا جانور سے وطی کرنی موتھہ مارنا عدت کے درمیان نکاح کرنا مسلمان ہونے
مین توقف کرنا آزاد مرد یا عورت کو مول لینا یا بیچنا نماز جمعہ کے وقت خرید وفروخت
کرنا اللہ کی حدون مین درگذر کرنا یا سفارش کرنی جان بوجھکر قرآن مین غلطی پڑھنی
جاندار تصویر کا کھلونہ بنانا سلام کا جواب ندینا اپنی خوشی سے زہر کھانا یا اور کسیطرح سے
جان دینا ہمسایے کو دکھ دینا دعا کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا جانورون کو لڑانا مصلے
کے آگے سے گذرجانا شارع عام کو تنگ کرنا بغیر خوف جان اسلام کو چھپانا روپے پیسے کو
بیجا صرف کرنا شرع کے امور مین ہنسنا کسی قسم کے غلے یا نمک یا شکر یا اور کوئی
بیچنے کی چیزون مین بھاری ہونے کے واسطے پانی یا بالو وغیرہ ملانا بیچنے کی چیز مین
جانے بوجھے نقصان کو ظاہر نکرنا مسلمانون کے عیب ڈھونڈھنے مگر جو فاسق ہو
اس نیت سے کہ وہ سنکر برے کامون سے باز آوے کسی مسلمان کو بغیر دریافت حال
خلقت کے دوزخی کہنا یا اوسپر لعنت کرنی کبوترون کا اوڑانا مرغ لڑانا کافرون کے
دنون کی بڑائی کرنی اور اونکی رسمون کے موافق کچھہ کام کرنا جیسا دریا تالاب بتکدہ
قبر کے پاس اوسکی تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا جاندار کی تصویر گھر مین رکھنی
قبر مین نقش ہوا اوسکو سلام کرنا اوسکی زیارت کرنی تعظیم بجالانی کسی کے غم مین
گریبان پھاڑنا بین کرنا سبز و سیاہ نیلے کپڑے محرم مین پہننے اور بدعتی پہننی اور
اوس سے تقرب حاصل کرنا امام علیہ السلام کے ساتھہ بدعت سیئہ اور حرام ہے اور نصارا
کی چال سے ہے کہ تعزیت کے ایام مین اونکے یہان یونہین معمول ہے روافض نے اونسے
سیکھا ہے سو اوسمین مشابہت کفار اور اہل بدعت سے ہوتی ہے فرمایا پیغمبر علیہ السلام
نے من تشبہ بقوم فہو منہم ترجمہ جس نے مشابہت پیدا کی ایک گروہ سے

پس وہ اونمین کا ہے سیاہ لباس پہننا مذہب مین اہل سنت وجماعت کے مباح ہو لیکن
محرم کے ایام مین بسبب مشابہت روافض کے بدعت سیئہ اور حرام ہا اور عجب یہ ہے
کہ رافضیون کے مذہب مین بھی آئمہ اطہار اور اونکے فقہا کی روایت سے ثابت ہے کہ
تَحْرُمُ لُبْسُ الثِّیَابِ السَّوْدَاءِ اِلَّا الْعِمَامَۃُ وَالْخُفَّیْنِ ابن بابویہ قمی نے اسکی وجہ
حضرت امام جعفر صادق وغیرہ ائمہ سے یون بیان کی ہے کہ ایسی پوشاک جہنمیون کے
لباس سے مشابہت رکھتی ہے ننگے سر ننگے پانؤن مردے کے ساتھ قبر پر جانا شب برات
مین نیا گھر نئے باسن لانا چراغان کرنا کھانون کا جدا جدا کرنا یون کہ یہ اللہ کے واسطے
اور یہ رسول کے اور یہ فلانے کے اور یہ بی بی فاطمہ کے واسطے اوسکو سوا نیک زنونکے
کوئی نکھاوے اور جسنے دوسرا خاوند کیا ہو وہ بھی نکھاوے کھیر کلائی سال گرہ
ستواسنے کی رسم ادا کرنی خواجہ خضر کا بیڑا نکالنا محرم مین تعزیہ بنانا علم اور شدا بیرق
نیزہ کھڑا کرنا یہ سب نصب ہین انکا اختیار کرنا بطور عبادت کے کفر ہے اور کسی کی
خاطر سے یا اپنی نمود اور اپنی بزرگی دکھانے کو کرنا کبیرہ ہے اور حلال جانکر کرے
اور اوسپر اصرار کرے تو کفر صریح ہے کھانے پینے کی چیزین جیسے حلوا مالیدہ شربت
پلاو شیرینی پان وغیرہ تعزیہ اور علم یا کسی کی سچی یا جھوٹی قبر یا کسی کے تھان یا آستانے
اور درخت کے پاس لیجانا حرام اور ممنوع ہے اور درباکے پاس جیسا روٹ دلیا
خواجہ خضر کا اور ان چیزون کا کھانا بھی حرام ہے کیونکہ ان چیزون نے ان کا مونسے
ہندؤن کے ٹھاکر کی پرشاد کی صورت پکڑی اور یہ چیزین رافضیون کے مذہب
مین بھی حرام ہین چنانچہ ابن بابویہ قمی نے من یحضرہ الفقیہ مین تعزیت کے نوادر
کے باب مین جنائز کے آخر کتاب مین لکھا ہے من جدد قبرًا ومثل مثالا فھو ملعون
ترجمہ جسنے نئی قبر بنائی اپنی طرف سے اور اوسمین مردہ نہین اور قائم کیا مثال
کو ایسی چیز کو جو مانند نصب اور تصویرون اور بلند چیزون کے ہے جو بتون سے

شابہت رکھتی ہے تعظیم اور تکریم وغیرہ مین پس وہ شخص ملعون ہے اور دوسری
روایت سے لکھا ہے کہ قد خرج من ربقۃ الاسلام ترجمہ پس بیشک وہ شخص الگ
ہوا مضبوط رسی سے اسلام کی اور ظاہر ہے کہ جھوٹی قبرون مین ظاہر ہے تعزیہ اور
ضریح اور شال دالنا اب مین داخل ہے علم شدا بیرق اور ادسکے مانند بلکہ ضریح
اور تعزیہ تو بلے شبہ اسمین داخل ہے کافرون کے پوجنے کی چیز کھانی کسی پیر و پیغمبر امام
شہید دیو پری کے نام کی چوٹی رکھنی سیتلا یا اور کسی مرض کا پوجا کرنا شادی مین
سہرا کنگنا باندھنا گھونگٹ مقرر کرنا کلس رکھنا رت جگا کندوری چوتھی کرنی مردے
کا سیوم دسوان بیسوان چالیسوان کرنا اوسمین پھول پان اوٹھانا چھ ماہی برسی مقرر
کرکے مردے کی روح نکالنی کسی کے مرنے سے تین دن یا چالیس دن تک کھانے پینے
پہننے مین کچھ فرق کرنا باؤنی سکرات روٹی میٹھا ہولی دیوالی دیا جیتا کرنا مردے
کے سرھانے چراغ جلانا اوسے گھاس پر لٹانا کسی کے مرنے سے ہانڈی باسن پرانے
پھینک دینا سر مین گلے مین سیندور لگانا غلے کو ہتھیار کو زمین کو سلام کرنا مال سال کا
پوجا کرنا سالار غازی یا شاہ مدار کی شادی جھانی جھنڈا ابھرا کھرا کرنا حضرت غوث
یا امام قاسم کی مہندی نکالنی محرم مین حیدری سپر براق یا دلدل بنانا لال بی بی اولا
بی بی اوسان بی بی نور بی بی کا روزہ رکھنا سوا پہر کا روزہ حضرت علی مرتضی کے نام سے رکھنا
لال پری سبز پری شیخ سدو زین خان شاہ دریا ننھے میان وغیرہ کے نام سے فاتحہ
دینا بکرا چڑھانا منت ماننی کیونکہ یہ لوگ فی الحقیقت جن ہین یا شیاطین نے لوگونکے
بہکانے کو ایسے نام اپنے رکھ لیے ہین انکا قاعدہ یہی ہے کہ جس شخص کو جس سے
اعتقاد ہوتا ہے اوسکی صورت پکڑکر خواب مین آتے ہین اور سر پر چڑھکے نچاتے ہین
نذر نیاز قبول کروا کر اپنا مرید بناتے ہین گائے گوبر کو چاول دوب دیکر ٹیکا دینا
شگون اور فال بد پر اعتقاد کرنا اپنا ستر دوسرون کو دکھانا یا اورونکا ستر دیکھنا

ہاتھ بند لنگوٹا مارنا بدن مین گودنا گودوانا عورت کو سر کے بال چننے یا چلا دالنا مرد کو چنا تبیا گہیرا سر پر رکہنا کافرون سے لباس اور وضع مین مشابہت پیدا کرنی اور جو جو رسمین اسطرح کی ہون اونکو بجالانا صفر کے تیرہ دن کو منحوس جاننا شب براءت چودہ روز تک شادی نکرنی محرم کے تیرہ روز تک امام حسین علیہ السلام کو اپنے مردون کی طرح خیال کرکے زینت کی چیزون کو اور کھانے پہننے مین بعض چیزون کو ترک کرنا

مسلمان کو لڑکے پیدا ہونے مین اور بعد اوسکی کیا کیا کام کرنے مناسب ہین اونکا بیان

جب لڑکا پیدا ہووے تو اوسکے دہنے کان مین اذان کہے اور بائین مین اقامت اور تالو مین اوسکے خرما ملے ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکے کے لیے دو بکریا دو بکری اور لڑکی کے واسطے ایک اون جانورون کے عضو مین جیسا کہ قربانی مین نقصان نہین ہوتا اسی طرح عقیقے مین بھی چاہیے بعد ذبح کرکے ہڈیون کو نہ توڑے گوشت ہڈیون سے نکال کر پکا دے اور بعد صلحا کو کھلا دے ماں باپ بھی کھا دین تو مضائقہ نہین اور نام اچھا رکھے اول درجے مین وہ نام جسمین عبدیت پائی جاوے جیسا عبد اللہ عبد الحق عبد الکریم دوم درجے مین پیغمبرون کے نام پر جیسا محمدؐ آدم ابراہیم داؤد موسیٰ عیسیٰ سوم درجے مین بزرگون کے نام پر جیسا ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ باقرؓ جعفرؓ کاظمؓ رضاؓ اور سر کے بال منڈوا کر اور ناخن کٹوا کر اونکے ہموزن روپا تولکر صدقہ کرے اور اہتمام کرے کہ جب لڑکا پہلے کوئی لفظ زبان سے نکالے لا الہ الا اللہ کہے دو برس تک حد اڑھائی برس تک دودھ پلاوے پھر جب قابل تعلیم ہو بلا قید برس اور تاریخ پڑھانے بٹھاوے بعد ختم قرآن مقدور کے موافق اگر کچھ اقربا دوستونکو بنیت اداے شکر کھلاوے مضائقہ نہین ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کا لڑکا پیدا ہو پس چاہیے کہ اوسکا اچھا نام رکھے پھر تعلیم کرے اوسکو یعنے ایسے کام سکھاوے جو دین اور دنیا مین اوسکے کام آدین

اورجب بالغ ہو تو نکاح کردے پس اگر وہ بالغ ہو جاوے اور نکاح نکردے تو جو گناہ
وہ کریگا اوسکے باپ پر پڑیگا م؛ اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ توریت مین لکھا
ہے کہ جب لڑکی کسی کی بارہ برس کی عمر کو پہونچے اور وہ اوسکا نکاح نکردے پھر کوئی
گناہ اوس لڑکی سے ہو تو وہ گناہ اوسپر پڑیگا م؛ سات برس کی عمر مین تاکید نماز
کی کرے اور دس برس کی عمر مین اگر نہ پڑھے تو مارے پھر بالغ ہونے سے پہلے
ختنہ کردے اگر عذر ہو تو بعد اوسکے بھی مضائقہ نہین اور مسلمان کے لڑکے کو چاہیے
کہ کچھ کسب حلال سیکھے جس سے معیشت کی طرف سے اطمینان ہو بعد اوسکے کسی
عالم دیندار کے پاس رجوع لاکر ایسی باتین سیکھے کہ جسمین اوسکا دین اور ایمان پکا ہو جاوے
بعد اوسکے اگر اللہ تعالے توفیق دے تو اپنے پروردگار سے قرب حاصل
کرنے کے طریقے کسی عارف کامل سے دریافت کرے کہ انسان ہونیکا یہی نتیجہ ہے اور
لڑکیونکو سواے قرآن اور علم نماز اور روزہ حج و زکوۃ کے کچھ نہ پڑھا وے نہ سکھاوے
نام اونکا بھی نیک رکھے نکاح کرنا سنت ہے اور واجب ہوتا ہے جسوقت ضرورت ہو
اگلے زمانے مین اچھے لوگ بہ نیت عبادت کرتے تھے یعنے اوسکے سبب شیطان کے شر
سے محفوظ رہتے تھے اور اولاد صالح کی آرزو رکھتے تھے مگر اس زمانے مین اکثر بہ نیت
عیش و نفسانی اور دولت دنیوی کرتے ہین اور اوسی سبب سے جو رو اور خاوند مین موافقت
نہین ہوتی بہتیرے لوگ عورتونکی سرکشی اور بدمزاجی اور خلاف مرضی کے سبب ایسی
عذاب مین رہتے ہین کہ دین اور دنیا کے امور اونکے ہاتھ سے جاتے ہین پس اس مقام مین
مناسب یہی ہے کہ جب تک بہت ضرورت دامنگیر نہو تب تک یہ بار اپنی گردن پر نہ اوٹھاوے
اور در صورت ضرورت دیہات اور قصبات کی لڑکیون سے کہ بہ نسبت شہر کے صاحب حیا
و عفت و عصمت اور تابعداری اور خانہ داری کے طریق سے ماہر ہوتی ہین اور شریک رنج
و راحت اپنے خاوند کے رہتی ہین یہ معاملہ عمل مین لاوے بر خلاف شہریون کے کہ اکثر

اونکے یہ جوہر نہین رکھتی ہین اور نافرمانی اور آرام طلبی مین بے بدل ہوتی ہین عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ
بَعْدَ تَقْوَی اللّٰہِ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ زَوْجَۃٍ صَالِحَۃٍ اِنْ اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْھَا
سَرَّتْہُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْھَا اَبَرَّتْہُ وَاِنْ غَابَ عَنْھَا نَصَحَتْہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ

روایت کی ابو امامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کہتے تھے آپ نہین فائدہ مند ہوا مومن
بعد تقوی اللہ تعالے کے کسی بھلائی سے مگر اچھی نیک بخت جورو سے یعنے بعد تقوی کے
مومن کے حق مین یہ بہت بہتر چیز ہے جب کچھ فرمایا مان لیا اوسنے اور جب دیکھا اوس کیطرف
خوش وقت کیا اوسکو اور جب قسم کھائی اوسپر باہر گیا اوس سے یعنے جس بات پر خاوند نے قسم
کھائی اوسنے وہ کام کیا اوسے سچا بنایا اور جب باہر گیا گھر سے خیر خواہی کی اوسنے اپنے
نفس کی اور اپنے شوہر کے مال کی یعنے زنا اور فسق سے اپنے تئین بچایا اور خاوند کے
مال کو نقصان سے **نکاح کا قاعدہ** جہان مناسب جانے بات ٹھہرا کر طرفین کی رضامندی
کے دن دولھا کو چاہیے کہ اچھے صاف کپڑے پہنکر خوشبو لگا کر اپنے اقربا اور دوستون کو
ساتھ لیکر دولھن کے محلے کی مسجد مین جاوے تو یہ افضل ہے نہین تو جہان دولھن کے
لوگ مقرر کرین شب کو افضل ہے یا دن کو مجلس عقد کی علانیہ ہووے یہانتک کہ اگر
بے جھانجھ کا دف بھی بجاوے تو مضائقہ نہین پھر اور مرد دولھن اچھے کپڑے پہنے
سنواری جاوے ہاتھ پانون مین مہندی آنکھون مین سرمہ کپڑون مین خوشبو
لگاوے پھر جو نکاح پڑھے اوسکو لازم ہے کہ پہلے اللہ تعالے کی حمد اور پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ادا کرے اور کچھ آیات قرآن شریف کی جو نکاح میں
پڑھے اور مہر معین پر نکاح باندھے یعنے آپس مین ایجاب اور قبول ہو جاوے گواہونکے
روبرو اگر طرفین کی طرف سے یا ایک طرف سے وکیل ہو اور اوسکی وکالت بگواہی ثابت
ہو تو اوسکا ایجاب وقبول کرنا بجا ہے مرد اور عورت کے درست ہے اور مجلس مین شکر اور بادام اگر

روپے پیسونکا چھینٹنا اور اہل مجلس مین تقسیم ہونا مضائقہ نہین پہلے عقد کرنے کے اگر یہ خطبہ پڑھے
تو سنت ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ
یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ
بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا
قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ
وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ٭ مثلا نکاح کرنیوالی
اپنے حق مین یا وکیل اوسکی طرف سے یون کہے کہ زبیدہ یعقوب کی بیٹی کو دو سو روپے
سکہ مرشد آبادی کے مہر پر تیرے نکاح مین دیا دولہا کہے کہ مین نے قبول کیا اور اگر
وکیل کی جگہ پر ولی ہو تو وہ مقام کے مناسب لفظ کہے پھر بعد عقد نکاح کے مرد کو
یون مبارکباد دیجاوے بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَیْكُمَا وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ
اَللّٰهُمَّ اَدِمْ بَیْنَهُمَا كَمَا اَدَمْتَ بَیْنَ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ اَللّٰهُمَّ اَدِمْ بَیْنَهُمَا كَمَا اَدَمْتَ بَیْنَ
عَائِشَةَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ
اَلِّفْ بَیْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ عَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَخْرِجْ مِنْهُمَا
الطَّیِّبَ الْكَثِیْرَ بعد اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے جب مرد دلہن
کو گھر مین لاوے اوس دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن طعام ولیمہ کرے یعنے
اپنے مقدور کے موافق کھانا پکوا کر اپنے اقربا اور ہمسایہ اور دوستونکی ضیافت کرے اور ایسی
ضیافت مین لوگونکو جانا مناسب ہے جسے کچھ عذر ہو تو معذرت کرے اور دعائے خیر دیوے

مہر دس درم سے کم نہین اور دس درم کے تین روپیہ ساڑھے دس ماشہ ہوتے ہین زیادہ مہر اپنی
مقدور کے موافق جس قدر کرے مضائقہ نہین مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور بزرگون کے قول اور چال سے معلوم ہوا کہ تھوڑا مہر مقرر کرنا بہت خوب ہے
چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین عورتون مین وہی ہین
کہ جو مہر مین چھٹائی رکھتی ہون اور خلق مین بڑائی اور آپنے اپنی بیٹیون کے نکاح مین
چارسو درم سے زیادہ مہر مقرر نہین کیا جسکا حساب کی رو سے ایکسو بیس روپیہ ساڑھے چار
ماشہ کے جو اس زمانہ مین یہان رائج ہین ہوتے ہین فرمایا عمر فاروق نے بھاری مت کرو
مہر عورتون کا اگر وہ بزرگی کا سبب ہوتا دنیا مین اور اللہ کے نزدیک تقوی کا تو تم سب سے
اس کام مین بہتر تھے رسول خدا اور مین نہین جانتا کہ آپ نے اپنی بیبیون اور بیٹیون
کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر نہین کیا ہو صرف ام حبیبہ کا مہر چار ہزار درم تھا سو
نجاشی حبش کے بادشاہ نے مقرر کیا تھا حضرت کی عزت اور شان پر لحاظ کر کے نقل ہے کہ
ہارون رشید نے اپنی بیٹی کی شادی مین پوچھا کہ حضرت فاطمہؓ کا کیا مہر تھا علماؤن نے کہا
کہ چارسو درم کہا کہ وے دونون جہان کی شاہزادی تھین میری لڑکی کا دس درم
مہر باندھو تاکہ خاص اور عام مین تمیز اور فرق ہو سنت کے موافق طریق مسلمانون کا مرنے
کے وقت جب کوئی مسلمان مرنے لگے یعنی موت کے آثار اوسکے ظاہر ہوئین تو اوس کے
اپنون یا بیگانون سے جو کوئی وہان موجود ہو اوسکو لازم ہے کہ قریب بیٹھکر کلمہ
شہادت کا پکار پکار کر خود پڑھے اوسکو تکلیف نہ دے اور سورہ یس اور سورہ رعد
یاد ہو تو پڑھے کہ اس سے جان کندنی کی تکلیف کم ہوتی ہے پھر بعد مفارقت روح
کے جس تختے کو تجویز کیا ہو اوسپر لٹاکر غسل دیوین پھر سات عضو مین خوشبو لگا کر کفن
پہناوین اور جہان تک ہو سکے بلا تاخیر وغیرہ جلدی جنازے کو مقبرے مین لیجاوین اور دفن کرین اچھا طریق
ثواب رسانی کا مردے کے حق مین یہ ہے کہ قبل دفن کے جسقدر ہو سکے کلمہ یا قرآن شریف

یا درود دیا کوئی سورہ پڑھکر اوسکا ثواب اوس مردہ کو بخشین کہ پہلی منزل کی سختی مین کام آوے
اور بعد دفن کے اوسی دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن اقربا و دوست آشنا بعد نماز
وقتی کے خواہ صبح کو خواہ دوسرے وقت اوس مردے کے واسطے کچھ پڑھیں اور خوشبو
شربت تقسیم کرین چنانچہ یہی رسم ہے حرمین شریفین کا عرب کے دیار مین مردے کے
نجات کے واسطے یہ معمول ہوا ہے کہ پہلے دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن موت کے
جسوقت فرصت ہو چند مسلمان بیٹھکر کلمہ لا الہ الا اللہ لاکھ مرتبہ پڑھکر ثواب اوسکا میت
کی روح کو بخشتے ہین اللہ تعالے اپنے کرم سے اوس میت کو نجات دیتا ہے اگرچہ وہ عذاب
کے لایق ہو چنانچہ اس باب مین ایک حدیث بھی آئی ہے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِائَةَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لِلْمَيِّتِ غَفَرَ
اللّٰهُ لَهٗ وَاِنْ كَانَ مُسْتَوْجِبًا لِلْعُقُوْبَةِ انیس الواعظین مین لکھا ہے کہ
رسول صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کا کوئی مرے سو ہزار مرتبے اوسکی روح
کیواسطے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھو اللہ تعالے اوسکو نجات دیگا اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ
فرمایا ہے کہ ہم لوگ پیغمبر خدا کے وقت مین بھی عمل کرتے تھے اور جو کوئی مرتا تھا اسبات
کی وصیت کر جاتا تھا پھر خواب مین اوسکو دیکھتا نیک احوال اوسکا نظر آتا بہشت مین
داخل ہے اللہ تعالے نے اس عمل کی برکت سے اوسے نجات دی ہے اور جناب پیغمبر
علیہ السلام سے بھی یہی ثابت ہوا ہے کہ میت کے حق ادا کرنے مین آپکی یہ عادت نہ تھی کہ
خاص اوسکے واسطے وقت نماز کے کہیں جمع ہو دین اور قرآن وغیرہ پڑھیں نہ قبر پر نہ
دوسری جگہ پھر یہ جو ہندوستان مین رسم تیجے کا مشہور اور معمول ہوا ہے عمل مین
لانا اور بغیر وصیت اوس شخص کے اوسکے مال سے خرچ کرنا اور اوسکے وارثون کو اوس
مال سے محروم رکھنا محض بدعت اور حرام ہے اسیطرح پڑھیں کرنا روز کا دہم
اور بستم اور چہلم وغیرہ کے واسطے نامناسب مگر ثواب پہونچانا مردون کو بغیر

مقرر کیے کسی دن کے لئے کھانا کھلانے سے خواہ نقد خواہ لباس دینے خواہ قرآن شریف
وغیرہ کے پڑھنے سے البتہ بہتر ہے جب جسکو جس چیز کے دینے کی اس امر نیک مین توفیق ہو
بجالاوے اور اگر کھانا اور نقد اور لباس کی طاقت نہو تو صرف سورۂ الحمد اور سورہ اخلاص
جتنے مرتبہ ہوسکے پڑھکر مردے کو وہ اپنا ہو یا بیگانا ہو برابر کا ہو یا بزرگ ثواب بہونچا نا
بہت خوب اور بے تکلف ہے باقی رہی یہ رسم کہ کھانے کی چیزون کو پکا کر زمین لیپ کر
پان وپھول وغیرہ وہان رکھکر ایک شخص جب تک فاتحہ نہ پڑھے کھانے کا ثواب فاتحہ
دینے والون کے اعتقاد مین مردے کو نہین پہونچتا محض ناکاری بات اور مشابہ ہی کفار
ہنود کے مسلمانون کو اس طور سے احتراز واجب ہی کیونکہ کھانا کھلانا ایک چیز ہے اور قرآن
شریف پڑھنا دوسری چیز پس ایک کو دوسرے کا موقوف کر دینا بھی بدعت ہے کہ
اپنی عقل سے نئی رسم نکالی اگلے زمانہ مین نہ تھا اب اپنی عقل سے دوسرون کا
دیکھکر کرنا کب درست ٹھہرا ہایہ کہ تسلی دینی اور ماتم پرسا کرنا میت کے لوگون کا تین دن تک
البتہ درست ہی اور کھانا بھیجنا ایک دن اگر بین کرنے والی عورت نہو مستحب اور تین روز
تک صرف عورتون کو سوگ کرنا بعد موت کے یعنے ترک کرنا زینت کا مناسب زیادہ اس سے
حرام اور عورت اپنے شوہر کے واسطے چار مہینے دس دن یعنی اتنی مدت تک زینت
ترک کرے پھر شرع کے حکم پر عمل کرے یعنے اگر جوان ہو اور لڑکے بالے نہون
تو دوسرا شوہر ضرور کرے لیکن اس ملک کی عورتین کافرون کی رسم کو دیکھکر اور
اوسکا اظہار بھی برائی سمجھکر زبان سے نہین نکالتی ہین اور اونکے رشتہ دار باوجود اسکے
کہ اوس کام کی قباحت اور برائی سے خوب واقف ہین بلکہ آنکھون سے دیکھتے ہین
کہ اس انکار سے بعضی عورت زناکار ہو جاتی ہے پھر بھی کچھ اسکا ذکر نکر نہین کرتے
اور اوس عورت کو ترغیب نہین دیتے بلکہ زن و مرد اوسکے رشتہ دارون سے
اس بات کو معیوب اور ننگ خاندان اپنا سمجھکر اس امر خیر مین بدل متوجہ نہین دے

اور جو کہین کسی عورت نے ایسا کیا تو اوسکو حقیر جانتے ہین اور اوسکے حق مین طعن و
تشنیع کرتے ہین سو وسے لوگ ان عملون کے سبب سے مورد غضب اللہ اور مردود شفاعت
رسالت پناہ ہوتے ہین کیونکہ قرآن شریف اور حدیث نبوی مین جا بجا اسکی تاکید
کی ہے بلکہ اوسکو مستحسن بیان فرمایا ہے سو یہ اصل رسم ہندو نکا ہے کہ لالچی اور جاہل
مسلمانون نے اونسے میل کرنے کے لالچ پر یہ عمل آپس مین رائج کیا اور اپنے تئین نفس
اور شیطان کا تابعدار بنایا اور ایسا شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
شان کی نسبت بڑا بے ادب ہوا کیونکہ اللہ تعالی نے یہ طریق خاص کیا ہے اپنے دوست
کے حق مین کہ اونکی بیبیون کا بعد اونکے نکاح نہو کہ وے مسلمانون کے بجائے مان کے
ہین اور مان سے نکاح نہین ہوتا سو ان بدباطنون نے گویا اپنی بہنون بیٹیون وغیرہ
کو ویسا ہی جانا اور وہی مرتبہ دیا اور اس نافرمانی کا نام عار و ننگ شرفا رکھا لعنت
پڑے اونکی سمجھ اور اونکی شرافت پر چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ
النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ جب طلاق دو تم عورتون کو
پھر پوری ہو جاوے عدت اونکی پس منع نکرو تم اونکو اس بات سے کہ نکاح کرلین
شوہرون سے جب آپس مین راضی ہون موافق شرع کے حکم کیا جاتا ہے اونکو جو ایمان
لاوے اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ کام بہت پاک کرنے والا ہے تم کو اور بہت صاف
رکھنے والا اور اللہ تعالے جانتا ہے اور تم نہین جانتے مترجم کہتا ہے کہ اس آیت کے
مضمون کا خلاصہ یہی ہے کہ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دے تو اوس عورت کو چاہیے
کہ تین حیض کی مدت گذرنے تک یا تین مہینے تک دوسرا نکاح نکرے پھر جب یہ
مدت گذر جاوے تو کسیکو نہین پہونچتا کہ اسکو نکاح ثانی سے باز رکھے اور اس آیت پر

لحاظ کیا چاہیے کہ پہلے طلاق کا ذکر فرمایا اور اوسمین کچھ برائی اور نا زیبائی اوسکی بیان
نہین کی بعد اوسکے کئی وجہ نکاح ثانی کے واسطے رغبت دلائی اول وجہ یہ کہ سب
لوگونکو منع فرمایا ہے روکنے سے دوسری وجہ یہ فرمایا کہ یہ حکم اوسکے حق مین ہیجو
ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر پس معلوم ہوا کہ جو کوئی اس حکم کو رد کرے
اور اوسکو قبول نرکھے اور اوسپر عمل نکرے اور اوسکو اپنا عار اور ننگ سمجھے وہ شخص
منافق ہے تیسری وجہ یہ فرمایا کہ نکاح ثانی بہت پاک کرتا ہے تم کو سچ ہے کہ یونہین ہے کیونکہ
جسطرح ہر نیک و بد فاسق اور صالح مؤمن اور منافق کو کھانے پینے جاگنے سونے
کی رغبت ہوتی ہے اور اونکا دل اونکی طرف ہمیشہ مائل رہتا ہے خصوصًا جسوقت بھوک
پیاس لگے اور کھانے پینے کی چیز سامنے دھری ہو دیکھا چاہیے کہ کیسی خواہش اوسکو
اوسدم ہوتی ہے گو وہ چیز اوسکو بالفعل میسر ہونے والی ہو یا نہو بہرحال اوسکا دل
اودھر لگا رہتا ہے اسیطرح پر ہر نیک و بد کے درمیان شہوت کو پیدا کیا ہے پس
بشریت کے مقتضا سے ہر مرد کو عورت کی طرف خواہش ہوتی ہے اور ہر عورت کو
مرد کی طرف پھر جو بیوہ جوان ہو بالفرض اوسکی خواہش مرد کی طرف ہو گی اور
اوسمین اوس سے صریح زناکاری عمل آوے گی یا اوسکے لوازمے کہ ادنی اور
نظر بازی کرنے اور شہوت انگیز باتین نکالنی اور سننی ہے اور اگر وہ عورت بہت
صاحب عفت اور عصمت ہے اور اپنے نفس پر قادر تو بھی بمقتضاے بشریت کے شہوت کے
کام اوس سے ظہور مین آوینگے اگرچہ بسبب حیا اور شرم کے زبان سکے نہ لاوے پس ان
برائیون سے بغیر نکاح کے پاک ہونا نہین ہو سکتا اور جب حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا
کہ یہ تمہارے واسطے بہت پاک کرنے والا ہے پھر جو کوئی اوسکو رد کرے اور اپنا ننگ
سمجھے تو وہ شخص کمال خبیث الباطن ہوا کہ سور کی طرح نجاست سے مناسبت اور الفت رکھتا ہے
اور وہ شیطان سیرت اپنے تئین اپنے پیشواؤن سے بھی دور کھینچتا ہے اور اپنی حیا اور شرم

کو اوسنے زیادہ جانتا ہے سو جو کوئی ایسا کرتا ہے اپنی دینداری مین بٹہ لگاتا ہے
اور صاف متکبر بے ایمان ہو جاتا ہے حقیقت تو یون ہے کہ جسقدر برائی اور فساد
نا کتخدا جوان لڑکی سے کہ بے بیاہی بیٹھی رہے ملحوظ ہوتی ہے اور اوسکے والی کو لوگون
کے طعن وتشنیع کا ڈر رہتا ہے اور رات دن اوسکی فکر مین بے کل رہتا ہے اوس سے
زیادہ بیوہ جوان عورت کی طرف سے سمجھا چاہیے کیونکہ پہلے بسبب اسکے کہ وہ مرد کی
کیفیت سے واقف نہین اور حیا کے باعث ہر طرح سے اپنے دل کو تھامے رہتی ہی
باوجودیکہ جانتی ہے کہ ایک دن وہ خواہش اوسکی برآ ویگی برخلاف بیوہ کے کہ ہر قسم کی
لذت سے واقف ہو کر نالون کے پنجے مین پھنستی ہے اپنے دن ہی دل مین گھٹتی ہی اور غم
کھاتی ہے آخر جب حیا پر نفس غالب ہوا اور شیطان کا وسواس جی مین گھسا اور ظاہر مین
کچھ قابو ملا وہین جو ہین کرنا تھا کر گزرتی ہے اور اپنے والیون کے گال مین کالک کا
ٹیکا لگاتی ہے کبھی وہ حرکت اوسکی مشہور ہوتی ہے کبھی چھپے چھپے افعال ناشایستہ
سے شرم اور حیا کے پردے کو پھاڑ کر گنہگار رہتی ہے اور والی اوسکے دیدہ و دانستہ چشم پوشی
کرتے ہین بلکہ اگر کہین حمل رہگیا تو وے دیوث بنکر اوسکے چھپانے کی فکر مین پڑتے
ہین چوتھی وجہ یہ کہ حق تعالے نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے جانتا ہے اور تم
نہین جانتے یعنے اوسکے فوائد جتنے اللہ کو معلوم ہین تمکو نہین پھر جو کوئی اوسمین
قبح ظاہر کرے اور برائی دل مین لاوے تو گویا اوسنے اپنے علم کو اللہ تعالے کے علم
سے زیادہ جانا اور اللہ تعالے کے کلام مین خطا کا اور اپنے افعال مین درستی کا قائل ہوا
اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا اور فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنْ
طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ترجمہ پس اگر طلاق دے وہ مرد
اوس عورت کو پس حلال نہین وہ عورت اوس مرد کو جب کہ وہ نکاح نکرے دوسرے
شوہر سے مترجم کہتا ہے کہ اصل اسکی یہ ہے کہ جب مرد نے اپنی عورت کو تیسری مرتبہ طلاق دیا تو وہ

ادسر حلال نہین جب تک وہ عورت دوسرے سے نکاح نکرے اور وہ مرد بعد اوسکو طلاق
دے اگر ایسا ہو تو وہ عورت پہلے شوہر کے حق مین نکاح سے حلال ہوتی ہے سو اس
آیت سے نکاح ثانی کا حلال ہونا ثابت ہوا اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ
وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ
وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ترجمہ اور نکاح کردو بیوہ عورتون کا اپنے اقربا سے اور نیک بختون کا
اپنے غلام اور لونڈیون سے اگر محتاج ہون غنی کریگا اللہ اونکو اپنے فضل سے اور اللہ
صاحب مقدور دانا ہے مترجم کہتا ہے کہ اس آیت کا حاصل مضمون یہی ہے کہ اللہ تعالی
عورتون کے والیون کو حکم کرتا ہے کہ اونکا نکاح کر دین پس اس آیت سے بھی نکاح
ثانی کی علت معلوم ہوئی بلکہ کئی وجہ سے ترغیب دلانا نکاح ثانی کا اس سے ثابت
ہوا پہلی وجہ یہ کہ وانکحوا کا لفظ جو امر ہے اصل مین موضوع ہے واجب ہونیکے واسطے
یہ چند وہ وجوب کے مقام پر نہو لیکن اس لفظ کے لانے سے پایا گیا کہ اس حکم مین بڑا
اہتمام منظور ہے دوسری وجہ یہ کہ لفظ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ سے
یہ اشارہ ہے تو نکاح کر دینے کے وعدہ کا اگر مفلس ہو اوسمین بھی اس کام کی بڑی خوبی
منظور ہوئی کہ وہ برکت کا موجب ہے یعنے اگر فقر سے ڈرتے ہو تو اللہ غنی کر دیگا تم اس سے
مت ڈرو اور اللہ پر توکل رکھو پس نکاح ثانی ایسی چیز ہوئی کہ باوجود مانع کے بھی اوسپر
سبقت کیا چاہیے اور اوسکے مانع کو دفع کرنے کو اللہ تعالے کا فضل ڈھونڈھنا چاہیے
اور یہ فضل اللہ تعالے کا لفظ من فضلہ سے صریح ظاہر ہے کہ جو کوئی یہ کام کریگا اللہ تعالی
کا فضل اوسکے شامل حال ہوگا اور یہ بڑی عنایت ہے کہ پروردگار کی نکاح ثانی کے
سبب سے حاصل ہوتی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ
لَا تُؤَخِّرْھُنَّ اَلْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالصَّلٰوۃُ اِذَا جَاءَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ
لَھَا کُفُوًا ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے علی تین چیزین دیری مت کر

اور مین جنازہ جب حاضر ہو یعنی اوسکی نماز مین تاخیر نکرو اور نماز جب اوسکا وقت آجاوے
یعنے پہلے وقت مین پڑھنا افضل ہے اور بیوہ عورت جب پاوے توکسیکو اوسکے لائق یعنے
فی الفور اوس عورت کا نکاح کردے اور یہ رسم بد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیون
اور حضرت مرتضی علی علیہ السلام کی بیٹیون کے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بی بی
کے اور بہت سی بیبیون کے عمل کے برخلاف ہوا اور گویا اوس شخص نے اون بیبیون
پر اور اونکے اقرباؤن پر عیب لگایا اور اپنے تئین اونسے افضل جانا ہان ایک یہ
بات علحدہ ہے کہ اوس عورت کو بذاتہٖ اس کام کی خواہش نہو یا لڑکون والی ہو
اور وہ اپنے لڑکون کی خدمتگزاری مین اسقدر مصروف ہو کہ اوسکا اودھر کبھی
خیال نہ آوے تو البتہ ایسی عورت پر اللہ تعالے کا رحم ہوتا ہے اور وہی اوسکی عصمت
کا محافظ رہتا ہے جن بیبیون کا نکاح ثانی ہوا اونکا بیان بی بی رقیہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی پہلا خاوند اونکا عتبہ بن ابی لہب اور دوسرے خاوند اونکے عثمان
دوسری لڑکی ام کلثوم پہلا خاوند اونکا عتبہ بن ابی لہب اور دوسرے خاوند اونکے
عثمان اور ام کلثوم حضرت فاطمہ کی بیٹی کہ انکو چار نکاح کرنیکا اتفاق ہوا اور
پہلے خاوند اونکے حضرت عمر فاروق بعد اونکے جعفر طیار کی تین بیٹیون نے ایک کے
بعد دوسرے نے نکاح کیا پہلے عون دوسرے محمد تیسرے عبد اللہ اور حضرت کی
بیبیون سے سواے حضرت عائشہ کے سب کو متعدد نکاح کرنے کا اتفاق ہوا مثلاً
حضرت خدیجہ کہ جو سب مین بزرگ اور افضل تھین اونکو تین نکاح کرنے کا اتفاق ہوا
اسی طرح حضرت حفصہ و حضرت زینب و حضرت میمونہ و حضرت ام سلمہ و حضرت سودہ و
حضرت جویریہ و حضرت ام حبیبہ و حضرت صفیہ رضی اللہ عنہن کے تئین غرض سبکو سواے حضرت عائشہ کے
دو نہین کسیکو دو نکاح کسیکو تین نکاح کا اتفاق ہوا اور حضرت کے اہلبیت مین سے حضرت اما
بی بی زینب حضرت کی بیٹی ہین اونکو دو نکاح کا اتفاق ہوا پہلے خاوند اونکے حضرت مرتضی علی

کرم اللہ وجہہ اور دوسرے خاوند اونکے مغیرہ بن نوفل کہ حضرت مرتضی علی علیہ السلام
نے مرتے وقت اس بات کی وصیت کی تھی کہ بعد میرے اگر اوس بی بی کو میری خواہش
نکاح ہو تو مغیرہ سے نکاح کروادین اور اشرافون سے عرب کے جن بیبیون کا نکاح ہوا
اونکا نام ام رومان حضرت عائشہؓ کی مان پہلا خاوند اونکا عبد اللہ بن سنجرہ اور
دوسرے شوہر اونکے حضرت ابو بکر صدیق اور اسما بنت عمیس بی بی حضرت صدیق کی
مان محمد بن ابی بکر کی بہن حضرت میمونہ زوجہ حضرت علیہ السلام کی اول شوہر اونکے جعفر
بن ابی طالب اور دوسرے خاوند اونکے حضرت صدیق اور تیسرے شوہر حضرت علی
کرم اللہ وجہہ اور انھین بی بی اسما نے حضرت فاطمہ کو غسل جنازہ کا دیا تھا یہان غسل کا
ذکر اسلیے کیا گیا کہ بعضے مرد اور بعضی عورتین جو اللہ اور رسول کی مرضی کے کام سے واقف نہین یا
اپنی بد باطنی سے اوسکو برا جانتے ہین جس عورت نے دوسرا نکاح کیا اوسکے پاک اور طاہر
ہونے بھی شک لاتے ہین چنانچہ بی بی کا دانہ یعنے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نیاز جو
کھانا پکادین اوسکو نہین کھلاتین بلکہ اوسکو حقارت کی راہ سے دوخصمی عورت کہتے ہین
سو سب پر یہ بات کھل جاوے کہ ایسا سمجھنا اون لوگون کا بہت برا اس سے اونکی ایمان مین خلل
آتا ہے ہرگز ایسی بات زبان سے نہ نکالا چاہیے بلکہ اوس بی بی کو کسی طرح پر ہرگز حقیر اور
ذلیل نجانیے اور بعد دفن کرنے کے کسی مسلمان کو نچاہیے کہ کسی مسلمان کی قبر کو بناوے
اور اوسپر گنبد اوٹھاوے اور چھت لگاوے اور وہان قبر کا مجاور ہوکر بیٹھے اور اوسکی تعظیم
اور توقیر کے لیے مسجد مین گاڑے یا قبر کو مسجد بناوے رات کو چراغان کرے اور
کسی مطلب کے لیے نذر منت مانے اور شیرینی مالیدہ چڑھاوے کہ یہ سب حرام ہے اور ناجائز
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ
يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ منع فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پختہ کیجاوے قبر اور بنایا جاوے کچھ اوسپر عمارت سے وہ

یا خیمہ اور کوئی بیٹھے اوسپر روایت کی مسلم نے اور روایت کی نسائی نے اسطرح کہ منع فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ بنایا جاوے کچھ قبر پر یا پڑھایا جاوے اوسپر یعنی مٹی پر اور کچھ زیادہ کرین جیسا
خیمہ شامیانہ چادر یا پکی بنائی جاوے وہ امور مواہب الرحمن مین اور فتاوی عالمگیری مین اور عینی شرح
شرح کنز اور مستخلص اور بحر الرائق مین بھی ایسا ہی لکھا ہے پھر جو کوئی خلاف ان حدیثون اور
ان روایتون کے ان کامون کے جائز ہونے مین کچھ تقریر کرے اور لکھے تو وہ ہرگز معتبر نہین

محرم کے مہینے مین جو کرنا چاہیے اوسکا بیان

جب چاند محرم کا دیکھا جاوے تو اوس مہینے کو متبرک جان کر بعد حمد اور درود
پیغمبر خدا کے اپنے عقبے اور دنیا کی بہتری کے واسطے دعا مانگے اور عاشورہ کے
دن کو یعنے دسوین تاریخ محرم کی رات کو اور دنکو نیک باتین عمل لاوے جیسا روزہ رکھنا
نمازین پڑھنی غسل کرنا مسلمانون مین ملاپ کرنا اور رکرا دینا بیمار کو پوچھنا یتیم پر مہر کرنا اور
دیندار عالمون سے ملاقات کرنی اللہ تعالی سے دین و دنیا کی خیریت چاہنی اہل وعیال پر
کھانے پینے کی اور دنون سے زیادتی کرنی اللہ کی راہ مین صدقہ دینا
آنکھون مین سرمہ لگانا قرآن تلاوت کرنا اور یہ دسوان دن محرم کا ہمیشہ سے مبارک ہے
اکثر انبیا اور اولیا کی شدت اور کلفت رنج وغم اس دن دفع ہوا ہے اور اللہ تعالی کے
یہان اونکو بڑا درجہ ملا ہے چنانچہ امام حسین علیہ السلام نے بھی اوس طریق قدیم پر
مظلومیت اور شہادت کا درجہ حاصل کیا اور پیغمبر آخر زمان یعنے اپنے نانا کے خاندان مین
کہ اور سب مرتبہ اور بزرگی وہان موجود تھی مگر شہادت نہ تھی سوا ر سکے سبب اوسکا درجہ
بھی ہاتھ لگا تمام درجے خلت اور محبت اور عبدیت کے بڑھ گئے اور اس معاملے مین
مرتبے صبر اور شہادت اور استقامت کے پورے ہوئے اور دنیادار فاسقون اور ظالمون
کا حال کھل گیا دیندار صالح شرع کا پیرو کرنے والون کا استقلال ظاہر ہوا اور
دونون قسم کے آدمیون کا امتحان عمل مین آیا مشائخون کے ملفوظون سے ثابت ہوا ہے

کہ اوس شب کو اور روز کو اگر کوئی دو رکعت یا چار رکعت نماز بعد سورۂ فاتحہ کے پندرہ یا
پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص ملا کر بقصد حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے ادا کرے تو بڑا ثواب
پاوے اور کھانا کھلانا اور شربت پلانا غربا اور مساکین کو اور قرآن پڑھنا لہ امامین علیہما السلام
کی جانب سے ان دنون مین البتہ زیادہ اجر رکھتا ہے کیونکہ امام اور زمان مبارک مین
نیکی کا ثواب اور دنون سے زیادہ ہوتا ہے باقی اور جتنی رسمین بدعتی فرقے کیا سنی کیا
شیعہ عمل مین لاتے ہین وے دوستی کے پردے مین امام علیہ السلام کے ساتھ دشمنی کرتے
ہین کیونکہ انھون نے جان تک دیا پر بدعتی کی تابعداری نکی اور یہ بیجا بدعت کے
کام کرکے اونسے دوستی پیدا کیا چاہتے ہین اور رضا اور صبر کے مرتبے مین اونکے بٹا لگاتے
ہین اور ظالمون کے ظلم اور بے ادبی کی حقیقت اور اونکی بیکسی اور ناچاری کی
کیفیت ہر سال نئی وضع سے تمام شہرون کی گلیون اور کوچون اور بازارون مین سوانگ
بنا بنا کر ناچتے کودتے بیان کرتے پھرتے ہین وہ منتقم حقیقی ایسے اعمال کی سزا اونکو دے
جو ہمارے ہادیون اور پیرو مرشدون سے ایسا سلوک کرتے ہین اور پھر دعوی اہلبیت
کی محبت کا کیے جاتے ہین اور شب برات مین بھی نیک کام جیسے غسل کرنا اور نماز پڑھنی اور
کھانے کی زیادتی کرنی بلا تعین و تخصیص اہل و عیال پر اور سرمہ لگانا بہتر ہے کیونکہ یہ شب
بھی ایام متبرک سے ہے آدمیونکے تمام برس کے رزق اور اعمال وغیرہ کی تقسیم اور تقدیر
اس شب کو ہوا کرتی ہے اور لوح محفوظ سے ان کامون کی فردین لکھی ہوئی فرشتون کے
حوالے ہوتی ہین کہ اسکے موافق تمام سال مین وے کام ہوا کرین سوائے اونکے اور کام جو
جو بدعتیون نے نکالا ہے جیسا چراغان کرنا اور حلوا روٹی ہی پکانا اور آتشبازی
چھوڑنی اور بلا ضرورت بدون نئے باسنون کے کھانا پکانا اور جدا جدا ہر ایک کے نام سے
فاتحہ دینا بعضے مشابہ کفار ہین اور بعضے اسراف سے خالی نہین مسلمان کو چاہیے کہ
ایسی باتون سے پرہیز رکھے دور رہے مشائخونکی کتاب مین لکھا ہے کہ جو کوئی شعبان کی

پندرھوین شب کو دوگانے سو رکعت نماز پڑھے اس طرح کہ بعد سورہ فاتحہ کے دس دس مرتبہ سورۃ اخلاص ہر ایک رکعت مین ملاوے یا دس رکعت پڑھے اور بعد سورہ فاتحہ کے سو سو مرتبہ ہر ایک رکعت مین سورہ اخلاص ملاوے تو بڑا ثواب پاوے اب اے بھائیو اگر مسلمان اور محمدی ہو اور اس امت مین داخل ہو کر گناہون سے نجات اور اللہ تعالی کی رضامندی کی دولت حاصل کیا چاہتے ہو تو طریق اپنا محمدی کرو اور باپ دادے کی راہ چھوڑو بلکہ جو کوئی کیسا ہی کیسا ہی لائق اور فائق ہو اور سنت نبی کا پیرو نہو تو اوسکو شیطان سے بدتر جانو الٰہی ہمکو اور سب مؤمن اور مومنہ محمدی طریق پر چلنے اور نبی صاحب کی سنت کے اختیار کرنے کی توفیق دے آمین یارب العالمین بحرمت محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تیسرا باب علم کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ترجمہ کہدے اے پیغمبر لوگون سے کیا عالم یعنے جاننے والے اور جاہل یعنے نجاننے والے برابر ہین یعنی جو لوگ اللہ تعالی کی ذات اور صفات کے علم سے اور اوسکے احکام سے واقف ہین وے اور جو ان باتون سے آگاہ نہین برابر ہین اونکا درجہ انکے درجے سے بہت بڑا ہے جیسا دوسرے مقام مین فرمایا ہے کہ مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ترجمہ اندھا اور آنکھ والا برابر نہین یعنے جسکو سوجھ ہے وہ تمام حکمون پر اللہ کے چلتا اور اوسکی رضامندی ہمیشہ ڈھونڈھتا ہے اور جو سوجھ نہین رکھتا ہے وہ دین کی باتون سے اندھا ہے اور دنیا کے کامون مین خوب چوکس رہتا ہے جسمین عیش و آرام حاصل ہو وہی کرتا ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ترجمہ نہین ڈرتے ہین اللہ سے اوسکے بندون مین سے مگر جو عالم ہین یعنے جو حقیقت مین عالم ہین وے اللہ تعالے کی حکمت اور عظمت کی شان اور اوسکی رضامندی کے احکام اور فرمان سے ڈرتے ہین اور نفس اور شیطان کی پیروی سے

اپنے تئین الگ رکہتے ہین دنیا کی دوستی اور اوسکی ناپائدار خوبیون پر نہین بہولتے اور اللہ کے
دشمنون کے تابعداری اور خوشامد مین لگے نہین رہتے اونکی رضامندی اور محبت کا دم شب روز
نہین مارتے اونکے بہلے سے اپنا بہلا نہین جانتے اور اونکی برائی سے اپنی برائی نہین سمجہتے
برخلاف اون علماؤن کے جو اپنا شیوہ ہدایت کا چہوڑکر شیطان کے خلیفے بنتے ہین
بلکہ مسلمان دین دارون کی جسمین حقارت ہو اوسکی پیروی مین لگے رہتے ہین
ایسے ہی عالمون کے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا کہ وے گدہے ہین جن پر لدی ہین
کتابین سوائے بوجہ اوٹھانے کے اون سے کچھ کام نہین ہوتا بجز فساد اور
گمراہی کے اور اچہون کو بدراہ کرنے کے کوئی شیوہ اون کو نہین سوجہتا اون
کتابون کے پڑہنے سے اونہین ہرگز فائدہ نہین پہونچتا بلکہ اپنے تئین ملین اور کیے
ہوئے ہین دین کی دولت دنیا کی زینت حاصل کرنے مین کہوتے ہین اور علم
ایسی چیز ہے کہ اگر تہوڑا بہی اوس سے دین ملجاوے تو ہزارون طرحکا فائدہ اپنے تئین
اور دوسرون کو پہونچے اسی واسطے ہر مسلمان پر سیکہنا اوسکا واجب ہی چنانچہ فرمایا حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ
مگر علماؤن نے اس بات مین اختلاف کیا ہے کہ وہ کونسا علم ہے متکلمون نے کہا ہے کہ
وہ علم کلام ہے کہ اللہ تعالے کی معرفت اوس سے حاصل ہوتی ہے اور فقہا نے کہا ہے کہ
وہ علم فقہ ہے کہ حلال اور حرام چیز اوس سے پہچانی جاتی ہے اور اہل حدیث کہتے ہین کہ وہ
علم کتاب اور سنت ہے کہ شرع اصل علم وہی ہے اور صوفی کہتے ہین کہ وہ دلکے احوال
کا علم ہے کہ بندے کی راہ حق تعالے کی طرف دکہاوے ہی بہرحال جو کوئی مسلمان ہوا یا بالغ ہوا
یہ سب علم اوس پر واجب نہین ہوتے لیکن اوسوقت واجب ہوتے ہین کہ جب کلمہ
لا الہ الا اللہ ۔ محمد الرسول اللہ کے معنی سمجہے اور اہل سنت وجماعت کے اعتقاد جو باتین ہین جو
ایمان کے باب مین لکہہ چکے ہین حاصل کرے اور سب صفتون پر حقتعالی اور پیغمبر علیہ السلام [illegible] اور آخر

نکے حالات پر ایمان لاوے اور جانے کہ سبحانہ تعالیٰ کے کچھہ مطالب ہین کہ زبان سے رسول
علیہ السلام کے لوگون کو پہونچتے ہین جب یہ معلوم کیا تو دو طرح کا علم اوسپر واجب ہوا
ایک وہ جو دل سے علاقہ رکہتا ہے اور ایک جو اعضا سے ایک کرنے کا اور ایک نکرنیکا سو کرنیکا
علم ایسا ہے کہ دن چڑہے مسلمان ہوا اور ظہر کی نماز ادا کرنی ٹھہری تو طہارت اور نماز کا
علم جسقدر فرض ہے اوسپر واجب ہوا اور جسقدر سنت ہے سنت ہوا پھر جب ماہ رمضان
آگے آیا روزے کا علم واجب ہوا اور جب بیس دینار سونا برس بہر رہا یا دوسو درم روپا اس مدت تک
رہا یا گائے بہینس بکری اونٹ اونکے قاعدے کے موافق رہے تو علم زکواۃ کا واجب ہوا
اور جب حج کے شرائط موجود ہوئے حج کا علم واجب ہوا اسی طرح جو کام شرعی آگے آیا اوسکا
علم واجب ہوا اور نکرنے کا علم ہر کسیکے احوال کے موافق ہوتا ہے ایک شخص ہے کہ وہ ریشمین
کپڑے پہنتا ہے یا شراب پینے والون سے صحبت رکہتا ہے کسب حرام سے مال جمع کرنے پر
ہے تو عالمون پر واجب ہے کہ اوسکو اون باتون کا علم سکہاوین کہ حرام چیزون سے
باز رہے پھر جو دل سے علاقہ رکہتا ہے وہ دو قسم پر ہے ایک اوسکے حالات سے علاقہ رکھتا ہے
اور دوسرا اعتقاد سے جو حالات سے علاقہ رکھتا ہے اوسکی مثال یہ ہے جانے کہ کبر
اور حسد اور غضب اور جو اخلاق رذیلہ ہین یہ حرام ہین اوسکا علم واجب ہے اور جو اعتقاد
سے علاقہ رکہتا ہے ایسا ہے کہ جب اوسکو کسی بات مین اعتقاد کے شک واقع ہو تو اوسپر
واجب ہے کہ اوسکی حقیقت دریافت کرکے اوس شک کو دل سے نکالے پس جب
معلوم ہوا کہ ہر کسی کو اس بات کا علم جو اوسکے سامنے آوے واجب ہے تو عوام کو ہمیشہ
اس سے خطر ہے کیونکہ ایک کام اونکے آگے آیا اور وے نہین جانتے کہ اس مین کیا
حکمت ہے لیکن اس نجاننے سے وے معاف نہین رہینگے اور اون کا ایسا بیجا عذر
پیش نجائیگا اوپر کی تقریر سے سمجھا گیا کہ آدمی کے حق مین کوئی چیز علم سے بہتر نہین
مگر جو لوگ علم حاصل کیا کرتے ہین اس واسطے کہ دنیا کے کامون کو رونق دین

اور اوس سے جاہ و دولت پیدا کرین اونکے حق مین بہتر یہی ہے کہ اس نیت سے علم نہ سیکھین
بلکہ کسی کسب پر دل لگاوین کیونکہ جو لوگ ایسی نیت سے علم سیکھتے ہین وے شیاطین الانس
ہوتے ہین ہزارون اونسے شاگردی کرکے جہنم کے لایق بنتے ہین اللہ تعالی ایسون سے سب
لوگونکو محفوظ رکھے چنانچہ اسی پر ایک نقل یاد آئی کہ کسی بزرگ نے شیطان کو خواب مین دیکھا
بیکار بیٹھا پوچھا کہ تم تو گمراہی کے دھندے مین راتدن لگے ہو تمہاری بیکاری کا کیا سبب
اوس نے جواب دیا کہ جب سے اس آخری زمانہ کے علما پیدا ہوئے ہر ایک میرے
رشید شاگردون سے بدچالی اور گمراہی کے فن مین پکے ہو گئے جو مجھے کرنا تھا یہ سعادتمند
فرزند شب و روز اوسیکی تدبیرات مین لگے رہتے ہین میری خواہش کے کام بخوبی ادا
کرتے مین اب خوشیان کرتا ہون بے فکر ہو کر اونکی خیریت سنا تا ہون پھر پوچھا اوسنے کہ ہم
دیکھتے ہین کہ جیسے انھین سے نماز پڑھتے ہین روزے رکھتے ہین مونچھین منڈاتے ہین ڈاڑھی
بڑہاتے ہین عصا ہاتھ مین لیکر چلتے ہین یہ تو صورت اہل شرع کی ہے کیونکر اون سے ایسے کام
ہوتے ہین جنسے تیری رضامندی حاصل ہوتی ہے اوسنے جواب دیا کہ یہ بھی عین شاگردی
اور پیروی میری ہے کہ ظاہر مین حاجی اور ملا اور عالم مشایخ کی صورت بنائے رہنا اور باطن مین
پرلے درجہ کا حسد اور بغض اور کینہ اور مکر و فریب و بدخواہی اور طمع اور بدمعاملگی کے
رنگ سے دلکو سیاہ رکھنا کہ سیدھے مسلمان جو دنیا کے کامون مین بڑے بیوقوف ہوتے ہین
اون کو اپنے جال مین پھنسا لیوین اور اونکے جان اور مال کو ایک دم مین تاراج کرین
کسی کا مال و جان لین کسی کا جوہر ایمان لین وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ
مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ + م
ابوہریرہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آدمی مرتا ہے کٹ جاتا ہے اوسکا
عمل یعنی اوسکو ثواب ملنا ہر ایک عمل سے جاتا رہتا ہے جیسا نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ

مگر تین عمل سے باقی رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ یعنی وہ نیکی جو جاری اور قایم و دائم ہے -
جس طرح کسی مال کا وقف کرنا اللہ کی راہ مین اور خلق اللہ کی نفع کے واسطے بنا دیا جیسا
کنوان حوض مہمان خانہ پل مسجد خانقاہ وغیرہ یا ایسا علم جس سے لوگون کو فایدہ پہو نچے تعلیم
اور تصنیف اور کتابت وغیرہ کی روسے یا لڑکا نیکبخت نیک چال کہ دعا مانگتا ہے اوس کے
واسطے ۔م وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ
عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ
يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ
طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي
بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ
عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ
اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ ت
کہا ابو ہریرہ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس نے دور کیا دنیا کی فکر اور غم کو
کسی مسلمان سے چہ جائے عقبیٰ کی جیسا کفر اور معصیت دور کیا اللہ تعالے نے اوس سے عاقبت
کی فکرون کو اور جسنے آسان کیا کام اوسکا جو مشکل مین پڑا تھا جیسے قرض دار کو مہلت
دی یا قرض اوسکا ادا کر دیا آسان کرے گا اللہ تعالے اوسپر دنیا اور آخرت مین
اور جسنے چھپا یا عیب کسی مسلمان کا یا ستر پوشی کی ننگے مسلمان کی چھپا دے گا اوسکے
عیب اللہ تعالے یا پہنا دے گا خاصے کپڑے اوسکو دنیا اور آخرت مین اور اللہ صاحب
مددگاری مین متوجہ رہتا ہے اوس بندے کی جب وہ مددگاری مین ہے اپنے بھائی
کے نفع پہونچانے مین یا ضرر کے دفع کرنے مین اور جو کوئی اختیار کرتا ہے
ایک راہ اور طلب کرتا ہے اوسمین علم دین یعنی خود علم سیکھتا ہے یا سکھا نیکے اسباب

موجود کر دیتا ہے یا اورون کو علم سکھنے مین اونکی حاجت روائی کرتا ہے کھول دیتا ہے واسطے اوسکے اللہ تعالے ایک راہ جنت کی طرف یعنی اوس سے ایسے کام کرواتا ہے جس سے بہشت مین جاوے اور جمع نہین ہوتے ہین لوگ اللہ کے گھرون سے کسی گھر مین اسلئے کہ پڑھین قران اور پھیر مچار کرین آپس مین یعنی مسجدون مین جمع ہوکر قران کے سیکھنے سکھانے کا چرچا کرین اور اوسکے امرو نہی سے واقف ہون اور واقف کرین مگر نازل ہوتی ہے اون پر بے پروائی اور اطمینان قلب کہ اوس سے دنیا کی خواہشین اون کے دل سے دور ہوتی ہین اور کسی کا ڈر سوائے اللہ کے نہین رہتا اور اوسکے حضور کا لطف جی مین ہے حاصل ہوتا اور گھیر لیتی ہے۔ اون کو رحمت اور طواف کرتے ہین اوس کے گرد فرشتے اور ذکر کرتا ہے اللہ تعالے اونکا اپنے مقربون کے یعنی اونکی عبادت کی خوبیون کا بیان فرماتا ہے جس سے آدمیون کو فخر حاصل ہوتا ہے اور فرشتون کا طعن اونکی نافرمانی پر جو آگے کیا تھا مٹ جاتا ہے اور جسکو عمل نے بیٹھا کیا اوس سے وہ بڑھ نہین جاتا اپنے نصیب سے یعنی اگرچہ کوئی عالی نسب ہو اور اوسنے اللہ تعالے کی رضامندی کے کام نہین کئے تو صرف نسب کے سبب سے ہرگز اوسکو درجے حاصل نہین ہوتے کثیر ابن قیس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَاۤءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰی سَاۤئِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاۤءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاۤءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَاۤءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ اور تحقیق عالم اوس کے واسطے مغفرت چاہتے ہین آسمانون اور زمین کے رہنے والے اور مچھلیان جو پانی مین ہین اور تحقیق بڑائی عالم کی عابد پر جیسا بڑائی چودھوین رات کی چاند

مگر تین عمل سے باقی رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ یعنی وہ نیکی جو جاری اور قایم و دائم ہے۔
جس طرح کسی مال کا وقف کرنا اللہ کی راہ مین اور خلق اللہ کی نفع کے واسطے بنا دینا جیسا
کنوان حوض مہمان خانہ پل مسجد خانقاہ وغیرہ یا ایسا علم جس سے لوگون کو فایدہ پہونچے تعلیم
اور تصنیف اور کتابت وغیرہ کی روسے یا لڑکا نیکبخت نیک چال کہ دعا مانگتا ہے اوس کے
واسطے ؀ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ
عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ
يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ
طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي
بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ
عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ
اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ؀
کہا ابو ہریرہ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے دور کیا دنیا کی فکر اور غم کو
کسی مسلمان سے جیسے عقبیٰ کی جیسا کفر اور معصیت دور کیا اللہ تعالےٰ نے اوس سے عاقبت
کی فکر ون کو اور جسنے آسان کیا کام اوسکا جو مشکل مین پڑا تھا جیسے قرض دار کو مہلت
دی یا قرض اوسکا ادا کر دیا آسان کرے گا اللہ تعالےٰ اوسپر دنیا اور آخرت مین
اور جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا یا ستر پوشی کی ننگے مسلمان کی چھپاوے گا اوسکے
عیب اللہ تعالےٰ یا پہنا وے گا خاصے کپڑے اوسکو دنیا اور آخرت مین اور اللہ صاحب
مددگاری مین متوجہ رہتا ہے اوس بندے کی جب وہ مددگاری مین ہے اپنے بھائی
کے نفع پہونچانے مین یا ضرر کے دفع کرنے مین اور جو کوئی اختیار کرتا ہے
ایک راہ اور طلب کرتا ہے اوسمین علم دین یعنی خود علم سیکھتا ہے یا سکھانیکے اسباب

موجود کر دیتا ہے یا اوردن کو علم سیکھنے مین اونکی حاجت روائی کرتا ہے کھول دیتا ہے
واسطے اوسکے اللہ تعالے ایک راہ جنت کی طرف یعنی اوس سے ایسے کام کرواتا ہے جس
سے بہشت مین جاوے اور جمع نہین ہوتے ہین لوگ اللہ کے گھرون سے کسی گھر مین اسلئے
کہ پڑھین قران اور پھیر پھار کرین آپس مین یعنی مسجدون مین جمع ہوکر قران کے
سیکھنے سکھانے کا چرچا کرین اور اوسکے امر و نہی سے واقف ہون اور دواقف کرین
مگر نازل ہوتی ہے اون پر بے پروائی اور اطمینان قلب کہ اوس سے دنیا کی خواہشین
اون کے دل سے دور ہوتی ہین اور کسی کا ڈر سوائے اللہ کے نہین رہتا اور اوسکے
حضور کا لطف جی مین ہے حاصل ہوتا اور گہیر لیتی ہے۔ اون کو رحمت اور طواف
کرتے ہین اوس کے گرد فرشتے اور ذکر کرتا ہے اللہ تعالے اونکا اپنے مقربون کے
یعنی اونکی عبادت کی خوبیون کا بیان فرماتا ہے جس سے آدمیون کو فخر حاصل
ہوتا ہے اور فرشتون کا طعن اونکی نافرمانی پر جو آگے کیا تھا مٹ جاتا ہے اور جسکو
عمل نے بیٹھا کیا اوس سے وہ بڑہ نہین جاتا اپنے نصیب سے یعنی اگرچہ کوئی عالی نسب ہو
اور اوسنے اللہ تعالے کی رضامندی کے کام نہین کئے تو صرف نسب کے سبب سی
مہرگز اوسکو درجے حاصل نہین ہوتے کثیر ابن قیس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے۔ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ
الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ
الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ۔ ترجمہ اور تحقیق عالم اوس کے
واسطے مغفرت چاہتے ہین آسمانون اور زمین کے رہنے والے اور مچھلیان جو پانی مین
ہین اور تحقیق بڑائی عالم کی عابد پر جیسا بڑائی چودھوین رات کی چاند

کو تاروں پر اور تحقیق عالم وارث ہیں انبیا کے اور بیشک پیغمبروں نے نہیں چھوڑا
بعد اپنے درہم اور دینار کو اور چھوڑا ہے اپنے پیچھے علم کو پس جسنے اوسکو سیکھا پایا
اوسنے بڑا حصہ یعنی خوب علم سیکھے تھوڑے پر قناعت نکرے روایت کی احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا
دِیْنَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔ کہا ابوہریرہ نے اسمین کہ جانتا ہوں مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
واٰلہ سلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ عزوجل بھیجتا ہے اس امت کیواسطے ہر سو برس کے
سرے پر ایک شخص کو تازہ کرتا ہے وہ اس امت کے لئے اونکے دین کو یعنے ایسا شخص
پیدا ہوتا ہے کہ دین کو تقویت دیتا ہے اونکے سرسے اچھی باتون کو زینت بخشتا ہے اور بد
باتون کو دفع کرتا ہے۔ عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ بِهِ الْاِسْلَامَ
فَبَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ حسن کہتے
ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے جسکی آئی موت اس حال مین کہ وہ
طلب کرتا ہے علم کو اسلئے کہ زندہ کرے اوس سے اسلام کو یعنی دین کے علم کو حاصل
کرتا ہے مسلمانی کی قوت کو نہ اسلئے کہ اوس سے جاہ و مال دنیا کا اور لذت شہوات
نفسانی پیدا کرے مرتے دم تک پس درمیان اوس کے اور نبیون کے ایک درجہ ہوگا
بہشت مین یعنی بہت تھوڑا فرق ہوگا۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِیْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ کَانَ فَقِیْهًا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ
دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَّکُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِیْدًا کہا ابو درداؔ نے
سوال کو رسول صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے کہ کیا حد ہے اس علم کی جسکے حاصل ہونیسے

آدمی فقیہہ ہوتا ہے فرمایا آپ نے کہ جسنے یاد کین میرے امت کے فائدے کیلیے چالیس حدیثین اوٹھاوے گا اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن فقیہہ اور ہون گا مین اوسکا شفاعت کرنیوالا گناہون پر اور گواہی دینے والا اوسکی عبادت پر انسؓ کہتے ہین کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آیا جانتے ہو کہ تم مین کون زیادہ بہتر ہے اور پسندیدہ بخشش اور سخاوت کی روسے کہا لوگون نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اللہ تعالی بخشش اور کرم مین سب سے کامل تر ہے بعد اوسکے آدمیون مین سے زیادہ مین ہون اور ان مین سے زیادہ بعد میرے وہ شخص ہے جسنے حاصل کیا علم پھر پھیلایا اوسکو تعلیم سے یا تصنیف سے بلکہ کتابت سے بھی آویگا وہ قیامت کے دن تنہا مانند امیر کے یا فرمایا کہ آویگا مانند ایک امت کے یعنی جیسے کوئی بڑا سردار عزت اور شوکت سے آتا ہے اوس دن عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَنَسٍ + م کہا ابوہریرہؓ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی کو پوچھا جاوے اوس علم سے کہ وہ جانتا ہے پھر چھپاوے وہ اوسکو لگام دیا جاویگا وہ دوزخ کی آگ سے یعنی ایک عالم ہے کہ اوسکو دین کے مسئلے یاد ہین اور ناواقف نے سوال کیا اور وہان دوسرا عالم نہین ہے اور کوئی وجہ معقول بتانے کی نہین رکھتا پھر جو وہ سائل کو نہ بتاوے تو البتہ وہ سزاوار عذاب کا ہوگا + عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ + م کہا کعب بن مالک نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے علم حاصل کیا اسلیے کہ جھگڑے علما سے یعنی بحث کرکے اپنی بڑائی چاہے

یا اس واسطے کہ نادانون مین قضیہ لگا وے اور اون کو شک مین ڈالے یا اسلئے کہ پھیرے
اوس سے آدمیون کے منہ کو اپنی طرف یعنی لوگون سے اوسکے سبب مال اور دولت
لیکر اپنے نفس کی خوشی مین خرچ کرے غرض ایسے مطلبون کے حاصل کرنے
کو جو کوئی علم حاصل کرے گا ڈالے گا اللہ تعالی اوس کو جہنم مین عن ابن عباس
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اناسا من
امتی سیتفقھون فی الدین ویقرؤن القرآن یقولون ناتی الامراء فنصیب
من دنیاھم ونعتزلھا بدیننا ولا یکون ذلک کما لا یجتنی من القتاد الا
الشوک وکذلک ولا یجتنی من قربھم الا قال محمد بن الصباح
کانہ یعنی الخطایا رواہ ابن ماجۃ مسلم + کہا ابن عباسؓ
نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے لوگ میری امت مین سے فقیہہ
ہون گے دین مین اور پڑھین گے قرآن کہین گے جاتے ہین ہم امیرون کے پاس
پہونچین گے اور لین گے ہم کچھہ اون کی دنیا سے اور الگ رکھین گے ہم اون سے اپنے
دین کو اور نہین ہوتا ایسا یعنی دونون جمع ہون لایق ہونا دین مین اور امیرون سے
رکھنی جیسا نہین پیدا ہوتا کنٹیلے درخت سے مگر کانٹا اس طرح نہین حاصل ہوتا امیرون
کی نزدیکی سے مگر نقصان وو بال وزیان کہ جسکی تقریر سے زبان عاجز ہے کہا محمد
بن صباح نے جو شیخ ہے بخاری اور مسلم اور ابوداود اور احمد کا کہ اس حدیث
سے مراد ہے گناہ یعنی قرب امرا سے حاصل نہین ہوتا مگر گناہ اور زیان اور وہ اسقدر
ہے کہ زبان اوس سے کوتاہ ہے اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عالم دین دار کو
ہرگز امیر کی صحبت سے سوائے نقصان دین اور گناہ کے کچھ فائدہ نہین یہ تو مسلمان امیر کا
حال ہے وائے حال پر اونکے جو اس زمانہ مین عالم کہلا کر کفارون سے صحبت اور میل
کی آرزو رکھتے ہین ہزار جانسے اونکی خوبی اور تعریف مین رطب اللسان رہتے ہین اور اونکی موافقت

اور رسول کو اپنا فخر جانتے ہین اور اون کی تابعداری کو اپنا مطلب خاص سمجھتے ہین ٭ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین ٭
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ نیک مرد ہے جو کہ فقیہ ہے دین مین یعنی دین کے احکام کا عالم ہے اگر احتیاج لاوین لوگ اوسکی طرف نفع پھونچا دے وہ اونکو اور اگر بے غرض ہو وین لوگ اون سے بے غرض کرے وہ اپنے نفس کو اون سے یعنی عالم کو لایق یہی ہے کہ محتاج نکرے اپنے تئین خلق کی طرف اور خواہش نکرے اونکی صحبت کی اور طمع نکرے اون سے فایدہ اوٹھانیکی لیکن اگر لوگ اوسکی طرف احتیاج لاوین اور مضطر ہون اور دوسرا کوئی عالم نہو کہ اوس دین کے احکام دریافت کرین تو اوس عالم کو لازم ہے کہ لوگون سے صحبت رکھے اور اون کو نفع پھونچاوے اور محتاج نہون اور استفادہ نکرین تو اپنے تئین الگ کرے اون سے اور اللہ تعالے کی عبادت مین مشغول ہووے اور دین کی کتابون کے مطالعہ اور تصنیف اور علم کے مشہور کرنے مین مصروف رہے اور بی بی عایشہ نے کہا کہ مین نے سنا حضرت علیہ السلام سے یون فرماتے تھے کہ اللہ تعالے نے وحی بھیجی میری طرف کہ جسنے اختیار کی راہ علم کے حاصل کرنے کی پس آسان کرونگا مین اوسکے واسطے راہ جنت کی اور جسکی انکھون کی روشنی لے لیتا ہون مین بدلا دیتا ہون مین اوس کو بہشت اور زیادتی علم کی تھوڑی بہتر ہے عبادت کی زیادتی سے اور مضبوطی دین کی ورع یعنی پرہیزگاری ہے نزدیک بعضون کے ورع کا مرتبہ تقوی سے بڑا ہے تقوی پرہیز کرنا حرام سے اور ورع بچ رہنا شبہہ کی چیزون سے اور بعضو نکے نزدیک برعکس اسکے اور فرمایا علیہ السلام نے سکھانا اور تذکرہ علم کا ایک ساعت رات کو بہتر ہے تمام شب کی جاگنے سے یعنی عبادت مین کاٹنے سے ٭ عن ابی ہریرۃ قال قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ بَعْدَ
مَوْتِہٖ عِلْمًا عَلَّمَہٗ وَنَشَرَہٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَہٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَہٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاہُ اَوْ
بَیْتًا لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاہُ اَوْ نَہْرًا اَجْرَاہُ اَوْ صَدَقَۃً اَخْرَجَہَا مِنْ مَالِہٖ فِی صِحَّتِہٖ
وَحَیَاتِہٖ تَلْحَقُہٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِ
یمان ۔ مشکوٰۃ۔ کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق
جو چیز کہ بعد مرنے کے اوسکے عمل اور نیکیون کا ثواب پہونچتا ہے مومن کو وہ علم ہے
کہ سیکھا اور سکھلایا اوسکو لوگون مین اور لڑکا نیک اطوار کہ چھوڑ گیا اوسکو اور قرآن مجید
کہ رکھ گیا وارثون مین یا وقف کیا اپنی زندگی مین یا مسجد کہ بنایا اوسے یا مسافرخانہ
یا نہر کہ جاری کیا اوسکو یا خیرات کہ نکالا اوس کو اپنے مال سے اپنی تندرستی اور زندگی
کے وقت سو یہ چیزین ملتی ہین اوس کو بعد مرنے کے یعنی اوس کا ثواب پاتا ہے
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَوْ اَنَّ اَہْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَ
وَضَعُوْہُ عِنْدَ اَہْلِہٖ لَسَادُوْا بِہٖ اَہْلَ زَمَانِہِمْ وَلٰکِنَّہُمْ بَذَلُوْہُ لِاَہْلِ الدُّنْیَا
لِیَنَالُوْا بِہٖ مِنْ دُنْیَاہُمْ فَہَانُوْا عَلَیْہِمْ سَمِعْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْہُمُوْمَ ہَمًّا وَاحِدًا ہَمَّ اٰخِرَتِہٖ کَفَاہُ اللّٰہُ ہَمَّ
دُنْیَاہُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِہِ الْہُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ فِیْ
اَیِّ اَوْدِیَتِہَا ہَلَکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ ۔ مشکوٰۃ ۔ کہا عبداللہ بن
مسعود نے اگر حفاظت کرین اہل علم علم کی اور اوسکی قدر پہچانین تو رکھین اوسکو
اوسکے لایق کے پاس البتہ سردار ہوجاوین اپنے زمانہ کے لوگون مین لیکن وے دیا
دنیادارون کو کہ حاصل کرین اوس سے دنیا کی چیزون کو پس ذلیل ہوے وار اونکے
پاس سنا مین نے کہ تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ
جو کوئی اپنی ہمت مصروف کرے ایکطرف یعنی ہمت باندھے آخرت کی طرف برلاتا ہے

اللہ تعالےٰ اوسکے مطالب دنیا کے اور جو کوئی باندھتا ہے اپنی ہمت دنیا کے کاسو نکیطرف
پروا نہین کرتا اللہ تعالےٰ اوسکی کچھ کہ دنیا کے حالات کے کسی جنگل مین ہلاک ہو جاوے
عَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ
قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ، کہا سفیان نے تحقیق عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کعب سے
کون ہے اہل علم یعنی کسکو مولوی اور عالم کہیئے جواب دیا کعب نے عالم اونکو کہیئے جو
عمل کرتے ہین اپنے علم کے مطابق پوچھا عمر نے کہ کون چیز ہے کہ نکالتی ہے عالمون کے
دل سے علم کی برکت اور نور کو کہا کعب نے کہ طمع یعنی جس عالم نے کہ دنیا کی دولت
اور آرام اور جاہ وحشمت پر نگاہ کی اور اوسکی تلاش مین لگا اوسنے اپنا بھرم کھویا اور
لوگون کی نظر و نمین ذلیل اور خوار ہوا۔ عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَأَلَ
رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَ
سَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ
خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کی احوص ابن حکیم نے اپنے
باپ سے کہ پوچھا ایک شخص نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شر سے یعنی بد آدمی
یا برائی کی چیز سے فرمایا آپ نے مت پوچھو تم مجھے شر سے اور پوچھو تم مجھے خیر سے
فرمایا اس کلمہ کو تین بار تاکیداً پھر فرمایا جانو کہ بد دن کے بدتر عالم مین یا برائیو نمین
بڑی برائی عالم کی ہے اور اچھون کے اچھے عالم ہین یا بھلائیون مین بڑی بھلائی عالم کی
فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم خلق اللہ کے درمیان سردار اور ہادی
اور راہ کے دکھلانے والے ہین اور عوام و دوسرے لوگ اونکے تابعدار اور بتلائی راہ
پر چلنے والے اگر عالم دینداری اور شرع کے حکمون پر قایم رہین گے اور خلقت بھی اونکو
دیکھکر نیک سیرت نیک اطوار ہو گی شرع کی اچھی راہ اختیار کریگی اللہ اور رسول کے

حکمون سے ڈریگی ایمان کے راستہ پر قایم رہیگی رے بھائیو اب تو زمانہ ایسا آیا ہے کہ جو
عالم کہلاتے ہین وے عوام ان پڑھے لوگون سے زیادہ ڈھیٹھ ہو کر بلاخوف وخطر علانیہ
سب کے روبرو حرام وناجایز و بدعت کے کامون کو عمل مین لاتے ہین مکر و فریب و حسد و
بغض اور جو جو برائی کی چالین ہین اختیار کرتے ہین علم کو دنیا حاصل کرنے کی ٹٹی بنا لی ہے
شرعی صورت اور لباس بنا کر آدمیون کو فریب کے جال مین پھنسانے کی تدبیر ٹھیرائی
ہے دن رات اپنی بھلائی کی فکر مین لگے رہتے ہین اور اونکی برائی سے کچھہ اندیشہ
نہین کرتے حرام اور حلال اونکے پاس یکسان ہے دولت دنیا کی حاصل کرنے مین
عقل اونکی سرگردان ہے پس جب ایسے عالم ہون تو جاہلون کا کیا حال ہوگا اور جب
پیر ایسی راہ پر چلے تو کھو پھر مرید کیا کرے گا سو یاد رہے یہ آخر زمانہ ہے اسوقت کے عالمونکی
خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے ہی دی ہے چنانچہ فرمایا ہے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ
زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ
مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَاءُھُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ اَدِیْمِ
السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
کہا علیؓ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریب ہے کہ آوے لوگو پر
ایک وقت کہ باقی نرہے گا دین مسلمانی سے مگر نام اوس کا یعنی علم تو رہیگا پر عمل نہین
اور باقی نرہے گا قران سے مگر نشان اوسکا یعنی الفاظ و عبارات اوسکی پڑھین گے بلا غور معنی
مسجدین اونکی آباد ہین اور وے حقیقت مین اوجاڑ ہین ہدایت کی راہ سے یعنی لوگ اونمین
جمع ہوتے ہین دنیا کی غرض کو نہ اللہ تعالے کے ذکر اور درس او تدریس کو علما اون کی
بدترین خلایق زیر آسمان ہین اونکے نزدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ یعنی ہر طرح کی خرابی دین اور
دنیا کی اونکی ذات سے پیدا ہو گی کیونکہ اونھون نے اپنے طریق کو چھوڑ کر ظالمونکی مدد دیتے

شرارت اختیار کی اونکے برے چلن سے تمام خلق گمراہ ہوئی اور اوسی کی طرف وہ
فتنہ و فساد پلٹے گا یعنی اونکی بدنیتی اور بد باطنی سے وہی فساد اور ظلم اور گمراہی اونپر
پڑیگی یعنے بیخ اور بنیاد اونکی اللہ تعالے ظالمون کے ہاتھ کھدواڈالیگا اور اونکو
دین اور دنیا مین ذلیل اور رسوا بنا دیگا جیسے مثل مشہور ہے جو کوئی اللہ کی خلقت کو
آزار دیکر اوسکا نقصان چاہ کر کسی مخلوق کے دلکو خوش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوس
مخلوق کو ظالم کے ہاتھ سے اوسکی سزا دلواتا ہے اور بے عزت کرواتا ہی چنانچہ بالکل
مضمون اس حدیث شریف کا اس زمانہ مین موجود ہی عیان راچہ بیان آنکھہ ہو تو دیکھو کان
ہو تو سنو اللہ تعالیٰ ایسے عالمون کی محبت سے دور رکھے مومنون کو اور اونکی گمراہی
کے پھندے سے بچا رہے سیدھے سیدھے مسلمانونکو بچاوے + عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ
مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَالِمٌ لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِہٖ رَوَاہُ
الدَّارِمِیُّ + کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے تحقیق بدترین آدمیون سے نزدیک
اللہ تعالیٰ کے درجے کے رو سے قیامت کے دن عالم ہی کہ فائدہ نہین اوٹھایا ہے
اوسکون نے اپنے عمل سے اور عمل نہین کرتے اوسپر بعضون نے ینتفع مجہول کا صیغہ
پڑھا ہی یعنی وہ عالم جسنے علم دین اور شریعت کی راہ لوگونکو نہین بتائی وعظ اور نصیحت سی منہ
موڑا امر معروف اور نہی منکر سی باز رہا دنیا کمانے مین رات دن ڈھونڈنے لگا چنانچہ یہی مضمون
اگلی حدیث سی ثابت ہوتا ہی + عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ
وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا یُنْتَفَعُ بِہٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لَا یُنْفَقُ مِنْہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ
الدَّارِمِیُّ + کہا ابو ہریرہ نے فرمایا رسول علیہ السلام نے مثل اوس علم کے جس سی
فائدہ نہ پہونچے مثل گنج کے ہی کہ خرچ نہین کیا جاتا وہ اللہ کی راہ مین + عَنْ اَبِی
ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ
جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَھَنَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْہُ

جُبِّ الْحُزْنِ قِيلَ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَمِائَةِ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُونَ بِأَعْمَالِهِمْ وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَّاءِ إِلَى اللهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَزُورُونَ الْأُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو تم اللہ کے پاس جب الحزن سی یعنی غم کے

کنوین سے پوچھا لوگون نے کیا ہے جب الحزن فرمایا ایک میدان ہے جہنم مین پناہ مانگتا ہے

اوس سے جہنم ہر روز چارسو مرتبہ پھر پوچھا اصحاب نے یا رسول اللہ کون داخل ہوگا

اوسمین فرمایا قرآن پڑہنے والے ایسے جو لوگون کے دکھانے کو عمل کرتے ہین اور تحقیق بڑے

دشمنون سے اللہ کے وے قاری ہین جو ملاقاتین کرتے ہین اور صحبتین رکھتے ہین امرا اون سے

طمع اور طلب دنیا کے سبب کہا ہے محاربی نے جو حدیث کے راویون سے ہی کہ مراد امرا سے

امرائے جابر اور ظالم ہین ف سوائے دین اسلام کے جو دین اور فرقے رکھتے ہین سب

ظالم اور جابر ہین کیونکہ کفر اصل ظلم ہے اور قاری سے عالم اور عابد مراد ہے زیاد

بن حدیر سے روایت ہے کہا اونھون نے کہ فرمایا مجکو عمرؓ نے آیا جانتا ہی تو کیا چیز ہے

گرا دیتی ہے اسلام کی بنیاد کو کہا مین نے نہین فرمایا گراتی ہے اوسکو ڈگنا عالم کا اور

اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب کے اور حکم کرنا گمراہ سردار ونکا یعنی جب عالم نے اپنی راہ

چھوڑی اور بدراہی اختیار کی اور فسق وفجور اور بدعت کے امور کرنے لگا تو اسلام کی

جڑ کھد گئی اسی طرح سب جھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتوں مین جھگڑنے لگے یعنے اپنی

خاطر خواہ بزور معنی نکالنے لگے اور بیجا تاویلات سے لوگون کو شک مین ڈالنے لگے

اور حاکم ظالم اپنی خواہش نفسانی کے موافق جبراً لوگون پر حکم چلانے لگے تو دین

اسلام ویران ہوا عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول علیہ السلام نے

کہ اللہ تعالے کھینچ نہین لیتا علم کو بندون کے ہاتھ سے مگر کھینچتا ہے اوسکو مار ڈالنے سے عالمون

کے یہانتک کہ جب کوئی باقی نہین رہتا عالم اختیار کرتے ہین لوگ جاہل مردارونکو پھر پوچھتے ہین

وے اوسکے اپنے مطالب فتوے دیتاہے وہ بغیر علم لیس گمراہ ہوتے ہین اور گمراہ کرتے
ہین بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے آخری زمانے
کی پہلے سے خبر دی ہے کہ اوسوقت یہ حال ہوگا۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ
اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ
وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهٗ اَبْنَاءُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ
اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاُرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ
هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَؤُوْنَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِمَّا
فِيْهِمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ
کہا زیاد ابن لبید رضی اللہ عنہ نے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کا
پھر فرمایا کہ یہ اوسوقت ہوگا جب علم نرہیگا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیونکر
جاتا رہیگا علم ہم پڑھتے ہین قرآن اور جانتے ہین اوسکے احکام اور پڑھاتے ہین اپنے
بیٹون کو اور پڑھاتے ہین وے اپنے بیٹون کو یہ طور چلا جائیگا قیامت تک پھر فرمایا
حضرت نے روو تیری مان تجہپر اے زیاد سچ ہے کہ مین گمان کرتا تھا تجہکو
مدینے کے شہر مین بڑا دانا عجب ہے کہ تونے میرے کلام کے معنے نہ سمجھے تونے
خیال کیا کہ علم اور قرآن سے مراد صرف جاننے اور پڑھنے سے ہے یون نہین بلکہ مراد
اوس سے ہے کہ اوسپر عمل نکرے کیا نہین ہین یہود اور نصارا کہ پڑھتے ہین توریت
اور انجیل کو اور عمل نہین کرتے اوس چیز پر جو نفع دے اون کو اوسمین سے۔ ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جسطرح یہود اور نصارا اپنی کتابون کو ظاہر مین پڑھتے ہین اور
اونکے احکام پر جیسا چاہیے ویسا عمل نہین کرتے اسیطرح جو مسلمان ظاہر مین تو بیشک
قرآن اور علم شرعی پڑھتے ہین لیکن اوسپر عمل نہین کرتے تب اون کی اس پڑھنے سے

صرف یہی ہے کہ جسطرح ہو دنیا حاصل کیجئے دولت مند کہلائے عیش و آرام کے ساتھ زندگی
بسر کیجائے موافق اس بیت کے۔ ~~ عاقبت کی خبر خدا جانے + اب تو آرام سے
گذرتی ہے۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ فَاَمَّا اَحَدُھُمَا فَبَثَثْتُہٗ فِیْکُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ
بَثَثْتُہٗ قُطِعَ ھٰذَا الْبُلْعُوْمُ یَعْنِیْ مَجْرَی الطَّعَامِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ کہا ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے کہ نگاہ رکھی مین نے رسول علیہ السلام سے دو باسن یعنے علم سے بھرے دو
باسن پایا سو ایک ان دونون سے پھیلایا مینے اسکو تم مین یعنے ایک علم کی باتونکو کہ علم احکام اور اخلاق
ہے جو خاص و عام سے علاقہ رکھتا ہے تمسے بیان کیا اور دوسرا کہ علم اسرار ہے جو علمائے دین اور
عرفان اہل یقین سے علاقہ رکھتا ہے سو اگر ظاہر کرون تو کاٹا جاوے یہ گلا یعنی نرخرا اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ ایک علم حقایق اور اسرار ہے کہ عوام کا فہم اوسکو دریافت نہین کر سکتا اور اوسکے ثبوت کو پیغمبر
اور اولیا ونکے کلام مین اکثر مقام پر اشارے پائے جاتے ہین + کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ
عُقُوْلِھِمْ یعنی کلام کرو تم آدمیون سے اونکی عقل کے اندازہ پر جیسی اونکی
سمجھ ویسی بات کہو اس سے بھی وہی بات سمجھی گئی اور وے اسرار کی باتین جب عوام کی عقل
تک نہین پہونچتی ہین تو کہنے والے کو متہم کرتے اوسکی آزار کے درپے ہوتے ہین اور ظاہر
مین وے اپنی سمجھ کے سبب اس انکار اور بعضی حرکت مین جو اس کہنے والیکی نسبت ان سے
عمل مین آتی ہے معذور رہتے ہین اور یہی سبب ہے پوشیدگی کا اب اے بھائیو علم کی حقیقت اور
اوسکی خوبی اور برائی سے واقف ہوے چاہیے کہ وہی علم سیکھو اور سکھاؤ اور اسی نیت سے
علم پڑھو اور پڑھاؤ کہ ہدایت کا منصب ہاتھ آوے اور اللہ اور رسول کی
رضامندی کا درجہ ملے خیر خواہ خلایق ہو لوگون مین سردار کہلاؤ ۱۰ ایسے ہو
کہ شیطان اور کفار تم کو دیکھ کر ہنین اور فرشتے گلے مین پہنا دین
اللہ اور رسول کے سامنے شرمندہ ہو دوزخیون کے سردار ہو غضب

الٰہی مین گرفتار ہو جاوے سیکڑون کے ایمان اور جان کو برباد کرے جس سے اللہ تعالےٰ
کے غضب کا شعلہ لپک پڑے اچھے برے ایک کو نہ چھوڑے سب کو جلا کر خاک کرے
چنانچہ روایت معتبر مین ہے کہ وحی بھیجی اللہ تعالےٰ نے حضرت یوشع بن نوح
کے پاس کہ ہلاک کرتا ہون مین تیری قوم سے چالیس ہزار نیک کارون کو اور
ساٹھ ہزار بدکارون کو عرض کیا یوشع نے خداوندا بدکارون کی یہ سزا ہوئی
لیکن نیک کارون کا کیا قصور ہے فرمایا ہماری نافرمانی پر وے اونسے ناخوش نہوئے
اون کے ساتھ کھاتے پیتے رہے الٰہی ہمکو اور جمیع مسلمانون کو ایسے علم اور ایسی نیت
اور ایسے افعال سے جس مین اللہ اور رسول کی ناخوشی ہو محفوظ رکھ اور وہ علم
اور وے افعال اور وہ نیت جس سے جس تیری اور تیرے رسول علیہ السلام
کی رضامندی حاصل ہو ہماری نصیب کر اور ہمکو عنایت فرما آمین یارب العالمین بفضلہ وکرمہ بحرمت محمد وآلہ الامجاد

چوتھا باب دنیا کی دوستی کے بیان مین

قال اللہ تعالیٰ اِعلَمُوا اَنَّمَا الحَیٰوۃُ الدُّنیَا لَعِبٌ وَّ لَہوٌ وَّ زِینَۃٌ وَّ تَفَاخُرٌ بَینَکُم وَ
تَکَاثُرٌ فِی الاَموَالِ وَالاَولَادِ کَمَثَلِ غَیثٍ اَعجَبَ الکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَہِیجُ فَتَرٰہُ
مُصفَرًّا ثُمَّ یَکُونُ حُطَامًا وَّ فِی الاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیدٌ
جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپس مین
اور بہتایت ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینھ کی جو خوش لگا
کسانون کو اونکا سبزہ اوگنا پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہی روندن
اور پچھلے گھر مین سخت عذاب ہی عبداللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ تعالےٰ
عنہما رسول خدا کے چچیرے بھائی نقل کرتے ہین حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ ہی
رحمت اور اسلام اللہ کا او نپر ہو جیو کہ جب روز قیامت ہوگا اس زمین کو

نیست ونابود کردین گے دوسرے زمین تانبے اور سونے کی بنادین گے نیکی بدی تولنے
کی ترازو عرش کے نیچے کھڑی کرینگے پندرہ ہزار برس کی مسافت کا پل دوزخ کے
اوپر بنایا جاویگا وہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سے زیادہ تیز
ہوگا اور اوسپر اماوس کی اندھیری سے زیادہ اندھیری ہوگی دوزخ اوس
دم بجلی کی طرح کڑکے گا اور شور مچاوے گا تمام لوگ اگلے اور پچھلے اکھٹے ہونگے
اور قیامت کے ہول وڈر سے سب بیحواس ہوکر سر آنکھین نیچے کرکے ننگے کھلے کھڑے
رہین گے یا نفسی نفسی پکارین گے اللہ تعالے سے بڑی عاجزی اور غریبی سے منت
اور زاری کرکے دعا مانگین گے اور کہین گے اے پروردگار تو ہی ہمارا مالک
اور صاحب ہے ہمپر ٹک رحم کی نظر کر ایسے سخت عذاب سے جلد ہم کو نجات
دے کہ ہم مرے جاتے ہین اور اس دکھ سے گھلے جاتے ہین مجھے اس جگہ سے
بچا اور کہین لے جا میرے لڑکے بالون اور خویش واقربا کے حق مین جو چاہے سو کر
پر مجھپر مہربانی فرما اب اے غافلو بیہوش لوگو اپنے اپنے دلون مین غور کرو خوب
کہ اوس دن اللہ تعالے آپ عدالت کرے گا عرش کے تحت پر تجلی فرما دے گا
گھوس رشوت کسی سے نہ لے گا سعی سفارش کسی کی نہ مانے گا منت دعاجزی پر لوگون
کے خیال نہ رکھے گا نہ وہان کہین چھپنے کی جگہ اور نہ بھاگ جانے کی قدرت کہ اپنی
جان بچاوے اور اوس عذاب سے چھٹی پاوے سوائے اسکے بندے نے جو کچھ اپنی
عمر بھر دنیا مین کام کئے ہین کہایا پیا ہے دیا لیا ہے دو فرشتے کراما کاتبین اوسکے کندھون
پر بیٹھے ہوئے رات دن ساعت بساعت سب حقیقت لکھتے جاتے ہین اور حق تعالے کو
خود عالم الغیب ہی جھوٹی بری باتین دل کے منصوبے اور بھید اوسکے نزدیک چھپا
نہین وہی لکھا ہوا فرشتون کا جسکو نامہ اعمال کہتے ہین اوسدن لوگونکے ہاتھہ مین دیونگے
کسیکے داہنے ہاتھہ مین کسیکے بائین ہاتھ مین پیٹھ کی طرف سے پیغمبرون اور نیک لوگونکا نام

داہنے ہاتھ مین اور گنہ گارون اور منکرون کا بائین ہاتھ مین دیا جاوے گا ہزار افسوس
دن کی خجالت اور رسوائی پر ہزار حسرت اوس روز کی ذلت اور پریشانی پر ای مسلمان
بھائیو اپنی اس حیات کو غنیمت بوجھو اور اوسدم کی فرصت کو بڑی نعمت سمجھو ابھی
موت کے جنگل مین روح تمہاری پہنسائی نہین گئی باتون کے کرنے سے زبان
تمہاری بند نہین ہوئی مہر خاموشی دی نہین گئی ہوش سنبھالو دل لگاو اللہ تعالے
کی محبت مین چالاک ہو جاو جو کرنا ہے سو کر لو اتنیک دروازہ توبہ کا کھلا ہے اوسکی رحمت
اور معافی کا دریا جوش کہا رہا ہے سر جھکاو تابعدار بن جاو حکم احکام موافق اوسکے
مرضی کے بجالاو اپنے پیغمبر شفیع کی یعنی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
راہ اختیار کرو منافقون دشمنون کی بدراہی سے بچو فرمایا اللہ صاحب نے یَا اَیُّہَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ
لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ترجمہ اے مسلمانون داخل ہو جاو فرمانبردار ی مین اور پیروی نکرو
شیطان کے قدمون کی بے شبہہ وہ تمہارا دشمن ہے ظاہر اور فرمایا حضرت رسول اللہ
نے پھر اوسکے بعد ہر ایک کو حاضر ہونے کا حکم ہوگا دربار مین سامنے لاکر کھڑا
کرین گے جس نے مال حلال جمع کرکے یا وراثت کی روسے پاکے حرام کام مین خرچ
کیا ہے حکم ہوگا کہ اسکو دوزخ مین ڈالو پھر دوسرے کو لادین گے جسنے مال حرام جمع
کرکے خیرات کیا اور اپنی گذران بھی اوسیو لگایا حکم ہوگا کہ اسکو بھی جہنم مین
داخل کرو پھر اور کو حاضر کرینگے جسنے اپنے مال کو اچھی جگہ سمجھکر خرچ کیا پر خیال نرکھا کہ کسکا کسقدر
حق ادا کرنا ضرور تھا حکم ہوگا کہ اوسکو دوزخ کی گرمی مین کھڑا کرو اور حساب لو کہ کتنا مال
کہان سے لایا تھا اور کس کو کتنا دیا تھا اسکی حقیقت پوچھی جاویگی شریعت کے حکم
کے موجب زکواۃ دیا تھا یا نہین بال بچون اپنے تابعدارون غریبون مسکینون کا حق
ادا کیا تہا یا نہین جو کوئی اس حساب سے پاک نکلا اوسکو مخلصی ہوئی عذاب سے چھوٹا

نہین تو بڑی سختی مین پڑا ایکڑون طرحکا عذاب ہونے لگا اوسی مال کو گرم کرکے اوس کے
بدن پر داغ دینگے اژدہا بنا کر گلے مین لٹکا دینگے کہ وہ ڈسا کرے اور اپنا زہر چکھایا کرے
اور جن عورتون نے مناسب مقدور اور دستور کے سوائے زیور بنا بنا کے اپنی برائی دکھانے
کو ڈھیر کیا ہے اور اپنے پاس رکھ چھوڑا ہے اون زیورون کا سانپ بنے گا پھر اون کے
گلے مین دیا جائے گا اوسوقت اللہ تعالےٰ مردون اور عورتون کو یاد دلائے گا یہ وہی
روپا سونا زیور ہے کہ جس کو دیکھ کر پھولا کرتے تھے غرور کرتے تھے عزیزون پر
ہنستے تھے اور دولت کی طمع کرکے میرے حکم کے بموجب خرچ نکرتے تھے بہت
محبت اور پیار سے چھپا کے رکھتے تھے اب اوس نافہمائی کا مزا چکھو اور طرح طرح
کے عذاب مین گرفتار رہو سبحان اللہ آدمی اپنے معبود خالق کو بھول کر دنیا کی محبت
مین کیسے پھنس گئے کہ اس ناچیز زندگی کو حیات ابدی سمجھکر وہانکی سختی اور عذاب کو دل
سے بھلا کر غافل ہوگئے افسوس ہزار افسوس ایسی سمجھ پر کہ تھوڑے دنکی خوبی پر ہمیشگی
کی خوبی اور دولت اور نعمت کو چھوڑ دیا اور اپنے مالک کا کہا نمانا پھر وہان ذلت اور
خجالت اوٹھائی اور اللہ تعالےٰ کی جناب سے دوری حاصل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین دنیا کے مکر و فریب سے اللہ کے نزدیک پناہ مانگتا ہون اللہ تعالےٰ
مجکو اوسکے فریب سے ہمیشہ بچائے رکھے۔ ای دوستو جس دنیا سے تمہارے پیغمبر نے پناہ مانگی
پھر تم کس امید پر ایسی چیز کی آرزو مین اور اوسکی حاصل کرنے مین خدا اور رسول کو بھول
جاتے ہو اور اپنی تئین خرابی اور برائی کے گڈھے مین ڈالتے ہو یہ بات تمہاری عقلمندی کی
بہت دور ہے کب تک اس دنیا کی محبت مین پھنسے رہو گے اور خدا کی طرف سے غفلت
اختیار کرو گے یہ جگہ آرام اور خوشی کی نہین کچھہ محنت اور دکھہ اوٹھا کے خدا کی رضامندی
حاصل کرو پھر ابدالآباد جب مین آرام سے رہو خوشیان مناو جس دنیا کی کھوج مین
تم لگے ہو رات دن اوسکی فکر و تلاش مین سرگردان خاک چھانتے پڑے پھرتے ہو

وہ تو خاطرخواہ حاصل نہین ہوئی اور عمر تمہاری مفت برباد ہی جاتی ہے اگر کچہہ بہت سی
پریشانی اور محنت اور بے عزتی اور بے غیرتی سے وہ ہاتھہ بھی لگی پھر بھی اب گور تک کہ وہ
عرصہ بہت قلیل ہے ایک روز بھی ہو سکتا ہے اور پانچ اور دو برس اور کچہہ زیادہ بھی
مگر نہایت بے بنیاد جسکی کچہہ امید نہین آخر کو کچہہ کام نہ آویگی لیکن جس قدر اس عرصہ مین
اچھے کام اللہ اور رسول کے فرمانے کے بموجب عمل مین لاؤ گے وہی کام تمہارے حق مین
فائدہ مند ہوگا یہان کے دوست اور اقربا اور بھائی برادر کوئی وہان کچہہ کام نہ آوینگے
جسکی خوبی اور آرام کے واسطے اپنے اوپر اسقدر رنج اور تردد اختیار کیا ہے اور
بھلے برے کا کچہہ خیال نہین کرتے اللہ سے ڈرو اور رسول سے شرماؤ گور نزدیک
حساب کتاب قریب جیسا کروگے ویسا پاؤگے پھر پچھتانے سے کچہہ فائدہ نہ اوٹھاؤگے
ہمنے خبر کردی آگے آپ مختار ہو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تین قسم
آدمیون کے حال پر میرے تئین تعجب آتا ہے کہ ایک وہ جو دنیا کی محبت مین اور اوسکی
پیچھے رات دن مفتون و دیوانہ رہتا ہے اور دین آئین کے کام کو سب بھول جاتا ہے ساتھ
اس بات کے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ مجکو مرنا ہے ایک روز موت مقرر آوے گی کھینچ
لے جاوے گی دوسرا وہ جو ایسا غافل ہو گیا کہ کچہہ نہین سوچتا جو کچہہ خاطر مین اوے
کرے اور جو سامنے آوے کھاوے اور جہان چاہے جاوے ہر طرح سے بیہودگی کے
کام کرتا رہے ساتھ اسکے کہ وہ جانتا ہے کہ دو فرشتے کراماً کاتبین دونون کندہو نپر
بیٹھے ہوئے نیکی و بدی کے کام ہر وقت لکھتے رہتے ہین اور ہر روز کا نامہ اعمال درگاہ
مین باری تعالے کے گذرانتے ہین تیسرا وہ جو ہمیشہ بے غم و فکر رہتا ہے نہ اوسے فکر
دنیا کی نہ آخرت کی اوس کے بھاوین دونون جہان ناچیز اور تاریک ہے حیوان
کی طرح کھاتا پیتا ہے اور اٹکھیلیان مچاتا ہے ایسے شخص سے اللہ تعالے بہت بیزار
رہتا ہی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ و

ترجمہ - دنیا بدبودار ہے اور چاہنے والے اوسکے کتے پھر فرمایا علیہ السلام نے +
اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَا وَالَاہُ +
فرمایا رسول اللہ نے کہ دنیا پھٹکاری اللہ کی رحمت سے نکالی ہوئی ہے اور جو کچھ اوسمین
ہے وہ بھی مگر ذکر اللہ تعالے کا اور جو چیز کہ وہ اوس کو دوست رکھتا ہے یعنے اوسکی
بندگی اور عبادت اور شناسائی اور معرفت اور جو جو کام کہ اللہ تعالے نے
اوسمین نیک مقرر کئے ہین یا اوسکی بندگی کے لئے ضرور ہون اوسکے سوا سب نا چیز
اور بُری ہے اور فرمایا ہے کہ دنیا کی کچھ حقیقت نہین محض بے بنیاد ہے دنیا کی خوبی
اور اوسکے مال کو وہی جمع کرے جو بہت نادان اور بے وقوف ہووے اور اوسکی
محبت مین دھی دوڑا پھرے جو شرم اور حیا اوٹھا دے اور خدا اور رسول اور عاقبت
کو دل سے بھلا دے اور اوس کا کچھ ڈر نرکھے موت کو بھول جاوے حساب کتاب کا منکر
ہووے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یون فرمایا ہے کہ قیامت کے دن
دنیا کو ایک بڑھیا کی طرح کالا منہ بلی کی صورت بڑے بڑے دانت نکلے ہوئے ہونٹھ
نیچے چھاتی تک لٹکے ہوئے نہایت بدصورت بنا کر نکالین گے جو کوئی اوسے دیکھیے گا ڈر کے
مارے کانپ جاوے گا اوسوقت یون آواز آویگی حق تعالے یون فرما دے گا ای قیامت
کے میدان کے لوگو تم اسکو پہچانتے ہو یا نہین جواب دین گے اے پروردگار ہم پناہ
چاہتے ہین تیری اسکو نہین پہچانتے ہین حکم ہوگا خوب غور کرکے دیکھو یہ وہی دنیا ہے جسکو
تم سمیٹتے بٹورتے پھرتے تھے اور اوسکی محبت مین مجکو اور قیامت کو بھول گئے تھے
یہ وہی دنیا تمہاری محبوب ہے اب اسکو پیار کرو گلے لگاؤ وے لوگ جواب دین گے
خداوندا ہم بہت بڑی غفلت مین دنیا مین پڑے تھے جو تیرے حکم سے علم
وہان باہر ہوئے تھے پھر اللہ تعالے جل شانہ ارشاد فرماوے گا کہ اس دنیا کو لے جا کر
دوزخ مین پھر وہ دنیا عرض کرے گی کہ خداوندا تو مجکو اب دوزخ مین -

بجائے تو میرے چاہنے والے دوست سب کہان ہین اونکو بھی میرے ساتھ کر کہ دونون لگے دے میرے پاس رہین حکم ہوگا کہ جن لوگون نے دنیا کو بہت مانا تھا نہایت چاہا تھا اونھین دنیا کے ساتھ کرو دوزخ مین ڈالو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے اَلدُّنْیَا زَادٌ لَا یُحَصِّلُ اِلَّا بِالزُّوْدِ ترجمہ- دنیا مکر اور فریب سے وہ نہین حاصل ہوتی ہے بے مکر اور فریب کے یعنی جب تک بے ایمانی مال مردم خوری دغابازی اختیار نکرو گے ہزارون لاکھون کی دولت تم کو حاصل نہوگی اکثرون نے اسی طرح دنیا کی دولت حاصل کی اور ایمان اور آخرت کی پونجی لٹا دی یہان لوگون مین چند روز کے واسطے عزت اور بڑائی ملی لیکن وہان ہمیشہ کے لیے طرح طرح کی ذلت اور رسوائی نصیب ہوئی بھائیو اس دنیا کو اللہ تعالےٰ نے اسی واسطے بنایا اور تمکو ہم کو بھیجا کہ انسان ہونے کا کمال حاصل کرین جس سے اوس پاک پروردگار کی رضامندی کے گھر مین رہنے کے لائق بنین یہان کا کھانا پینا پہننا اسی قدر چاہیے کہ جسمین زندگی رہے ستر پوشی ہووے باقی جو کام بڑائی اور بزرگی کے جیسا اچھا گھر اچھا لباس اچھا کھانا جاہ وحشم یہ سب کچھہ کام نہ آوین گے بلکہ اونکے حاصل کرنے مین سوائے عمر عزیز کی بربادی اور آخرت کی پشیمانی کے کچھہ حاصل نہین دیکھو اسی دولت اور حکمرانی نے فرعون اور شداد کو غضب الٰہی مین گرفتار کیا اور اوسی مال کی افزونی نے قارون کو زمین کا پیوند بنایا بلکہ ہزارون اسی طرح غارت ہوئے کہ اونکا نام ونشان باقی نرہا وہ کروفر ایک آن مین خاک مین ملگیا اور اب جو ایسے اعمال کریگا دنیا کے مزہ مین پڑے گا اپنے مالک سے غافل رہیگا بیشک اوسکا یہی حال ہوگا کیونکہ اس جہان کے نام ونشان کا کچھہ اعتبار نہین کبھی اس دنیا مین تمہاری زندگی سے پہلے مٹ جاتا ہے کبھی لب گور پہونچاتا ہے آخر حسرت اور ندامت ہاتھہ لگتی ہے ہان اگر کسی کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اوسکا ایمان بچاکے بے تردد اور فکر دولت ظاہری

بخشی اور اوسکو اوسنے اوسکی رضامندی کے کامون مین خرچ کیا اور بڑی صرفت سے بچایا تو البتہ یہ بھی اوسکی نجات کا باعث ہوتا ہے مگر ایسے لوگ اب بہت کم ہین خصوصًا اس زمانہ مین کہ اب صحبت بگڑ گئی بے ایمانون کی کثرت ہوئی شرع کا ڈر جاتا رہا حاکم کا خطرہ اوٹھ گیا فسق و فجور علانیہ ہونے لگا حلال و حرام کا فرق مٹ گیا لوگ اپنے اختیار کے ہو گئے جو چاہا سو کرنے لگے سو ایسی دنیا کی کمائی کے حال کو جس سے خاوند بھول جاوے اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ جو کوئی دنیا کی کمائی چاہتا ہے پہونچاتے ہین ہم اوسکو اور نہین ہے اوسکو آخرت مین کچھ حصہ یعنی جو شخص دنیا کے حاصل کرنے مین بڑی محنت مشقت کرتا ہے جسقدر اوسکی نصیب مین لکھا ہے پاتا ہے لیکن وہان خالی ہاتھ جاتا ہے اور جو شخص اپنی عاقبت کی خیر چاہتا ہے اور مالک کی رضامندی کے بیچ مشغول رہتا ہے آخرت مین بڑی دولت کا مالک ہوتا ہے اور یہان بھی جتنا اوسکی قسمت مین ہے پاتا ہے فرق یہی ہوا کہ وہ مردود ٹھہرا اور یہ مقبول نقل ہے کہ احمد درویش کا بیٹا مسلم ایک روز ہارون رشید بادشاہ کی ملازمت کو گیا وہان دیکھا کہ بادشاہ نے محل و مکانات اچھے ستھرے بڑے بڑے لعل و یاقوت ہر طرح کے جواہر لگا کر بنائے ہین یہ دیکھکر فرمایا کہ اے بادشاہ تونے دنیا کے رہنے کے مکان خوب بلند اور کشادہ صاف ستھرے جواہر لگا کر بنائے ہین بعد مرنیکے اگر تیری گور بھی ایسی کشادہ اور دلکشا ہوتی تو کیا خوب ہوتا ہارون رشید یہ سنکر ہیبت زدہ ہوا اور روکر اوس سے یون کہا کہ اے مسلم تو مجکو نصیحت ایسی کر کہ جس سے میری عاقبت بخیر ہووے اور اوس جہان مین کام آوے اوسنے کہا کہ اے پادشاہ اگر تو ایسے میدان مین ہو کہ وہان پانی میسر نہ ہو اور پیاس کے مارے تیرا حال تباہ ہووے اوسوقت کوئی شخص ایک پیالہ پانی لیکر تیرے پاس

بچنے کو لاوے تو کس قیمت کو لیوے پادشاہ نے جواب دیا کہ اپنی دولت سے آدھا دیکر مول لون اور اپنی جان بچاؤن پھر اوسنے کہا کہ بعد پانی پینے کے اگر تیرا پیشاب بند ہو جاوے اور جان کندنی کی نوبت پہونچے تو اوس بیماری سے بچنے کا علاج کتنی قیمت پر لیوے بولا کہ آدہی دولت اور مال دیکر لون اور صحت حاصل کرون تب مسلم نے کہا اے بادشاہ لعنت پڑے اس دنیا پر جو ایک پیالے پانی اور پیشاب بند ہونے کی دوا کے بدلے تمام بادشاہت اور مال ملک جاتا رہے اب تجھے لازم ہے کہ وہ کام کرے جس سے ہمیشگی کی بے زوال بادشاہت حاصل ہووے بادشاہ یہ سنکر بہت متفکر اور شرمندہ ہو کر بولا مین نے اب جانا کہ دنیا محض بے قدر ہے اور بہت ناچیز آج سے مین نے اسکو چھوڑا اور اسکی محبت سے دل اوٹھا دیا خاوند کی عبادت اور یاد مین مشغول ہوا پھر جب تک جیا اسی عہد پر اپنے قایم رہا دوسری

نقل ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین آدمیون کو اپنے ساتھ لیئے جاتے تھے راہ مین دیکھا کہ وہ اینٹین سونے کی پڑی ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ساتھیون سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے تم جانتے ہو اونھون نے کہا کہ اینٹین ہین حضرت نے فرمایا یارو یہی دنیا ہے اسکے گرد بچائیو یہ بڑی مکار ہے اپنے چاہنے والون کو فکر مین ڈال کر ہلاک کرتی ہے یون نصیحت کرکے آگے بڑھ گئے ساتھیون نے حضرت کی آنکھ بچا کر اینٹین اوٹھا لین آگے ایک گانو ن کے نزدیک جا کر رکھدین بھوکے تھے آپس مین سے ایک کو کچھ سودا لانے کو بھیجا پیچھے یون سوچنے لگے کہ اسکو ہم دونون حصہ کرکے ان اینٹون کو بانٹ لین تیسرا جب آوے کچھ قضیہ مچا کر اوسکو مار ڈالین پھر ہم دونون بے کھٹکے ہو کر خوب خوشی خورمی کرین چین اوڑا وین اودہر وہ آدمی جو بازار مین گیا تہا اوس نے اپنے دل مین اور ہی منصوبہ گانٹھا کہ کھانے کی چیز مین زہر ملا کر اون دونون کو کھلا دین جب وہ مرجائین دونو اینٹ

کا مالک آپ ہی ہوون یہ ارادہ ٹھیک کرکے کسی چیز مین زہر ملا کر لایا یہان وے دونون
قصیے پر بیٹھے تھے اوسکے آتے ہی کچھ باتین بگاڑ کی نکال کر جھگڑا مچا کر اوسکو مار لیا
پھر خاطر جمع ہو کر وہ چیز زہر بھری آپ کھا گئے وہ وہین موا یہ یون موے اینٹ جہان
کی تہان پڑی رہین حضرت علیہ السلام پھر لیٹ کر تشریف لائے دیکھا کہ تینون
مرے پڑے ہین اینٹین اپنے ٹھکانے پر دہری ہین متاسف ہو کر فرمانے لگے کہ
سچ ہے دنیا ایسی چیز ہے اپنے پیار دن چاہنے والون کے ساتھ ایسا ہی سلوک
کرتی ہے اوسکے طالب کو یہان خرابی اور ہلاکی ہے اور وہان عاقبت مین فضیحتی
اور رسوائی ہے ایک روایت یون ہے کہ ایک دن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جمعے کے دن خطبے کے وقت بعد حمد وثنا پروردگار کے فرمایا اے مومنو ایمان دارو
دل لگا کر سنو میری نصیحت پر کان رکھو تمہاری بھلائی اور خیر خواہی کی راہ سے
یہ باتین کہتا ہون اور طریق اللہ کی راہ کا مین تمکو بتلاتا ہون کہ ہر مومن کو دو فکر
لازم ہے ایک تو یہ کہ جسقدر عمر ہو چکی ہے اگر اوسمین کچھ نیک کام نہین کئے برے کام
کرتا رہا تو اوسکی سزا کے درجے و نزات ڈرتا رہے اور اللہ تعالے کی جناب مین استغفار
کرتا رہے پھر جتنی عمر باقی ہے اوسکو ضایع نکرے اچھے عملون کی سعی مین ہمیشہ لگا
رہے دوسرے یہ کہ آخرت کے سفر کا توشہ جسمین ہاتھ آوے وہ کرے اور خدا
کے حکمون سے ہرگز نہ پھرے شاید وہ غفور رحیم مہربانی فرما وے پچھلے سب
گناہ معاف کرے آگے کو اچھی راہ بتاوے بری راہ سے بچاوے اے یارو یہی
دنیا کمانے کی جگہ ہے اسکو اپنی کھیتی سمجھو جب تک ہو سکے یہان کچھ جو تو بو جیسا اچھا
پھل کا تو جو بووے گا وہی کاٹے گا جو نہ بووے گا وہ بہت رووے گا ایسی فرصت
پھر نپاوگے جو کرنا ہے سو کر لو مفین پھر پچتاوگے وہ قیامت کا میدان ایسا ہے
کہ بھائی کسی کو نہ پوچھے گا بھائی بند دوست آشنا جورو لڑکے کچھ کام نہ آوین گے جو نیک

عمل ساتھ لیجاؤگے وہی تمہاری سختی کے وقت کام آوینگے عذاب سے چھڑاوینگے یہان کی عیش وآرام کو خاطر مین نلاؤ ایسے دہوکے کی ٹٹی پر نہ بھولو وہانکی ہمیشگی کی راحت کو ہاتھ سے نہ دو اپنے حقیقی دوست یعنی اللہ اور رسول کو رنجیدہ نکرو دل سے نہ بھلاؤ کہ جسمین تمہارا نفس اور دشمن قوی یعنی شیطان کو خوشی حاصل ہووے اور سے محبوب کو ناخوش اور ایسے دشمن کو خوش رکھنا عقلمندون کا کام نہین یہ بڑی ناشکری ہے کہ کھاوے اورکا اور گاوے اورکا دہان پچھتانا اور گڑگڑانا کچھ کام نہ آوے گا کوئی کسی کو نہ بچا سکے گا سوائے اپنے عمل کے اور اپنی کمائی کے کسیکا بھروسا نہین اگر دل سے اللہ کی محبت رکھی ہے اور اوسکی حکمون پر چلا ہے اوسمین کہین بھولے چوکے کوئی قصور ہوگیا اور زندگی مین معاف کروانے کی نوبت نہ پہونچی تو امید ہے کہ اوسکی نیک نیتی کے سبب سے اللہ کا کام اوسکو بچاوے اور حضرت رسول اللہ کی شفاعت کام آوے غرض ہردم اپنے پروردگار کی یاد مین رہنا اور کبھی اوسکو کسی کام مین نہ بھولنا یہی شرط بندگی ہے۔ کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے نقل ہے فرمایا اونھون نے کہ مین نے توریت اور زبور مین لکھا دیکھا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اے فرزند آدم تم مجکو بھول جاتے ہو مین تمکو نہین بھولتا ہر روز ستر دفعہ اپنی طرف تمکو بلاتا ہون اور تم اپنی موت بھول جاتے ہو ساتھ اسکے کہ وہ تمہاری گردن کے اوپر سوار ہے اے فرزند آدم قیامت کے دن تولنے کے وقت نیکی تھوڑی نظر آوےگی اور بدی بہت اے فرزند آدم اچھے عملون پر ہمیشہ سعی کیا کرو اور اس دولت کو بڑھاتے رہو اور برے عملون سے دور دور رہا کو اگرچہ تھوڑا ہو۔ اے فرزند آدم آخرت کو ڈھونڈھو اوسکی تلاش مین رہو کہ وہی پائدار ہے اور باقی دنیا کو چھوڑ دو بھول جاؤ کہ یہ محض ناچیز ہے اور فانی اے فرزند آدم مرنا برحق ہے اس راہ مین سبکو بجارناچار آنا ہوگا اور یہ شربت ناگوار ہر ایک کو پینا ہوگا اے فرزند آدم

امید تمہاری بہت بڑی اور عمر تمہاری نہایت چھوٹی آج تو باتین بنا بنا کر خوب کھیتے ہو
دل خوش کرتے ہو نہین جانتے کہ کل کیا ہوگا زبان چلے گی یا نہین بات کرنے
پاؤگے یا نہین پھر ایسی زندگانی بے بنیاد پر کیون مغرور ہو رہے ہو اور اپنے
نفس اور خواہشون کی پیروی مین لگ رہے ہو یہ بچا تو کہ جسطرح یہان جو
چاہا کیا کسی نے نہ پوچھا وہان جو جو کا حساب ہوگا گواہی شاہدی سے تمہارا گناہ
ہمیز ثابت کیا جاوے گا انکار کی جگہ نرہے گی تھوڑی بہت چھپی لگی سب بات کھل
جاینگی سب سے بڑے گواہ اور ہر وقت کے پاس رہنے والے اور سب کاموں خبردار کراما کاتبین
دو فرشتے تمہارے کندھون پر ہر دم موجود ہین جو جو تم کرتے ہو سب لکھتے جاتے ہین
یہانتک کہ جسوقت تم زمین پر چلتے ہو اور تمہارا پاؤن کا پنتا ہے اوسکو بھی وے
لکھتے ہین فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ زخرف مین اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّھُمْ
وَنَجْوٰھُمْ بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَیْھِمْ یَکْتُبُوْنَ ترجمہ کیا خیال رکھتے ہین
وے کہ ہم نہین جانتے اونکا بھید اور مشورہ کیون نہین اور ہمارے بھیجے ہوے ہین اونکے
پاس لکھتے سو اب خبردار ہو جاؤ ہوشیاری سے چلو ایسا نہ ہو کہ موت آجاوے اور پچھتانا
پڑے پھر کچھ بن نہ آوے رونا پیٹنا فائدہ نکرے خوب غور کرو کہ یہ دنیا جانے والی
نیست ہونے والی ہے یہان کی دولت نہین چھوٹے گی اگر تمہارے قبضہ مین تمام
دنیا آجادے اور اوسکی حکمرانی تمہارے ہاتھ لگے لیکن جب وہ موت کے وقت
کچھ کام کی نہ ہو اور اوسدم کی تکلیف نہ بچاوے تو بھی افسوس آویگا کہ اگر مین ایکدم سے
زیادہ دنیا مین نرہتا تو کیا خوب ہوتا کہ ایسے دکھ درد مین نہ پڑتا جان کندنی کی حالت
مین پریشانی نہ اوٹھاتا حضرت علیؓ علیہ السلام پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ جب
مومن مرتا ہے آسمان سے تین آوازین آتی ہین اے فرزند آدم تو نے دنیا کو چھوڑا
یا دنیا نے تجھکو چھوڑا تو نے دنیا کو راضی رکھا یا دنیا نے تجھکو راضی رکھا تو نے دنیا کو

سمیٹا یا دنیا نے تجھکو سمیٹا اور جب غسل دلاتے ہین آوازین آتی ہین اب کہان گئی وہ
قوت تیری اور کسنے تجکو بے زور کیا اور کہان گئین وہ باتین تیری اور کس نے تجکو
گونگا بنایا اور کہان گئے وہ ساتھی تیرے اور کس نے تجکو تنہا کیا جب کفن پہناتے
ہین تو یہ آواز آتی ہے اے فرزند آدم اگر تونے نیک کام کئے ہین تو یہ غسل
کرنا اور کپڑا پہنا تیرا فائدہ کرے گا اللہ تعالے خوش ہوگا اور جو گنہگار مرا ہے تو یہ سہرائی
تیری کچھ کام نہ آویگی اللہ کی ناخوشی ہوگی اے بندے تو خوش ہو اگر تجھپر بہشت کے
دروازہ کھل جاوین اور افسوس غم کہا اگر دوزخ کے دروازے کھلجا وین اور جب
جنازہ اوٹھاتے ہین آسمان پرسے یہ آواز آتی ہے اے فرزند آدم اب تو آیا ایسی
منزل مین کہ پھر یہان سے نجاوے گا اور پہونچا ایسے مقام مین کہ دنیا کے مزے یہان
کچھ نیاویگا پھر جب قبر کے پاس لادین گے یہ آواز آویگی اے فرزند آدم کہان گئی وہ
دوست آشنا جو آپس مین دوستی کا دعوے کرتے تھے کدھر گئے وہ پیارے عزیز کہ ایکدم
آپس مین جدا نہوتے تھے اب وہی دوست عزیز تجھے جنگل مین پھیکنے کو آتے ہین زمین
مین گاڑنے پر مستعد ہوئے ہین بعضے اپنی بے آرامی اور ناچاری کو دھیان کرکے
روتے ہین بعضے غیرون کے مال کھاجانے پر غم کھاتے ہین بعضے ظاہر مین منہ بناتے ہین
دل مین خوش ہوتے ہین بعضے اور دن کا حصہ ہضم کرنے کو تدبیرین کرتے ہین غرض
ہر ایک اپنی اپنی فکر وبندبست مین لگ رہا ہے پھر کیا گذریگی اور کیسا معاملہ پیش آویگا
اسکا کسی کو خیال نہین اے فرزند آدم اسوقت جو کمائی تیری ہے وہی آگے آویگی
دنیا مین حلال وحرام پر لحاظ نکرکے جن کو پرورش کرتا رہا اون کی محبت تجے دکھ
سے نہ بچاویگی پھر جب گور کے اندر اوتارینگے آواز آویگی اس اندھیرے مکان کے
واسطے کیا روشنی لایا اس تنہائی کے گڑھے مین کس کو ساتھ بلایا جب مٹی دینگے
گور سے آواز آوے گی زندگی مین تو میری پیٹھ پر خوشیان کرتا اٹھکیلیان کرتا ہر طرحکی

باتین بنا بنا کر دل کو اپنے خوش کرتا تھا اب کیون غمزدہ پڑا ہے میان چپکا بڑائی اور بزرگی کی باتین کیون نہین بولتا جب گاڑ کر لوگ چلے جاوینگے یہ آواز آویگی ای بندے اب تیرا مونس اور غمخوار یار وفادار کوئی نہین تو اکیلا ہوگیا اب میرا فضل اور کرم ہی مدد کرے تو ہو تیرا چھٹکارا پس اے غافلو جب سواے اوس پاک پروردگار کے کوئی تمہارا یار و مددگار ایسے کٹھن وقت مین نہین اور سوائے اپنے عمل کے کوئی پوچھنے ہارا نہین پھر کسکے واسطے دنیا مین ایسی خرابیون مین پڑتے ہو جو نہین کرنا وہ کرتے ہو بے فائدہ دکھ بھرتے ہو ضرورت کی چیزین بہت تھوڑی ہین اندک محنت سے موجود ہو سکتی ہین لازم ہے تمکو کہ جس قدر چیز بہت ضرور ہو اوسکے حاصل کرنے مین سعی کرکے بالکل فکر عاقبت کی کرو وہان کے گھر کے سنوارنے کی تدبیرین لگو کیونکہ اللہ تعالے تمکو بہت دوست رکھتا ہے کیا کیا نعمتین اور آرام کے مقام اوسنے تمہاری خاطر مقرر رکھے ہین جیسا باپ بیٹے کے واسطے ہردم آرام چاہتا ہے اسی طرح تمہاری بھلائی پر وہ ہردم متوجہ رہتا ہے دعاے سریانی مین فرمایا ہے جسکا ترجمہ عربی مین یہ ہے اَنَا لِلْعَبْدِ اَرْحَمُ مِنْ اَخِيْهِ ٭ وَمِنْ اَبَوَيْهِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ یعنی مین اپنے بندے کا مان باپ بھائی بند سے بھی زیادہ دوست ہون سو تو مجھے ڈھونڈلے پاویگا مجکو جاننا چاہیے کہ زہد یعنی دنیا سے الگ ہونا کئی طرح پر ہوتا ہے ایک زہد حرام کی چیزون مین ہے یہ فرض ہے اس سے بچنے کا یہ پھل ہے کہ عذاب سے آخرت کے چھوٹیگا اور اس بچنے کا ثواب بھی وہان پاویگا دوسرا زہد مکروہات سے ہے یہ سنت موکدہ ہے تیسرا زہد شبہات سے یعنی جو چیز شبہہ کی ہو اوس سے اپنے تئین بچانا اوسمین دین کی حفاظت اور جان کی عزت ہے جو کوئی شبہہ سے اپنے تئین نہ بچاویگا حرام مین جا پڑیگا چوتھا زہد مباح چیزون مین ہے جو بہت ضرور نہو اور حاجت شرعی اوس سے علاقہ نرکھے پس مومن کو چاہیے کہ حرام سے اسطرح بھاگے

جیسا کوئی شیر سے اور گناہوں سے اسقدر دور رہے جیسا کوئی آگ کے شعلے سے کیونکہ
گناہ سے آدمی قابل دوزخ کے ہوتا ہے اور وہان کی آگ کے لایق بنتا ہے تو اب اچھا
طریقہ مسلمانی کا یہی ہے کہ مباح چیزون مین زہد اختیار کرے سوائے ضرورت کی چیزون
کے کسی چیز پر دل نہ دوڑاوے ایمان کا نشان ہے کہ جو چیز کہ اوس کے کام نہ آوے
اگرچہ مباح ہو چھوڑ دے اس لئے کہ خوب جانتا ہے کہ قیامت کے دن حرکت کرنے اور
کھنے اور دیکھنے اور سننے وغیرہ سے سوال ہوگا اور تھوڑی بہت نیکی بدی کا حساب
لیا جاوے گا جسکا کام جتنا تھوڑا ہوگا اوتنا ہی اوسکو اوسکے حساب سے جلد چھٹکارا ملیگا
اور جسکے کام بہت ہین اوسکے حساب مین اوسی قدر توقف پڑے گا تو لایق یہی ہے
کہ اپنی اوقات کو بے ضرورت کی چیزون مین ضایع نکرے اور اپنے اعضا کو ایسے
کامون مین نہ دوڑاوے اور جو مباح کرے وہ بھی بہ نیت عبادت کرے کہ ثواب
پاوے اور جو لذت بے حکم شرع کے ہے بے شبہہ اوسمین غضب الہی شامل ہوگا اور
جو خوشی بے مقام ہے ضرور اوسمین رونا پڑے گا پس مومن کو چاہیے کہ دنیا کی لذتون
پر حریص نہو وے جس قدر ہے رنج و مشقت موافق شرع کے ہاتھ آوے اوسپر
راضی رہے اور مال کی بہتایت اور نفس کا آرام نہ ڈھونڈے اوسکی فکر مین لگا نرہے
وہ کیا آرام ہے جو جلد زائل ہو جاوے اور وبال اوسکا مدت تک قایم رہے اسی پر
فرمایا رسول علیہ السلام اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ دنیا بندیخانہ ہے
مومن کے حق مین اور بہشت ہے کافر کے حق مین جسطرح قیدی لوگونکو قیدخانے مین
بے آرامی ہر بات کی ہوتی ہے دل کی آرزو نہین بر آتی اسی طرح کی مومن کو دنیا
مین تکلیفات درپیش ہوتی ہین تاکہ مالک کی رضامندی کے کام جو دولت آخرت کے
بخوبی انجام ہون اور کافر کے حق مین آرام کی جگہ یون ہے کہ عاقبت کا خطرہ
نہین رکھتا اس لئے اپنی خوشی اور خواہش کے کام عمل مین لاتا ہے بے فکر چین سے

رہتا ہے باقی رہا یہ کہ اگر حق تعالے بے مشقت اور محنت اور دولت دنیا دیوے تو
اصل زہد یہی ہے کہ دل کو اپنے دنیا کی عبث چیزون سے پاک رکھے حرام کو چھوڑے
حلال مین شکر بجالاوے پھر جو کوئی دولت کو دین کے حاصل کرنے مین خرچ کرے
فائدہ اوٹھاوے یعنی صرف اوسکا ایسے مقام مین کرے جس مین اللہ و رسول کی رضامندی
حاصل ہو تو البتہ موجب ترقی مراتب ہوتی ہے اور تونگری اوس کی نقصان
پہونچاتی رسول علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے تونگری اور مفلسی دونون کی
فتنے سے تونگری کا فتنہ یہ ہے کہ خرچ کرنے مین جابیجا کا لحاظ نرکھے مال کے سبب
متکبر ہو جاوے لوگون پر ظلم کرے بخیل ہے دولت کا شکر بجا نہ لاوے حقدارون کا
حق ادا نکرے اور درویشی کا فتنہ یہ ہے کہ خالق کی مرضی پر راضی نرہے دکھ مین
بے صبری کرے حرام اور حلال کا لحاظ نرکھے انیس الواعظین مین لکھا ہے کہ مومن
کے مرنیکے بعد چالیس ہدیے تحفے طلب کرینگے چار ہدیے حضرت عزرائیل علیہ السلام کے
لیے یعنی دشمنون کو خوش رکھنا دوستون سے سلوک کرنا ہر کسی کا حق دیدینا موتکو یاد
رکھنا چار ہدیے گور کے لیے یعنی برے کامون سے بچنا لڑائی جھگڑے سے دور رہنا تن
بدن کو ناپاک چیزون سے بچانا قرآن اور نماز اور وظیفہ کو رات کو تنہائی مین ادا کرنا
چار ہدیے منکر نکیر کے لیے ہین کسی کے حق مین پیٹھ پیچھے برا نکہنا کسی کے اوپر کچھ عیب
نلگانا حق بات کو ظاہر کر دینا کسی کو آپ سے برا نہ جاننا۔ چار ہدیے میزان کے لیے
ہین ہمیشہ نیک کامون مین مشغول رہنا اپنے مالک حقیقی کے فرمان کو بجالانا اور عزیزون
مسکینون پر مہربانی رکھنی کسی پر اپنے تئین بزرگی ندینی چار ہدیے ہین پل صراط
کے لیے غصے اور غضب کے وقت آپکو سنبھالنا بدکامون سے دور رہنا گناہ
نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے رہنا مسلمان بھائیون کی مدد کرتے رہنا چار
ہدیے مالک کے لیے ہین پیغمبرون کو سچا جاننا حق تعالے کے غضب سے کانپتے رہنا

اپنے گناہون کو یاد کرکے رویا کرنا مان باپ کو ہر طرحسے خوش رکھنا چار ہدیے رضوان کے لیئے ہین حقتعالے کے ذکر مین مصروف رہنا دکھ سکھ مین صبر اور شکر بجالانا حق تعالے کے دوستون کو دوست رکھنا اوسکے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھنا چار ہدیئے پیغمبر خدا کے لیئے ہین اونکی جناب پاک سی محبت رکھنی اونکی سنتون کے موافق چال چلنی اور آل واصحاب کی پیروی کرنی اون سب پر درود والسلام کی رحمت بھیجنی۔ چار ہدیے روح کے لیئے ہین تھوڑا کھانا تھوڑا سونا تھوڑا بولنا تھوڑا ہنسنا چار ہدیئے اوس خالق دو جہان کے لیئے ہین جس کام مین وہ خوش ہو وہی کرنا اور دوسرونکو نیک کام سکھلانا برے عملون سے ڈرانا اوسکے دوستون سے محبت رکھنی اوسکے دشمنون سے عداوت کرنی ثعلبی نے یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا کی تفسیر مین یون لکھا ہے کہ انھاہون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اس فوج کا حال جسکا اس آیت مین ذکر ہے پوچھا تھا آپ نے فرمایا کہ میری امت دس فوج ہوکر قیامت کے میدا نمین آویگی جسنے ایک کی چغلی دوسرے کے پاس کہا ئی ہے اونکا گروہ بندرون کی صورت بنے گا اور جنھون نے رشوتین لی ہین حرام کھایا ہی اونکا فرقہ سورونکی صورت بنیگا اور جو سود لیا کرتے تھے اونکو اولٹا کرکے سر نیچے پاؤن اوپر فرشتے کھینچ لیجاوینگے اور جو لوگ قاضی اور مفتی ہوکر جھوٹ فتوے دیتے تھے اندہونکی صورت بنکر اوس مقام مین آوینگے اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے تھے اور اپنےکو سب سی اچھا جانتے تھے وے گونگے اور بھرے ہوکر آوینگے اور جو عالم اور مشایخ لوگونکو کہتے اور سمجھاتے تھے کچھہ آپ عمل کرتے نہی کچھہ اونکا یہ حال ہوگا کہ زبان اپنی اپنی کاٹین گے اور منہ سے اونکے پیپ اور لہو بہیگا ایسا کہ محشر کے لوگ دیکھکر کراہیت کرین گے اور جو لوگ انبول جانورون کو بے سبب دکھ دیتے اور ہمسایہ کو ایذا پہونچاتے تھے اونکے ہاتھ پاؤن کاٹ کر وہان لاوینگے اور بعضون نے آدمیون کا بھید ظالم حاکمون سی

کھکر اونکو رنج مین ڈالا تھا اونکو آگ کی سولی پر چڑھا کر پہونچا دینگے جو لوگ اپنی نفس کی تابعداری مین پڑے رہتے تھے اور اوسکے سکھ پہونچانے کو کیا کیا جتن نہین کرتے تھے اور اپنے مال سے اللہ تعالےٰ کا حق ادا نکرتے تھے صرف اپنے نام اور آرام کیواسطے خرچ کیا کرتے تھے اون کو اسطرح سے لادینگے کہ اونکے بدن سے ایسی بدبو نکلے گی کہ وہان تئے لوگون کو بڑی تکلیف پہونچے گی اور جو لوگ اکڑ کر چلتے اور اپنی تکبری کے سبب کسی کے ساتھ ملنساری نرکیتے خلق اخلاق نکرتے اونکو لبا نُر کرتا گندہک کا جلتا بلتا پہنا کر اس مقام مین حاضر کرینگے یارو یہ حال بدبخت روسیاہ گنہکارون کا اس امت کی ہوگا اور جو اپنے خاوند کی تابعداری دل وجان سے راتدن کیا کرتی ہین اور سر مستعد رہتے ہین اومین سے بعضونکی صورت چودھوین رات کے چاند کی سی اور بعضون کی تارون کی طرح چمکتی ہوگی بعضے نور کے منبر پر بعضے سنہری جڑاؤ کرسیون پر بعضے مشک اور زعفران کے چبوترے پر بڑی شان وشوکت سے بیٹھے ہونگے سو اسے بھائیو اب وہانکی تیاری کرو بڑا سفر کٹھن راہ درپیش ہے پچاس ہزار برس کا ایکدن آویگا بڑے بڑے دکھ اور مصیبت مین ڈالے گا اس دم کی فرصت مین جو ہو سکے دوڑ دھوپ کرکے دنیا کے کھیت مین اچھے اچھے میودن کے درخت لگا و ریاضت اور محبت کے پانی سے جلد اوسکو سینچو پھر وہان پہونچکر بے کھٹکے طرح طرح کے میوے کھاؤ اور جسکو چاہو بانٹو خوشی خورمی سے کاٹو آرام چین سے اپنی گذران کرو اپنے خاوند کے دیدار کی لذت سے مالا مال ہوجاؤ کروڑ ہا برس تک اسی طرح عیش وعشرت کے ساتھ بسر کرو بلکہ روز بروز تمہاری ترقی ہوا کرے گی دلہن کے مرتبون کی بزرگی اور بھلائی تمکو ملے گی اور جو ان باتون کے برخلاف عمل مین لاؤگے بری باتونکو اختیار کروگے شرک اور بدعت کے کام کروگے جاہلیت کے رسوم بجا لاؤگے باپ دادون کی رسمون پر جو سنت نبوی کے خلاف کرتے تھے چلوگے شیطان اور نفس کے بھکانے سے

راہ مستقیم کو چھوڑ دوگے تو بڑی شرمندگی اوٹھاؤگے دکھ پاوٗگے بلکہ سیدھے جہنم مین چلے جاوٗگے کبھی کسی طرح سے وہانسے نکلنے نپاوٗگے دن بدن عذاب کی سختی بڑھتی جاویگی کسی کی سعی سفارش کام نآویگی الٰہی توہمکو اور سب مسلمانون کو نیک کر اور نیکی کے کامون پر چلا اور برائی سے بچا دنیا کی محبت ہمارے دلسے دور کر اپنی اور اپنے محبوب کی محبت سے معمور کر آمین بحرمت نبی کریم وآلہ واصحابہ اجمعین

پانچوان باب قیامت کے بیانمین

جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت اسرافیل علیہ السلام پہلی دفعہ صور پھونکین گے سب لوگ مرجاوینگے پھر جب دوسری مرتبہ پھونکین گے تو تمام خلایق گورکے بھیتر سے باہر نکالین گے گنہگار لوگ ننگے بھوکے پیاسے قبرون سے اوپر آوینگے تین سو برس تک قیامت کے میدانمین عذاب کی گرمی سے جلین بھنین گے حیران و پریشان پڑے رہین گے چہرہ اونکا مارے طپش کے سیاہ بن جاویگا آہ و نالہ کرکے اسقدر روئین گے جو بدن اونکا خشک لکڑی ہو جاویگا آخر کو آنکھون سے لہو ٹپکے گا آفتاب سر پر قریب ایک بالشت کے آکر کھڑا ہوگا ہر شخص اپنے اپنے گناہ کے اندازے پر پسینے مین ڈوب جائیگا کوئی ٹخنون تک کوئی پسلیون تک کوئی زانو تک کوئی کمر تک کوئی سینہ تک کوئی گلے تک کوئی منہ تک کوئی سر تک اوس مقام مین سب انسان اور جن اور جانور دنیا کی ابتدا سے آخر تک جو پیدا ہوئے ہین جمع ہونگے یکایک اونکی اوپر ایک آواز نہایت مہیب ایسی زور شور کی آویگی کہ اوسکی دہشت اور ہیبت سے ہر کوئی بیہوش ہوکر اوندھے منہ گر پڑیگا تارے ٹوٹ پڑین گے آسمان پھٹ جائیگا بعد اوسکے حق تعالیٰ کی حکم سے پہلے آسمانکے فرشتے زمین پر اوتر آوینگے اتنے ہونگے کہ تمام جن اور انس وحیوانات کی خلقت کو صف باندھکر گھیر لین گے پھر دوسرا آسمان پھٹے گا اوسکے فرشتے بھی اسی طرح سب کو سب

گرد اگرد کھڑے ہونگے یہاں تک کہ ساتوں آسمان پھٹ جاوینگے اور ہر ایک آسمان پر کے
فرشتے ایک کے بعد دوسری گرد حلقہ باندھکر کھڑے ہوجاوینگے تب اللہ تعالے کا حکم
ہوگا کہ دوزخ کو حاضر کرین ہزارون فرشتے کھینچتے ہوئے اوسکو لاوینگے پھر وہ بری آواز
سے شور و غل مچاتی ہوئی اوس جگہ آویگی کہے گی کہ جلد میرے پیٹ کو بھر دو جو وعدہ مجھسے
کیا ہے اوسے پورا کرو اللہ تعالے فرماویگا اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا
الشَّيْطَانَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ترجمہ
کیا اقرار نہین لیا تھا مینے تمسے اے بنی آدم کہ نہ پوجو شیطان کو کیونکہ وہ تمہارا
دشمن ہے ظاہر اور پوجو مجکو یہی ہے راہ سیدھی گنہگار لوگ اوسدن پشیمان ہونگے
اپنے کئے پر شرمندگی اوٹھاوینگے بڑی روسیاہی وہان اونکو حاصل ہوگی خجالت
کے سبب کچھ جواب دینے کی طاقت نرہیگی اوس روز اللہ تعالے آپ قاضی ہوگا
انصاف چکانے پر لوگون کے توجہ فرماویگا ہر ایک سے حساب لیا جاویگا سب
کے عمل کی پرسش ہوگی پل صراط پر سے گذرنا ہوگا نیکی بدی تولی جاویگی چھپی کھلی
بات سب کے آگے آویگی بعد حساب کتاب کے جو شخص گنہگار ٹھہریگا دوزخ مین ڈالا جائیگا
حضرت جبریل علیہ السلام پکار کر کہینگے فلانا فلانے کا بیٹا تقصیر وار ہوگیا اوسپر گناہ
ثابت ہوا اوسکو یہان سے لیجاؤ جہنم مین داخل کرو اوسی دم فرشتے اوس کو کھینچتے
ہوے بڑی خرابی اور ذلت کے ساتھ گھسیٹ کر لیجاوینگے دوزخ مین گرادینگے
ہزارون طرحکے عذاب مین گرفتار کرینگے بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا جل بھنکر کباب
ہوگا اللہ تعالی کی قدرت سے پھر جسم درست ہوگا نیا چمڑا بدن پر چڑھیگا پھر عذاب ہوگا
اسی طرحسے عذاب ہوتا رہیگا کبھی چھوڑے نجاوینگے ایک دم فرصت نپاوینگے
فرشتون سے فریاد کرینگے ہمپر مہربانی کرو ذرا فرصت دو فرشتے یہی جواب
دینگے اے بخت روسیاہ تیرے اعمال نے تجکو یہان پہونچایا خاوند کی نافرمانی نے یہ مقام

دکھلایا اگر تو خالق کی خوشی کے کام کرتا تو آج کے دن چین و آرام سے رہتا یہ دُکھ اور رنج کبھی نہ اوٹھاتا اب دیکھکر غم کھانا اور پچتانا کچھ کام نہ آوے گا اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے اس گرفتاری کے وقت تجھے کوئی نہ چھڑاوے گا کسیکی کیا طاقت کہ اوسکے عذاب سے کسی کو بچا وے یا اوسکے قہر کے پنجے سے چھڑا وے ہم تو تابعدار ہین اوس کے حکم پر چلتے ہین اوسکی خوشی چاہتے ہین ہم سے مہربانی کی توقع نرکھہ اب اپنے کئے کی سزا چکھہ سب مومنون کی مان حضرت بی بی عائشہ راضی ہوا اون سے اللہ کہتے ہین کہ مین نے ایک دن جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کے روز دوست دوست کو یاد کرے گا یا نہین فرمایا کہ تین جگہ ہر شخص ایسی مصیبت مین گرفتار ہوگا کہ کسی کو یاد نرکھے گا ایک تو جہان ترازو کھڑی ہوگی نیکی بدی تولی جائیگی دوسرے جب نامہ اعمال لوگونکے ہاتھ مین دیا جائیگا اوسوقت مارے پیشانی کے اکثر بیہوش اور بے دم ہوجائینگے کہ کسیکی خبر کسیکو نرہے گی تیسرے جب زبانیہ یعنے دوزخ دوزخ کے پیادے نعرہ مار کر بڑی خفگی اور جھنجھلاہٹ سے لوگون کی طرف پکڑنے کو دوڑینگے جن لوگون نے اللہ کو واحد یگانہ نہ جانا اور اوسکی عبادت اور قدرت اور علم مین دوسرون کو شریک کرتے تھے اور مشکل کے وقت اورون کو پکارتے تھے غریبون مسکینون کو دکھ دیتے تھے غرور اور تکبری سے کسی کو خاطر مین نہ لاتے تھے اون کو زنجیرون مین باندہ کر کھینچتے ہوئے لیجا دینگے اور بی بی صاحبہ فرماتی ہین کہ مین نے رسول اللہ سے اللہ کی رحمت ہووے اونپر پوچھا کہ پل صراط کا احوال بیان کیجئے فرمایا کہ وہ ایک پل ہے دوزخ کی راہ پر پندرہ ہزار برس کی راہ اوسپر سے سب کو گذرنا ہوگا بال سے باریک تلوار سے تیز اپنے اپنے عملون کے موافق کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کیطرح کوئی دوڑتے گھوڑے کی طرح کوئی آہستہ آہستہ اوسپر سے چلاجائیگا سب کے پچھلے اللہ تعالےٰ کے فضل سے مین پار ہوجاؤنگا پھر اوسوقت

میری امت کے بائین دہنے دو فرشتے کھڑے ہوکر بڑی عاجزی سے پکارکر یہ دعا مانگین گے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَلٰی اُمَّةِ مُحَمَّدٍ یعنی اے پروردگار تو رحم کر حضرت محمدؐ کی امت پر جو گنہگار ہوگا پار نہ اوتر سکے گا پانون کانپ جائینگے اوندھی منھ نیچے دوزخ مین گر پڑے گا اور فرمایا کہ پل صراط پر ایسی اندھیری ہوگی کہ ہاتھ کو ہاتھ نسوجھیگا جسکو ایمان کی روشنی ہوگی وہ اس روشنی مین موافق اپنے مرتبے کے آہستہ یا دوڑتا ہوا چلے گا گنہگارون کو کچھ روشنی نملے گی ناچار ہوکر دوسرونسے روشنی مانگینگے جواب یاوینگے کہ روشنی حاصل کرنیکی جگہ دنیا تھی یہان کہان ملے گی پھر وہین جاؤ کما کر لاسکو تو لاؤ اور فرمایا کہ اوس پل کی راہ بڑی کٹھن ہے پانچ ھزار برس کی راہ اوپر چڑھنا ہوگا پانچ ہزار برس تک اوپر جانا ہوگا پانچ ہزار برس تک نیچے اوترنا ہوگا اور وہان سات مقام اٹکاؤ ہوگا پہلے مقام مین ایمان سے سوال کرینگے جسکا ایمان ثابت ہوگا وہان سے رہائی پاویگا اور جسکا ایمان شرک اور نفاق اور بدعت سے بھرا ہوگا وہان سے چھوٹ نجاوے گا دوزخ مین گرایا جاویگا دوسرے مقام مین نماز سے پوچھینگے جسنے اپنی نماز ارکان اور آداب کے ساتھ وقت پر ادا کی ہے وہ وہان سے بچیگا نہین تو دوزخ مین پڑے گا تیسرے مقام مین زکواۃ سے پوچھینگے جسنے زکواۃ کا مال حساب سے نکالکر حقدارون کو دیا ہے وہان بچ نکلے گا نہین تو پھر اوسیدم آگ کی گڑھے مین ڈھکیلا جائیگا چوتھے مقام مین رمضان کے روزون سے پوچھینگے جو کوئی تیسون روزے بدون عذر شرعی کے ہمیشہ ادا کرتا رہا ہے وہ سرخروئی حاصل کرے گا نہین تو رسوائی کے ساتھ جہنم مین ڈالا جاوے گا پانچوین مقام مین حج سے پوچھینگے اگر حج کیا ہے تو خلصی پاوے گا اور جو مقدور ہوتے دنیا کی آرام کو چھوڑ کر نہین گیا تو بڑے سخت عذاب مین پھنسایا جائیگا چھٹے مقام مین طہارت کی حقیقت کا سوال کرینگے اگر جنابت کی حالت سے غسل کرکے پاک ہوتا رہا ہے

تو وہان سے رہائی ملے گی نہین تو اوسکی جان بڑی تکلیف اور نہایت مصیبت اور دکھ مین پڑے گی ساتوین مقام مین ہمسایے کے حق ادا کرنے کا سوال کرینگے اگر دکھ سکھ مین اوسکا شریک ہوا ہے اور اپنے مقدور کے موافق اوسنے سلوک رکھا ہے تو دہان سے نجات پاویگا نہین تو بڑی خرابی اور ذلت سے دوزخ مین ڈالا جائیگا غرض ان ساتون مقام سے جب خیر و خوبی کے ساتھ نکلا تو اوس پل سے اوتر گیا نہین تو دوزخ کے منھ کا لقمہ بنا اور فرمایا رسول اللہ نے کہ قیامت کے دن ایک گھڑی کا عذاب ستر مرتبے کی جان کندنی کی سختی سے زیادہ تر ہے اوسدن پیغمبرون اور اولیاؤن اور شہیدون کو بھی ایسی فکر ہوگی اور مصیبت پہونچے گی کہ اپنی پیغمبری اور ولایت اور شہادت کے دعوے کو بھول جاوینگے بڑی گھبراہٹ اور حیرانی سے سجدے مین گرین گے اور رونکا حال اسی سے سمجھا چاہئے کہ اونکے اوپر کیا کیا گذرے گا سب ہی فریاد کرینگے اور عاجزی سے دعا مانگینگے خداوندا اور کچھ ہماری آرزو نہین ہے اتنا کرم کر کہ ہمکو اس عذاب سے نجات دے ہر ایک پیغمبر جلیل القدر اوس روز بیقرار اور بیحواس ہو جائیگا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اوس حالت مین اپنی دکھ پر کچھ خیال نکرینگے امت کی مخلصی اور رہائی چاہین گے اونکی شفاعت کیواسطے اوس پاک پروردگار کی جناب مین نہایت عجز اور انکساری سے سجدہ کر کے دعا مانگین گے حضرت عبداللہ ابن عباس پیغمبر صاحب سے نقل کرتے ہین کہ اوسدن لوگ چار گروہ ہونگے جو گروہ سب کے سب بہشت مین داخل ہونگے وے فرشتے ہین اور جو گروہ تمام دوزخ مین پڑینگے وے شیطان ہین اور اونکے تابعدار اور ایک گروہ مین سے بعضے ثواب حاصل کرینگے اور بعضے عذاب وہ آدمی اور جن ہین اور ایک گروہ چارپایون کا ہوگا کہ زندے ہوکر پھر خاک ہو جاوینگے غرض جو کچھ وہان کی فضیحتی اور رسوائی ہے سو آدمیون کیواسطے ہے چارپایے اوسوقت خوش ہوکر شکر الٰہی

بجا لاوینگے کہ خوب ہوا جو ہم آدمی ہوئے اس عذاب مین نہ پڑے حضرت امیر المومنین
علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب نیکی بدی آدمی کی تولی جاوینگی پھر نیکی اتنی ہوگی
کہ اگر ایک ذرہ بھر اور ہو تو تول پوری ہوا وسوقت اللہ تعالے کی طرف سے حکم ہوگا
کہ اے بندے تھوڑی نیکی اور ہو تو یہان کے عذاب سے چھوٹ جاوے بندہ عرض
کرے گا خداوندا اور نیکی تو میرے پاس نہین ہے اگر مجکو ایک لحظہ کی فرصت ملی تو اوس میدان
مین جا کر اپنے لوگون سے جنکے ساتھ دنیا مین مین نے بہت سی نیکی کی ہے اور اونکے
خاطر بڑے بڑے دکھ اوٹھائے ہین ذرہ بھر نیکی مانگ کرے آؤن حکم ہوگا کہ اسکو
جانے دو نیکی لاوے وہ وہان سے نکلکر بدحال اور سرگردان ہوکر اوس
میدان مین آوے گا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے پہلے باپ کو پاوے گا دیکھکر اوسکے ولین
بڑا بھروسا بندے گا کہ اب میرا بیڑا پار لگا سامنے آکر کہے گا اے باپ مین تیرا فرزند دلبند
جگر گوشہ ہون دنیا مین سب سے زیادہ تو مجکو پیار کرتا تھا ہر ایک چیز سے بہت دوست رکھتا تھا
خوشی اور آرام میرا ڈھونڈتا تھا ہر طرحکی آفتون سے نگہبانی کرتا تھا اسوقت ایک ذرہ بھر
نیکی کا محتاج ہوکر تیرے پاس آیا ہون اگر مہربانی کری اور ایک ذرہ بھر نیکی مجھے بخشی تو شاید
اس قیامت کی سختی سے نجات پاؤن نہین تو جہنم مین ڈالا جاونگا باپ یہ بات سنکر کہیگا
تو کون ہے مین نہین پہچانتا مین تیرا باپ نہین تو جا اور کہین ڈھونڈلے تب وہ بچارا
مایوس ہوکر مان کو ڈھونڈتا پھرے گا جب وہ نظر آویگی اوسکے پاس جا کر کہے گا اے
مان تو میرے پیدا ہونے کیلیے ہمیشہ دعا مانگتی تھی پھر میری پالنے مین بڑی بڑی تکلیف
اوٹھاتی تھی رات دن میرا ہی آرام چاہتی تھی اپنا کھانا پینا راحت کے واسطے میری بھول
جاتی تھی اب مین ایک ذرہ بھر نیکی محتاج بنکر تجھ پاس پہونچا ہون اگر تو ہی نظر مہر کی مجھپر
کریگی تو مین آج کی سختی سے بچون گا جنم بھر تیرا گن گاونگا نہین تو دوزخ مین ڈالا جاونگا
مان جواب دیگی کہ بیٹے مجکو نہین جانا تو کون ہے مین نے نہین پہچانا اپنے

حال مین مین خود حیران ہون کسی کو کیا دے سکون اد ہر وقت یہ شخص جب
ان ... کے کلام سنکر نا امید ہو جائیگا لیکن بہت پچتائیگا کہے گا ہائے اب کہان
جاؤن کس سے اس مصیبت کے وقت مدد مانگون ماں باپ کے برابر دوست
کون ہے کہ ادسے اپنی بپت جا سناؤن جو وہ ایسے وقت مین کام آوے مجھ
غریب عاجز کو اس بلا سے چھوڑا دے بہلا بہن کے پاس تو جاؤن دیکھون وہ مجھ سے کیا
سلوک کرتی ہے ڈھونڈھتے ڈہونڈھتے بہن ملجائیگی دیکھکر کہے گا ای بہن دنیا مین
تو تو مجھے بہت چاہتی تھی بہائی بہائی کہا کرتی تھی دکھ کے وقت چھاتی سے لگاتی تھی
میری تندرستی اور آرام منایا کرتی تھی اب یہان قیامت کے حساب مین پہنسا ہون
ایک ذرہ بہر نیکی ملے تو اس مصیبت سے مخلصی میری ہاتھ آوے بہن کہے گی اے آدمی
تو کون ہے کیا بکتا ہے اسوقت مجھے بہول مین اپنی پریشانی مین آپ گرفتار ہون کیونکر
دوسرے کی مدد کرون آخر وہان سے بہی مایوس ہو کر بہائی کو ڈہونڈنے لگے گا کہ اتنے مین
وہ بہی نظر آجاوے گا کہے گا اے میرے پیارے بہائی دنیا مین ہم تم اکھٹے رہا کرتے تھے
ایک دوسرے کے مددگار رہتے تھے آپس مین پیار محبت کے ساتھ گذران کرتے تو میری خوشی
سے تجھے خوشی تھی میری بیکلی سے تجھے بیکلی تھی اسوقت حساب کی جگہ مین مجکو لا ملی ہے مین
نیکی تولی جاتی ہے ایک ذرہ بہر نیکی ہو تو میرا حساب پورا پڑے اس دکھ درد سے نجات
ملے بہشت مین جاؤن دوزخ سے بچون بہائی بہی وہان بہاگی گری سے منکر ہو جاویگا
اوسکی منت وزاری پر کچھ خیال نکریگا پہر جورو کے پاس جائیگا کہے گا ای یار جانی
وای دوست روحانی مین تیرا خاوند ہون دنیا مین تیری خوشی کیواسطے اپنی
بیگانون سے لڑتا تہا تیرے آرام کے لئے کیا کیا دکھ نہین بہرتا تہا ماں
باپ کو تیری خاطر چہوڑکر الگ ہو رہا تہا جس مین تو راضی رہے
وہی کیا کرتا تہا اب نیکی کا حساب ہوتا ہے ایک ذرہ بہر نیکی

کم ہوئی ہے اگر تو اپنے پاس سے دے تو مین تیرا بڑا احسان مند ہوؤن اور تیرے
سبب اس عذاب سے چھوٹون جو رو کہے گی دنیا مین مینے خصم نہین کیا [illegible] کی جو
نہین ہی تو بڑا جھوٹا ہے یہان سے چلا جا ایسی فریب کی باتون سے مجھے نہ پھسلا پھر بیٹا
بیٹی بھی اسی طرح منکر ہو کر اپنا پیچھا چھوڑا دینگے غرض جب اوسکی ہر طرف سے آس
ٹوٹیگی تو نا امید شرمندہ بن اللہ تعالے کی درگاہ مین جاوینگے کہیگا افسوس مین
کیا منھ دکھلاؤن خاوند کے پاس خالی ہاتھ کیونکر جاؤن جن جن سے امید رکھتا تھا
کوئی کام نہ آیا میری اس مصیبت پر کسی نے رحم نکھایا ہائے مین کدہر جاؤن اپنے
جلے دل کا دکھ کسے سناؤن سوائے اوسی خاوند کے جو میرا خالق اور مالک ہے کون
اس حال مین مجھپر نظر کری اس غم کے دریا سے مجھ ڈوبتے کو کون پار لگا دے یہ
کہکر بڑی عاجزی اور مسکینی سے سر جھکا غمگین ہو ہاتھ اوٹھا کر اوس پاک پروردگار کی
جناب مین عرض کرے گا اے میرے خاوند تجھپر کچھ نہین چھپا جتنا مجھ سے ہو سکا خوب
دوڑا لیکن کسی نے نہ پوچھا مان باپ جورو لڑکے بھائی بہن کوئی کام نہ آیا سب نے
صاف جواب سنایا اب تو ہی فضل کر کہ تو رحیم اور کریم ہے تب اللہ تعالے کا حکم ہوگا کہ
اے بندے جن جن کی رضامندی مین اپنی عمر گنوائی جن جن کی خاطر بڑی بڑی تکلیف
اوٹھائی حلال حرام کا کچھ خیال نکیا بھلے برے کا دھیان نرکھا اللہ اور رسول کے حکمونکو
جنکی خاطر چھوڑ دیا دنیا مین کی خوشی پر ڈوبا رہا خلاف شرع حرام اور بدعت کے کام سب
کرتا رہا اب وے کہان ہین کیون نہین ایسے برے وقت مین کوئی تیرے کام آتا تب دم
بیچارہ خجالت اور شرمندگی سے چپ ہو جاویگا اللہ تعالی فرماوے گا دنیا مین حکم ہوا تھا
کہ میری عبادت کیجیو تونے اپنے لوگونکی خوشی چاہی اونکے کامون مین حاضر رہا عبادت
غفلت کی اگر تو مجھے رحیم اور کریم دل سے جانتا ہرگز میرے حکم مین سستی نکرتا ہر دم
میری خوشی ڈھونڈھتا تو ہی خوشی اور رضامندی میری آج تیرے کام آتی اس اعتقاد

تمکو چھوڑا ہے آپ میرا اختیار ہے چاہون بخشون چاہون سزا دون چنانچہ ایسا ہی ہوگا
جسکو اللہ تعالےٰ چاہے گا گناہون کے ساتھ بھی اپنے فضل سے یا کسی کی سفارش
سے بخشدیگا چاہے گا سزا کو پہونچا دیگا الٰہی ہمکو نیکی کرنے کی توفیق دے کہ سب کی
محبت دل سے بھلا کر تیری محبت مین رہین تیری اور تیرے رسول محبوب کے کہنے کی
پیروی کرین اور اونکے فرمانے پر جان و دل سے حاضر رہین تاکہ قیامت کے دن میدان
مین خجالت نہ اوٹھاوین آمین یارب العٰلمین بحرمت محمد و آلہ الامجاد

چھٹا باب دوزخ کے بیان مین

اللہ صاحب نے فرمایا ہے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ
لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ترجمہ اور دوزخ پر وعدہ ہے اون سب کا اوسکے سات دروازے
ہین ہر دروازے کے لئے اونمین سے ایک فرقہ بٹ رہا ہے حضرت ابوہریرہ نے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب ہزار برس تک دوزخ دہونکا گیا تو
سرخ ہوا پھر ہزار برس تک دہونکا گیا تو سفید ہوا پھر ہزار برس تک دہونکا گیا تو سیاہ ہوا
قیامت تک وہی سیاہ رہیگا جیسا اندھیری رات ایک روز رسول علیہ السلام نے حضرت
جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کیا سبب ہے جو کبھی مین میکائیل کو ہنستے نہین دیکھا حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ جو کہتے ہو سچ ہے جس روز سے دوزخ
کی آگ پیدا ہوئی ہے اوس روز سے میکائیل کے دلین اوسکی ہیبت سما گئی ہے مارے
خوف کے ڈرتے رہتے ہین پھر ہنسی کیونکر منہ سے نکلے سبحان اللہ جو ایسے مقرب فرشتے ہین
اونکے دلین دوزخ کی دہشت ایسی بیٹھی ہے کہ ہوش وحواس جاتے رہے اس
فکر مین پڑ رہتے ہین کہ خدا جانے کسکو حکم ہو اوسین ڈالنے کا وہ مالک مختار ہے سمجھتے
ہین سب اوسکے بندے ہین عاجز جو چاہے جب چاہے کرے اور یہ آدمی زاد بسبب مغرور

اور سرکش ہین دنیا پر ایسے بہولے اللہ کے حکم سے ایسے غافل ہوئے کہ اس مقام کا اونکو
کچھ خیال نہین دن رات اپنے آرام اور نام کے کام مین لگے رہتے ہین دوزخکے
عذاب سے کچھ نہین ڈرتے وہان کیا حال ہوگا کیسی بلامین گرفتار ہون گے کہ جسکا
کچھہ حد و پایان نہین اوس دم نالہ و فریاد کچھہ کام نہ آویگا معذرت اور گڑگڑانا کسی کا
کچھہ نہ سنا جاویگا کہتے ہین کہ جب لوگ اپنے اعمال کی سزا سے دوزخ مین بھرے جاوینگے
گے روتے روتے چلاتے چلاتے حیران ہون گے کوئی اونکی نہ سنے گا کہین گے
دنیا مین جب ہمپر مصیبت پڑتی تھی منت وزاری سے کوئی بچاتا تھا یا صبر کرنے سے
کم ہو جاتا تہا یہ کیسی مصیبت ہی کہ ہزار برس گذرے نہ کوئی بچانے والا نظر آیا نہ یہ دکھ
کم ہوا ہائے یہ دکھ کس سے کہین کدھر جاوین یہی کہین گے سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ
صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ **ترجمہ** اب برابر ہے ہمارے حق مین ہم بیقراری کرین یا صبر
کرین ہمکو نہین خلاصی جب ہزار برس اور گذر جاوینگے تب ایک سفید ابر پیدا ہوگا دیکھکر
خوش ہونگے قیاس کرینگے شاید اللہ نے ہمپر رحم کیا جو پانی بھیجا اب پیاس کے
رنج سے خلاصی پاوینگے اوسوقت حضرت جبرئیل سے اللہ تعالے یون پوچھے گا
یہ گنہگار کیا کہتے ہین عرض کرینگے تو تو سنتا اور بیناہے تجھپر کچھ پوشیدہ نہین یہ
پانی چاہتے ہین حکم ہوگا جو اس ابر مین ہے برسے وہین ابر سے بچھو برسین گے ایک
ایک اونٹ کے برابر ایسے زہردار کہ جنکے کاٹنے سے ہزار برس تک جلن اور سوزش
رہے گی پہر ہزار برس تک غل اور فریاد مچاوین گے پانی مانگین گے تب ایک
کالی بدلی ظاہر ہوگی اوس سے سانپ برسین گے جنکے کاٹنے سے دو ہزار برس تک
بیتابی اور بے قراری او نہین رہے گی فرمایا اللہ صاحب نے زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ
الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ **ترجمہ** بڑھایا اونپر ہمنے عذاب پر عذاب بدلا اوسکا
جو شرارت کرتے تھے غرض انواع طرح کے عذاب ہین واسطے گنہگارون

کے واسطے دوزخ مین موجود ہین ایک دم کی فرصت اور تھوڑی تخفیف بھی وہان نہ ملیگی
اے بھاؤ اگر اللہ اور رسول علیہ السلام کے کہنے پر ایمان ہو تو قیامت کے
عذاب سے درد اپنی عمر اللہ تعالے کی عبادت اور بندگی مین کاٹو رسول اللہ
کی پیروی مین رہو دنیا کی الفت چھوڑ دو شہوت اور طمع کے کامون سے دور ہی بھاگو
سرکشی اور گمراہی اختیار نکرو اوس منتقم حقیقی کے عدل پر خیال رکھو اوسکی قہاری اور
جباری کے غضب سے بچو کیونکہ اللہ تعالے کا وعدہ سچا ہے خوب یقین کرو کہ بدکارون
کو اور نافرمانون کو دوزخ مین ڈالے گا دوزخ کو اونسے بھریگا سچ ہے کہ بدکارون
کی وہی جگہ ہے اور جو لوگ اللہ تعالے کی خوشی چاہتے ہین اوسکی حکم برداری
کرتے ہین وے بہشت مین داخل ہونگے یون روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام
کا جسم بنانے کیواسطے مٹی خمیر کرنے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک ذرہ
آگ دوزخ سے لاکر زمین مین رکھی سات طبق زمین کو اوسنے جھلس دیا جلا مارا آخر
وہ آگ دنیا مین نہ سکی پھر جب حضرت جبرئیلؑ لائے یہی حال ہوا غرض سات مرتبہ
آگ لائے جب یہان وہ نہ ٹھہری تب جناب باری تعالے مین عرض کی خداوندا
دوزخکی آگ کسی طرح دنیا مین قرار نہین پکڑتی حکم ہوا کہ اے جبرئیل آدمی کیواسطے
مین نے دوسری آگ بنائی ہے اوسکو لوہے پتھر لکڑی مین رکھی ہے اوسے لے جاؤ
حضرت جبرئیل بموجب فرمان کے وہی آگ لائے کہ آدم علیہ السلام کے جسم مبارک
مین لگی روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ نے ایکدن حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا
کہو بھائی دوزخ کی کیا صورت ہے ذرا اوسکو بیان کرو حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ
یا رسول اللہ قسم ہے مجکو اوسکی جسنے تجھے پیغمبر کیا اگر دوزخ کی آگ سوئی کے
ناکے برابر دنیا مین لاؤن تمام آسمان و زمین اور جو اونکے درمیان ہے سب کا سب
جل بھن کر گویا نیست ہو جاوے اور اگر ایک قطرہ دوزخیون کے بدن کا عرق

یہان پھونچاؤن دنیا کے تمام لوگ اوسکی بدبو سے ایسی اذیت پاوین کہ جانسے ہاتھ
دہو بیٹھین اور ایک زنجیر دوزخیون کے جکڑنے کی اگر مین یہان لاؤن اوسکے بوجھ سے
آدمی تو کیا پہاڑ دب کر چور خاک سیاہ ہوجاوین یا رسول اللہ اگر کسی کو دوزخ کے ایک کنارے
پر جسکی کچھ انتہا نہین ہے عذاب کرین دوسرے آدمی جل بھن کر اوسکی تپش سے
کوئلا بن جاوین اور اوسکا اسقدر ہی کہ اگر کوئی ایک پتھر اوسمین ڈالے ہزار برس
تک نیچے چلا جاوے پھر بھی اور چھوڑنے لگے لکڑی اوسکی لوہا پتھر خوراک اوسکی آدمی
اور پری وہانکے رہنے والون کو پانی کی جگہ دوزخیون کا پیپ لہو اور کھانے کو
زقوم کا درخت جسکو سیج کہتے ہین اور اونکو کپڑا ایسے کا دوزخ کے رنگ سے بھی زیادہ
سیاہ ملیگا فرمایا اللہ تعالے نے سورہ دخان مین اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ
كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُوْنِ ترجمہ بیشک درخت سیج کا کھانا ہے گنہگار کا جیسے
پگھلا تانبا کھولتا ہے پیٹون مین اور دوزخ مین سات دروازے ہین ایک دروازے
سے دوسرے دروازے تک ستر ہزار برس کی راہ ہی اور چوڑائی بھی اوسکی اوسیقدر
ایک ایک دروازہ ایک گروہ کے لئے مقرر ہے اور ہر ایک دوزخ اپنے اوپر
کے دوزخ سے ستر درجے گرم اللہ تعالے کے دشمن اور نافرمان اوسمین ڈالے
جائینگے اونکی گردنون مین بھاری آگ کے طوق اور ہاتھ پاؤن مین
لوہے کی ہتھکڑیان اور بیڑیان دی جائینگی دونون ہاتھون کو پیٹ کیطرف سے
نکال کر پیٹھ کی طرف کھینچینگے آگ کے کوڑے مارینگے یہ حال سنکر جناب پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت متفکر ہوئے رونے لگے پھر پوچھا کہو بھائی جبرئیل کس
طبقے مین دوزخ کے کون قوم رہے گی جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا یا رسول اللہ سبکی
نیچے کے طبقے مین منافقون کی جگہ ہے جو ظاہر مین مسلمان کہلاتے ہین اور باطن مین
جو جو کفر اور شرک کے کام ہین کرتے رہتے ہین اللہ اور رسول کی محبت دل مین

نہین رکھتے قیامت سے هرگز نہین ڈرتے منہ مین کچھ دلمین کچھ منھ کے سچے دلکے جھوٹے
اور فرعون اپنی قوم سمیت وهین رهیگا اوسکا نام هاویہ ہے اوسکے اوپر کے
طبقے مین مشرک رهین گے جو اللہ تعالے کو مانتے تھے پھر اورونکو بھی اپنی مشکل کیوقت
پکارتے تھے اونکی منت مانتے تھے خدا کے کارخانہ مین شریک اور مختار ٹھراتے
تھے اور وهی عبادت کے آداب اونکے ساتھ بجالاتے تھے اوسکا نام جهنم ہے
اوسکے اوپر کے طبقے مین یهود و نصارا جو آخری زمانے کے پیغمبر پر کہ اونکی کتابون
سے اونکی پیغمبری صاف ثابت ہے جسکا حال سنت کے باب سے معلوم کر چکے ایمان
نہ لائے رهین گے اوسکا نام سقر ہے اوسکے اوپر کے طبقے مین شیطان اور اوسکی
ذریات اور جسنے اوسکی پیروی کی رهین گے اوسکا نام لظی ہے اوس کے
اوپر کے طبقے مین سود کھانے والے رهین گے اوسکا نام حطمہ ہے ان چھ طبقون کا
حال بیان کرکے حضرت جبرئیل علیہ السلام چپ ہو رہے تب جناب رسالت مآب نے
پوچھا کہ چھ دوزخ کا بیان جو تم نے کیا معلوم ہوا اب ساتوین کا بھی حال کھولکر اوسکے
رهنے والے کون هین بولے یا رسول اللہ یہ خبر نہ پوچھو حضرت نے فرمایا کیون نہین
اوسکی حقیقت بھی سناتے حضرت جبرئیل نے جناب پاک کا سر اپنی چھاتی سے لگایا
چوم کرکہا آپ نیچے انکھین کرکے دیکھئے حضرت نے جو دیکھا بڑی کثرت سے
عورت مرد اوسمین بھرے هین حضرت جبرئیل سے پوچھا یہ کس کی امت
هین حضرت جبرئیل نے بیان کیا کہ تمھاری امت کے لوگ هین جنھون نے دنیا
مین بڑے بڑے گناہ کیے تھے اور سرکشی اور تکبری کے ساتھ رہتے تھے اور بے
توبہ دنیا سے گذر گئے حضرت یہ سنکر مارے غم کے بیہوش اور بیتاب ہوگئے
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت کے سر مبارک کو چھاتی سے لگاکر بوسہ دیا حضرت
صلعم وهین ہوش مین آئے فرمانے لگے اے بھائی اب سخت مصیبت اور بڑی

پریشانی مجکو حاصل ہوئی یہ کہکر روتے روتے اپنے حجرے مین تشریف لیگئے جا نماز پر گر کے آہ و زاری کرنے لگے اپنے خداوند کریم ورحیم کی عبادت مین مشغول ہوئے سجدے پر سجدے کرتے دعا پر دعا مانگتے سات دن تک یہی حال رہا کسی کو اس کی خبر ہو نی کہ حضرت کہان تشریف فرما ہوئے آخر کو سب اصحاب مل کر حجرے کے دروازے تک آئے حضرت نے پہلے سے بلال رضی اللہ عنہ کو وہان بٹھلا دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر کوئی آوے تو اوسے بھیتر آنے مت دیجیو جب یار دن نے قصد کیا حجرے مین جاوین بلال نے منع کیا کہ حضرت کا حکم ہے کہ اندر کوئی نجاوے یار سب بیقرار ہوئے نالہ و فریاد کرتے کرتے آخر کو سب اپنے گھر گئے اور یہ گمان ہوا کہ شاید آپ نے رحلت فرمائی بعد اوسکے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین جاکر یہ سرگذشت مفصل بیان کی حضرت بی بی کو کئی دن سے جو موافق معمول کے حضرت نے کھانے وقت نہین بلایا تھا اسکا غم تو تھا ہی یہ حال سنتے ہی بڑی بیتابی ہوئی نہایت بیقراری سے روتی ہوئین حجرے کے پاس آئین دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ بیٹھے ہین فرمایا کہ اگر دروازہ کھول دو تو مین حضرت کے چہرۂ مبارک کو دیکھکر سعادت حاصل کردن دونون جہان کی دولت سے فائدہ اوٹھاؤن بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے منع کیا ہے کہ کوئی اندر نہ آوے یہ بات سن کر از بسکہ غمگین ہوئین پاک پروردگار کی جناب مین عرض کرنے لگین خداوندا اگر تو اپنے کرم سے اوس دروازے کو کھولدے تو مین اپنے باپ کا چہرہ دیکھون زیارت کرون دین دنیا کی نیک بختی حاصل کر لون وہین اللہ تعالے کی قدرت سے وہ دروازہ کھل گیا حضرت بی بی بھیتر چلی گئین دیکھتی کیا ہین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جا نماز بچھاکر سجدے مین پڑے ہین روتے روتے آنکھین اپکی سوج گئی ہین چہرہ مبارک زرد اور جسم مبارک نہایت دبلا ناتوان ہو گیا ہے ہاتھ باندھکر عرض کیا یا ابوی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کیسا غم اور کیا الم ہے یہ کسطرح کا دکھ اور ماتم ہے جو آپ نے اختیار کیا ہے مجکو اور
سب چھوٹے بڑون کو ایسی سخت مصیبت مین ڈالا ہے زبان مبارک سے کچھ فرمائیے
اس عاجزہ کو اپنے راز سے ٹک آگاہ کیجیے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
سجدے سے سر اوٹھا کر دیکھا کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نہایت عاجزی اور بیقراری
سے کھڑی ہین فرمایا کیا کہون اے جان بابا بولون اے فاطمہؓ آج سات دن ہوے
ہین کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر ایک خبر ہوش ربا دی ہے جسکے سننے سے میرے
دل پر بیقراری چھا گئی کلیجے مین تھرتھری لگ گئی اوس خالق کی جناب مین پڑا ہون
کارساز حقیقی کی خدمت کر رہا ہون جب تک وہی اپنے فضل سے میری عقدہ کشائی نکرے
کون میری خبر لے کس سے یہ مصیبت دفع ہو سکے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ
واردات سنکر باپ کے ساتھ دعا مین مشغول ہوئین رو رو کر مناجات کرنے لگین ایک
ساعت گذری ہوگی کہ دوھین حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے ہنسی ہنستی
آئے فرمانے لگے یا رسول اللہ حقتعالےٰ نے تمہاری امت پر کچھ رحم کیا خوشی کرو
بہت غم نکھاؤ حضرت نے یہ خوشخبری سنتے ہی سجدہ شکر کا ادا کیا پھر پوچھا کہ میری امت
کے گنہگار کس صورت سے دوزخ مین جا دینگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ مردون
کی ڈاڑھی عورتونکے سر کے بال پکڑ پکڑ کر داخل کرینگے مگر اور امت کے گنہگارونکیطرح سے
منھ اونکا سیاہ اور چہرہ بلی کی صورت نہونگا طوق زنجیر گلے مین والا نہ جائیگا اتنی بات
سنکر حضرت کی کچھ تسلی ہوئی روایت ہے کہ جسوقت پیغمبر صاحب کی گنہگار امت کو دوزخ
مین لیجا دینگے مالک ولنکے داروغہ پوچھینگے یہ کس کی امت کون قوم ہین جو اور
گنہگارون کیطرح اونھین نہ لائے فرشتے کہین گے ہمکو اسی طرح پر حکم ہوا
ہے پھر مالک پوچھینگے اے گنہگارو تم کسکی امت ہو سچ بتاؤ وہ بولینگے ہم
اون کی امت ہین جن پر قران شریف اور رمضان کا روزہ اوترا تھا مالک یہ سنکر

کہین گے کہ یہ دونون تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر اوترتی تھے جب دوزخی یہ نام سین گے رورو کر بیان کرینگے کہ ھم ادسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین ہین پھر اونکی نظر دوزخ کی طرف پڑے گی دیکھین گے کہ زبانیہ یعنی دوزخ کے پیادے ہیبت ناک بھیانی صورت سے بیٹھے ہین اور انواع طرحکے عذاب وہان دکہائی دیتے ہین نپٹ بے حواس اور مضطر ہو کر مالک سے کہین گے اگر ہمکو حکم ہو تو ہم سب ملکر اپنی اس مصیبت پر خوب روئین اور فریاد وفغان مچائین مالک کہین گے اے بدبختو آج کا رونا تمہارا کیا کام آویگا اگر دنیا مین سمجہکر چلتے اللہ اور رسول کے فرمان بجا لاتے اپنی خواہش اور طمع کو کسی کام مین دخل نہ دیتے تو آج کاہی کو دکھہ درد مین پڑتے اور ایسے رنج وغم مین مبتلا ہوتے آخر مالک دوزخ کو حکم فرما دین گے کہ کیا دیکھتی ہے انکو اپنی طرف کھینچ جوہین دوزخ منھہ اپنا اونکی طرف پسار کر دوڑیگی ایکبارگی اون سب کی زبان پر کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جاری ہوگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام سنتے ہی الگ ہو جائے گی پھر مالک غصہ ہو کر دوزخ کو کہین گے ان لوگون کو پکڑ دوزخ جواب دیگی یہ لوگ اللہ کے پیارے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیتے ہین کیونکر پکڑون مالک کہین گے اوسی اللہ تعالے کا یون حکم ہے ہم تم کیا کرین تب دوزخ کی آگ دوڑ کر ہرایک کو پکڑیگی کسی کی گردن تک اور کسیکی کمر تک لپٹ جائیگی جسکا جیسا گناہ ہے اوسکو اوسی اندازی کے موافق عذاب مین پہنچائیگی مالک فرماوینگے ای دوزخ کی آگ خوب خبردار اونکے منھہ اور سینو نکو نہ جلائیو منھہ سے قرآن پڑہا ہے اور سینے مین رمضان کی بھوک پیاس کا دکھہ اوٹھایا ہے غرض اسی حال سے جب تک اللہ تعالے چاہے گا دوزخ مین اونکو رکھے گا جب اونکا وعدہ برابر ہوگا اور مدت عذاب کی تمام ہوگی تب اللہ تعالے کا حکم حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ہوویگا کہ ای جبرئیل محمد کی امت کا کیا حال ہے

جاکر دیکھ حضرت جبرئیل آوینگے دوزخ کے دارد عذا دسوقت اپنے تخت پر دوزخ بیچون بیچ بیٹھے ہون گے حضرت جبرئیل کو دیکھکر تعظیم کو اوٹھین گے اور کھین گے کدہر آئے حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماوینگے محمد مصطفے کی امت کا احوال دیکھنے آیا ہون فرماؤ اونکا کیا حال ہے کس حالت مین وے پہونچے ہین مالک کہینگے گوشت پوست ہدی کو اونکی دوزخ کی آگ کہا گئی ہے یہ کہکر دوزخ کے منھ پرسے سرپوش اوٹھاوین گے دوزخی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھکر کہین گے اے مالک ہیچ فرماو یہ صاحب کون ہین جنکی صورت سے ہمکو محبت کی بو آتی ہے اونکی پیاری وضع ہمارے دل کو بہت بہاتی ہے مالک فرماوینگے اے گنہگارو یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے آتے ہین گنہگاران دونون کے نام سنتے ہی شور وغل مچاکر نالہ وآہ کرکے بڑی منت وزاری سے عرض کرینگے یا حضرت جبرئیل ہمارا سلام ہمارے پیغمبر کو پہونچائے اور ہمارے دکھ اور مصیبت کی خبر اونکو دیجئے اور کہیے کہ آپ دنیا مین ہماری تسلی فرماتے تھے کہ گنہگارون کی شفاعت مین کرونگا جہنم کے عذاب سے اونکو چھڑاونگا حق تعالے سے اونکے واسطے مغفرت معافی چاہونگا بہت دن گذرے کہ ہم اس مصیبت مین گرفتار ہوئے کیا ہمکو آپ بھول گئے جلد ہم گنہگارون کی خبر لیجیے ہماری مخلصی کی فکر کیجیے حضرت جبرئیل علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ جناب مین حاضر ہونگے پیغام گنہگارون کا حضرت رسالت پناہ کو پہونچانا بھول جائین گے اللہ تعالے پوچھے گا کہو جبرئیل محمد صلعم کی امت کا کیا حال ہے عرض کرینگے خداوندا تو سب جانتا ہے تجہپر ظاہر ہے مین کیا عرض کرون جو دکھ اونپر گذرتا ہے مین کس منھ سے سناؤن تو کریم ورحیم ہے جیسا مناسب ہو حکم فرما پھر اللہ تعالی اپنے فضل سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو یاد دلاویگا کہ تمنے اون گنہگارونکا پیغام اونکے پیغمبر علیہ السلام کو نہین پہونچایا اب جاؤ اور سناؤ اور میرے حبیب سے

کہو کہ اب گنہگارون کی شفاعت کے مقام مین آو اونکی مغفرت چاہو اپنے وعدہ کو
وفا کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جہان
وے بڑی خوشی اور عزت سے ایک دانہ موتی اور ایک دانہ یاقوت کے خیمے مین جسمین
چار ہزار موتی بڑے بڑے لٹکتے ہین جڑاو تخت پر نور کا تاج سر پر دہرے اپنی آل و
اطہار اور اصحاب با وقار کے ساتھ بیٹھے ہین اور ہزار دن حورین خدمت مین حاضر
ہین جائینگے جب حضرت صلعم جبرئیل علیہ السلام کو دیکھینگے پوچھینگے کہو بھائی
کہان سے آتے ہو کیا خبر لائے حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماوینگے دوزخکی طرفسے آتا ہون
تمہاری امت کا پیغام لایا ہون احوال اونکا یہ ہیکہ دوزخ کی آگ جسم اونکا کہا گئی
صرف جان باقی ہے بڑی مصیبت سخت اذیت مین گرفتار ہین مجکو دیکھکر بہت خوش
ہوئے تمہاری خذمت مین بہت بہت سلام عرض کیا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ
اب ہمکو کچھ تاب وتوانائی باقی نہین رہی رحم کیجیے ہماری فریاد کو پہونچئے للہ ہماری
خبر لیجیے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پیغام کو سنتے ہی نہایت غمگین اور
مضطر ہوکر زار زار روینگے نور کا تاج اپنے سر سے اوتارینگے ننگے سر فریادی کی
صورت بنا کر حضرت جبرئیل کو ساتھ لیکر عرش معلے کے آگے سجدے مین گرینگے ہزار دن
زبان سے حق جل وعلا کی صفت اور ثنا بیان کر کے دعائین مانگینگے اپنی امت
کی مغفرت چاہینگے اور کہینگے عذا وندا دنیا مین مین نے تیرے حکم بجا لانے
مین بہت تکلیف اوٹھائی اور میری بال بچون نے بھی میرے پیچھے ہر طرحکی اذیت
پائی قتل ہوئے مارے گئے بیٹے اوسکا عوض تجھسے وہان کچھ نہین لیا اب یہان
مجھپر رحم کر میری امت کے گناہ بخشدے ورگذر تب جناب باری سے حکم ہوگا اے
محمد سجدے سے اپنا سر اوٹھاو دعا تمہاری قبول ہوئی امت تمہاری بخشی گئی دوزخ
کی طرف جاو اپنی امت کو نکال لو بہشت مین پہونچاو حضرت وہان سے بامراد دلی

دوزخ کے نزدیک آکر مالک دوزخ کے دارغہ سے پوچھین گے کہیے میری امت کہان ہے
مالک جہنم کا منہ کھول دینگے حضرت کی صورت جب دوزخیون کو نظر پڑے گی ایک مرتبہ
سب کے سب فریاد و اویلا کرکے عرض کرینگے یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا شفیع المذنبین
یا رحمۃ للعالمین ہم لوگ اس حالت کو پہونچے کہ کچھ جسم باقی نہین رہا دوزخ
کی آگ نے سب کھا لیا جلا دیا بھسم کر ڈالا صرف جان باقی ہے ہمپر مہربانی کیجیے
اس دکھ سے نجات دیجیے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماوین گے کہ مینے
تمہاری مغفرت جناب باری سے چاہی اب تمہاری نجات ہوئی غم نکھاؤ
ذرا صبر کرو پھر مالک کو اس کی خبر دینگے اللہ تعالیٰ کے فضل کا حال بیان
فرماوینگے مالک یہ سنتے ہی فی الفور اون لوگون کو جہنم سے نکالنے کا حکم دین گے
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزخ کے دروازے پر آکر اون لوگون کو
جنھون نے اپنا ایمان شرک کی بالوتن سے دنیا مین بچایا تھا مگر شیطان اور نفس
کی گمراہی سے گناہ کے کام کرتے ہوئے بے توبہ مر گئے تھے اون کو وہان سے جلد نکالکر
اپنے ساتھ لیجاکر بحر الحیواۃ کے دریا مین غسل دلوا دینگے بدن ہوگا اون کا صاف ستھرا
جیسے مان کے پیٹ سے نکلا چہرہ اون کا نورانی چودھوین رات کے چاند کی طرح
لاثانی پھر ہر ایک کی پیشانی پر داغ آزادی کا لکہا جائیگا بعد اسکے سب کے سب
بہشت مین داخل ہون گے اور جو لوگ آخری زمانے کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر ایمان نہین لائے اور اونکی شریعت کے مطابق نہین چلے اور کفر و شرک
مین ڈوبے رہے وے لوگ خواہ آدمی ہون خواہ جن جہنم مین پڑے رہین گے نوع
کا عذاب چکھین گے کبھی وہان سے مخلصی نہ پاوینگے یا اللہ یا رحیم ہمکو اور سب
مسلمانون کو نیکی کرنیکی توفیق عنایت کر اور برے کامون سے بچا کہ دوزخ کے عذاب
سے بچین بہشت مین جگہ پاوین آمین یا رب العالمین بحرمت محمد و آلہ الامجاد

ساتوان باب بہشت کے بیانمین

فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ حج مین اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُھُمْ فِیْھَا حَرِیْرٌ **ترجمہ** اللہ داخل کرے گا اونکو جو ایمان لائے اور کی بھلائیان باغونمین بہتین جنکے نیچے نہرین گہنا پہناوینگے اونکو وہان کنگن سونے اور موتی کے اور اونکی پوشاک ہے وہان ریشم کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ بہشت کی دیوارین سونے اور روپے سے بنی ہین اور صحن مشک سے اور گہاس وہان کی زعفران اور کنگرے موتی اور جواہر کے ہین رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے آواز آویگی اے بہشت کے رہنے والو خوشیان کرو عیش مناؤ کہ اب یہانسے کسی کو نکلنا نہین ہمیشہ ہمیشہ اسی آرام مین رہا کرو اللہ تعالی کی نعمتون سے مالامال رہو اب کوئی یہان نہ مریگا موت کا منہ نہ دیکھے گا پہر موت کو دوزخیون اور بہشتیون کے روبرو لا کر ذبح کر ڈالینگے جو جس مقام کے لایق ہے وہ وہان ہمیشہ رہا کریگا فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ زخرف مین وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** اور یہ وہی بہشت ہے جو میراث پائی ہے تمنے بدلے اون کامونکے جو کرتے تھے اور ثابت ہے قرآن سے کہ بہشت مین ایسی نعمتین بہشتیون کو ملین گی کہ ہرگز کسی نے کبھی نہ دیکھا نہ سنا اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا ہے جیسا فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ سجدہ مین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** سو کسی جی کو معلوم نہین جو چھپا دہرا ہے اونکے واسطے جو ٹھنڈک ہے آنکھون کی بدلا اوسکا جو کرتے تھے اور فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے کہ بہشت کی ایک کوٹھری کی جگہ سب باتونمین تمام دنیا کے اچھے مکانون سے بہتر ہو گی اور بہشتیون کا جمال

ایسا ہوگا کہ کسی کے وہم فہم مین نہین آسکتا اور میوے رنگ برنگ کے ایک میوے مین
ستر طرحکا مزہ ملے گا جس وقت بہشتی چاہین گے بیٹھے کھڑے لیٹے اوسی دم وہ میوہ موجود
ہوکر نزدیک آجائیگا بہشتیون کا نہ پیشاب نہ پاخانہ جو کھا ئینگے بعد ہضم کے پسینا ہو کر
بہ جائیگا نہ کسی کو کبھی آزار نہ دکھ ہوگا نہ کوئی کسی مصیبت مین پہنچیگا وہان کے مردون
کی عمر پوری جوانی کی تینتیس تینتیس برس کی اور عورتون کی اٹھارہ اٹھارہ
برسکی عورت مرد جب آپس مین ایک کو دوسرا دیکھے گا اوس کے حسن کو دیکھکر حیران
رہ جاویگا مرد سب بے ڈارھی امرد کی صورت ہونگے حسن اور جمال عورتونکا ایسا جو کوئی
عورت ایک اونگلی اپنی باہر نکالے تو تمام دنیا اس کنارے سے اوس کنارے تک
روشن ہوجاوے اور ہر ایک عورت کے پاس ستر قسم کا زیور موجود رہے گا جس قسم کا
جو وقت چاہین پہنین وہی زیور اونکی خوشی کے موافق رنگ روپ طرح بہ لتا
جاوے گا کدھی بدرنگ میلا پورا ناناقص نہوگا اور جسکا درجہ بہشت مین سب سے کم
ہوگا وہ بھی پانچ محل کا بالاخانہ پاویگا ایک سونے کا ایک روپے کا ایک موتی کا ایک
یاقوت کا ایک عرش کے نور کا اور فرمایا علیہ السلام نے وہان کے مردونکو ستو
مرد ونکی قوت ہوگی اور اونکے بدنمین سوائے سر اور سینہ اور بھون اور ناک کے کسی جگہ بال
ہونگے اور کپڑا اونکا اکثر ستھرا سبز رنگ کا ہوگا اور بہشتیونکی خواہش کے موافق جس
رنگ کا چاہے موجود رہے گا اور جب گوشت کہانے کا شوق کسی کو ہوگا جانور پرند حاضر
ہوکر کہین گے اے خدا کے دوست ہمنے دریائے سلسبیل سے پانی پیا عرش کے
نیچے باغ سے اوڑ کر یہان آئے ہین اچھے اچھے میوے وہان کے ہماری خوراک
ہے تم ہمارا کباب نوش کرو بعدہٗ آدھے جانور زمین کے بھونے ہوئے اور آدھے
تلے ہوئے موجود ہون گے بہشتی جب اونکو کہا کر آسودہ ہوجاوینگے پھر وہی جانور موجود ہوکر
اوڑ کر چلے جاوینگے یہ عجب تماشا ہوگا اور بہشتیون کو زیور ملے گا کنگن اور انگوٹھی ایسی

پیش قیمت کہ ہفت اقلیم کی مملکت اوسکے بدلے مین نہین ہوسکتی اور حدیث مین آیا ہے
کہ جب مومنون کو بہشت مین لیجا دینگے وہان کے خادم اونٹون اور گھوڑون کو موتیون
اور یاقوتون کے جڑاؤ زین اور پالان یا کھرے کس کر حاضر کرینگے کہ مومن
سوار ہوکر جدھر چاہین سیر کرتے پھرین اور بہشتیون کا سلام آپس مین جسطرح دنیا
مین مومنین کرتے ہین السلام وعلیکم بھی ہے اور فرشتے کہین گے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ یعنی سلام پہونچے تمکو تم لوگ پاک ہو داخل ہوجاؤ اسمین
ہمیشہ رہنےکو اور جو فرشتے دنیامین عمل لکھنے کو اونپر موکل تھے وہان اونکی رکاب
مین حاضر رہین گے ہر ایک جگہ اور مکانات وہان کے اونکو دکھادینگے ایک بالا خانے
کی چوڑائی ایک مہینے کی راہ اور ہر بالاخانے مین ستر کوٹھریان ہونگی ہر ایک کی لنبائی
چوڑائی تین تین کوس تک ہرطرح کے نقش ونگار جھکتے اونکی دیوار مین ہین کہ
دیکھتے ہوئے آنکھون مین چکاچوندھی لگ جاوے اور ہر بالاخانے مین ہزار دروازے
اور خدمت کو ہزار غلام باندی ہر وقت موجود مستعد رہین گے اور ہر بالاخانے کے آگے ستر
گھوڑے دو دو پروالے کھڑے رہین گے چلنے مین ایسے تیز کہ بہشتی اگر ہزار کوس کے
مقام کو جایا چاہے پلک کی جھپک مین پہونچا دیوین جب بہشتی ایسے مکانونمین جا پہونچیگا کہ
جسکی نہ دید تھی نہ شنید کیا دیکھے گا کہ ایک تخت یاقوت کے دانے کا بنا ہوا دھرا ہے
جسکی تعریف اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ وَّأَكْوَابٌ
مَّوْضُوعَةٌ وہ تخت بلندی پر ہوگا اور اوسمین یہ خاصیت رکھی جائیگی کہ جب دے
چاہین نیچے ہوجاوے جب چاہین اوٹھ جاوے بہشتی اوسپر بیٹھین گے اور
خادم اون کے قطار باندھکر خدمت کو کھڑے رہین گے اوسدم بہشتی یون شکر ادا کرینگے
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ
حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ یعنی شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہے ہمسے اپنا وعدہ

اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا ہبین بہشت مین جہان چاہین تو کیا خوب نیک ہے محبت کرنے
والون کا اون بالاخانون کے آگے ایک جگہ اور ہوگی کہ جہان بہشتی بیٹھکر آپس مین دنیا کی
باتین کیا کرینگے نہایت خوشی اور آرام کی صحبت بے کھٹکے میسر آئیگی پھر ہر جمعہ کو پاک پروردگار
کے دیدار کے نعمت سے جو بہشت کی نعمتون سے افضل ہے سرفراز ہوا
کرین گے یہ تھوڑا سا احوال مجملاً بہشت کا بیان ہوا اگر ہر ایک اوس کی نعمتون کی
حقیقت لکھون برسون مین تمام نہ ہوا ور دفترون مین نہ سمائے پس اے مومنو اگر
تم اللہ تعالے کی رحمت اور اوسکی نعمت کی آرزو رکھتے ہوا ور بہشت مین جانا چاہتے
ہوا ور اوسکی مہربانی اور لطف کے گھر مین رہا چاہتے ہو تو دھیان کرو اور نیک کامون
مین مشغول رہو ہمیشہ اللہ اور رسول کی فرمان برداری بجالاؤ گناہ کے کامون سے
اپنے تئین بچاؤ برے عملون سے کنارہ کرو برے اعتقادون سے بچو اپنی
عمر دعا مین بہشت کی تمنا ظاہر کرو اور دوزخ سے نجات مانگو کہ حضرت پیغمبر
صاحب نے فرمایا ہے جو کوئی اخلاص سے تین دفعہ کہے گا خداوندا ہمکو بہشت
نصیب کر بہشت بھی اوس آدمی کی خواہش حق تعالیٰ سے کرے گی اور جو کوئی تین مرتبہ
دوزخ سے اپنی خلاصی چاہے گا دوزخ بھی اوسکی جدائی کی خواہش رکھے گی یا
پروردگار ہمکو اور تمام مومن مردون کو اور عورتون کو اپنی طاعت اور حکم برداری
کی توفیق دے اور نیک کامون پر ثابت قدم رکھ اپنے نبی مختار اور اوسکی اولاد
اور اصحاب پاک کی عزت سے یہ دعا میری قبول فرما آمین یا رب العالمین

آٹھوان باب مان باپ اور ہمسایے کے حق کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ بنی اسرائیل مین فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ترجمہ

سو نکھ اون کو ہون اور نہ جھڑک اور کہہ اونکو بات ادب کی اور جھکا اونکے آگے کندھے عاجزی کرکے نیاز سے اور اس پہلی آیت سے وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اور حکم کیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اوسکے سوائے کسی کو اور ماں باپ کی بھلائی کرو ان آیتون سے ماں باپ کا درجہ بہت بڑا معلوم ہوا کہ اللہ تعالے نے اون سے باادب رہنے کو فرمایا اور اپنی عبادت کے ساتھ اون کی تابعداری کا حکم کیا اور بھلائی کرنا اون سے یہ کہ اپنی خوشی پر اون کی خوشی کو مقدم رکھنا جس کام مین وہ راضی رہین وہی کام بجالانا لیکن یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی تابعداری کو اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے اس سے سمجھ لو کہ اگر ماں باپ کی بات ایسی ہو کہ جس سے اللہ تعالے کی تابعداری اوٹھ جائے تو اوسکو یہ کہنا چاہیے کہ اللہ کا حق اون کے کہنے پر مقدم ہے اور مقدور بھر اونکے خدمت کرنے مین قصور نکرے اور بے ادبی کی لفظ سامنے زبان سے نہ نکالے جابرؓ روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون کام بہتر ہے فرمایا نماز ٹھیک کرکے پڑھنی وقت پر اور نیکی کرنی ماں باپ سے خوش رکھنا ہمسائے کو جو یہ کام نہین کرتا اللہ تعالے اوس سے راضی نہین ہوتا اور اوسکو دوزخ مین جگہ دیتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص اللہ سے روزی کی وسعت اور عمر کی درازی چاہتا ہو اوسکو چاہیے کہ ماں باپ سے سلوک رکھے اور اپنون سے ملے

نقل ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہین کہ مین نے توریت مین دیکھا ہے حق تعالے فرماتا ہے اے فرزند آدم اللہ تعالے کی نعمتون کا شکر ادا کرتے ہو اور ماں باپ کی رضامندی حاصل کرو کہ تم بہشت مین جگہ پاؤ اور ہر طرح کی آفتون سے بچو پیغمبر خدا علیہ السلام فرماتے ہین کہ جو کوئی ماں باپ کے دلکو رنجیدہ کرے گا اونکے دل کو دکھ پہونچا دے گا کیسے ہی عبادت کرے قبول ہنوگی بہشت مین جانے نپاویگا

نقل ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالت مآب کی خدمت مین عرض کی میری ماں بڑھیا بہت

ضعیف ہوگئی ہے مین اپنے ہاتھون سے اوسکو نوالے بنا بنا کر کھلاتا ہون طہارت کرواتا ہون
غلاظت اوسکی دھویا کرتا ہون فرمائیے کہ مان کا حق مجھسے ادا ہوا یا نہین آپ نے
فرمایا اگر تو اسی طرح سو برس تک مان کی خدمت کرتا رہے تو بھی اوس کے حق
سے باہر نہین ہو سکتا مناسب ہے کہ جبتک جیتا رہے اوسکی خدمت کیا کر
اللہ تعالے رحم کرے مجھکو بخشے اور فرمایا علیہ نے کہ اللہ تعالی کی رضامندی
مان باپ کی رضامندی سے ملی ہوئی ہے جو کوئی مان باپ سے نیکی کرے گا اللہ
اوس سے راضی رہے گا اور فرمایا جو کوئی مان باپ کے منھ پر محبت سے نظر کرے
حج مقبول کا ثواب پائے اور جو شخص مان باپ کی قبر پر زیارت کو جاے ثواب بھو نچاے
اوسکے نامہ اعمال مین حج او رعمری کا ثواب لکھا جاے گا کتاب مین لکھا ہے کہ مان باپ
کے اوس حق مین بھوکے ہون کھانا کھلائے ننگے ہون کپڑا پہنائے عزت حرمت اونکی
بجا لا رکھے جب بلائے بے عذر حاضر ہوئے اونکے حکم اور ون کے حکم سے بجالائے مگر اونکی
کہنے سے بدعت اور رسوم جاہلیت کے کام یا کوئی کام جو خلاف حکم خدا اور رسول کے ہو
ہرگز نکرے کوئی بات اون سے نکھے بیشرمی کی بات اونکے سامنے نبولے اونکا نام لیکر نہ
پکارے راہ مین اون سے آگے نہ بڑے اگر کافر اور فاسق ہون تو نرمی سے اونکو سمجھاے
شریعت کے احکام بتلائے زجر و توبیخ نکرے اور جو نمانے تو چپکا ہو کر اوسنے الگ ہو رہے
برے کامون مین اونکا شریک نہوئے اونکے حق مین بھلائی کی دعا مانگا کرے اور مان باپ
پر اولاد کے چار حق ہین نام اونکا اچھا رکھے احکام شریعت سکھلائے اور قران پڑہائے
ختنہ کروا دے وسعت ہو تو نیک عورت سے شادی کروا وے۔ انس بن مالک روایت
کرتے ہین کہ حضرت کے وقت مین ایک شخص تھا جسکا نام علقمہ بڑا پارسا نیک کار صدقہ
خیرات بہت دیتا تھا اچانک بیمار ہوا اہل کی کو بھیجا اوسکی بی بی حضرت پیغمبر علیہ السلام کی
خدمت مین گئی بولی یا حضرت میرا خاوند جان کندنی کی حالتکو پہونچا حضرت نے تین شخصو ملو

حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ حضرت سلمان رضی اللہ عنہم کو علقمہ کے پاس تلقین کے لیے بھیجا کہ
کلمۂ شہادت سنائیں تینون بزرگ جب وہان پہونچے دیکھا کہ علقمہ بڑی سختی کی حالت
مین گرفتار ہے کلمہ پڑھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
دیکھا کہ علقمہ چاہتے ہین کہ کلمہ پڑھین زبان یاری نہین دیتی جب کتنی مرتبہ سعی کی اور
کچھ فائدہ نہوا تو پھر حضرت کی جناب مین گئے اور یہ حال بیان کیا حضرت نے متعجب ہو کر
فرمایا کہ اونکی مان جیتی ہے لوگون نے عرض کیا جیتی ہے بلالؓ کو حکم کیا کہ تم جاؤ
میری طرف سے سلام پہونچاؤ اور اوسکو اپنے ساتھ یہانتک لاؤ حضرت بلالؓ گئے اور
یہ پیام پہونچا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم نہ آوگی تو مین
وہان آونگا یہ بات سنکر علقمہ کی مان نے کہا کہ میرا جان ومال سب کچھ رسول اللہ پر صدقے
ہے میری کیا مجال کہ حاضر نہون یہ کہکر اوٹھی اور عصا ہاتھ مین لیکر نکلی ہوئی چلی حضور
مین پہونچکر السلام وعلیکم کہکر بولی لونڈی حاضر ہے جو حکم ہو حضرت کی جو مین نظر پڑی
اونکی تعظیم کو کھڑے ہوئے بہت آو بھگت سے اپنے پاس بٹھلایا پوچھا کہو اے علقمہ کی مان
تمہارا بیٹا کیسے کام کیا کرتا ہے اونھون عرض کیا کہ علقمہ بہت نیک اطوار ہے نماز اور روزہ
خوب ادا کرتا ہے صدقہ وخیرات دیتا ہے لیکن میری رضامندی نہین چاہتا اس لئے
مین اوس سے خوش نہین حضرت نے سبب پوچھا کہا کہ اپنی جورو کی باتین سنکر مجھ سے
قضیہ کرتا ہے اوسکی خاطر میری خاطر پر عزیز رکھتا ہے حضرت نے خیال کیا کہ یہی سبب ہے
کہ علقمہ کے منہ سے کلمہ نہین نکلتا بلالؓ کو حکم فرمایا کہ لکڑیان جمع کرو اوسمین ڈال کر جلایا ہوگا
اونکی مان نے یہ حکم سنا عرض کیا یا رسول اللہ مین صدقے تمہارے میرے بیٹے کی کیا تقصیر
ہوا ایسا حکم آپ دیتے ہین فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ دنیا مین اوسکو جلاؤن جو عاقبت کی
آگ سے اوسکو تھوڑی خلاصی ملے اے علقمہ کی مان قسم کھاتا ہون اوس کی جس کے
قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ جبتک تو علقمہ سے راضی نہوگی نماز روزہ صدقہ خیرات اوسکو

کچھہ فائدہ نکریگا اللہ تعالے کے یہان اوسکا بچاؤ نہوگا یہ سنکر بولی یا رسول اللہ اگرچہ
علقمہ نے مجکو بہت رنجیدہ رکھا تھا پر اسوقت میرا دل اوسپر جلا اور آپکے فرمانے
سے کلیجہ کانپ اوٹھا حضرت نے اون تینون اصحاب کو علقمہ کے پاس روانہ کیا وہ تشریف
لے گئے باہر سے سنا کہ علقمہ کلمہ شہادت کو اچھی طرح سے باآواز بلند ادا کرتے ہین وہی
کلمہ کلمہ پڑہتے پڑہتے جان بحق تسلیم ہوئے حضرت رسالت مآب کو خبر ہوئی آپ
وہان تشریف لائے اور نماز جنازے کی اون کی ادا کی بعد دفن کے لوگون کی طرف
متوجہ ہوکر حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
یارو خبردار ہو جو شخص اپنی جورو یا کسی اور کی خاطر مان باپ کو اذیت دیتا ہے تو وہ
خدا کے غضب مین گرفتار رہتا ہے اوس کی کوئی عبادت قبول نہین ہوتی حضرت
نے فرمایا ہے کہ بندہ مسلمان نہین ہوتا جب تک دل اور زبان اوسکی یکسان نہووے
اور مسلمان نہین ہوتا جب تک ہمسائے کی تکلیفات مین اپنے تئین شریک نکرے سو
ہمسائے کا حق مان باپ کے برابر جانو ہرگز کسی بات مین مقدور بہر قصور نکرو اور
فرمایا کہ جو کوئی اللہ اور رسول پر ایمان لایا ہے اوسکو چاہیے کہ حق ہمسائے کا ادا
کرے ایک نے سوال کیا کہ فرمائیے حق ہمسائے کا کیا ہے حضرت نے بیان کیا کہ جب
قرض مانگے ہوتے ہوئے نہ چھپاسے جب بلائے جائے جب بیمار ہو بیمار پرسی کرے
جب سفر کو جائے تو اوسکے اسباب اور اہل وعیال کی نگہبانی مین رہے جب کسی مصیبت
مین گرفتار ہو اوسکا شریک ہو وے کسی طرح اوسکو دکھہ ندے بھلے کامونکی نصیحت
کرے یہ مومن ہمسائے کا حق ہے اگر ہمسایہ کافر ہو تو اوسکے چار حق ہین اول حق اوسکے
ساتھہ بھلائی کرے دوسرا حق اوسکے مال مین کچھہ طمع نرکھے تیسرا حق اپنی تکلیف
اوسپر نڈالے چوتھا حق اوسپر زور وظلم نہ پہونچائے خداوندا ہمکو اور سب مسلمانونکو
ایسی توفیق عنایت کر کہ مان باپ خوش ہوا کریں اور ہمسائے نہ بیگانے دنیا مین ہم سے

خوش وخرم رہین اور بعد موت کے نیکی سے یاد کرین آمین یا رب العالمین ۔

نواں باب سود کھانے والون کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے تیسرے پارے کے چھٹے رکوع مین قَالُوْا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ

بے دینون نے کہا سوداگری بھی تو ویسا ہی جیسا سود لینا اور حلال کیا سودا اور حرام کیا سود پھر جسکو پہونچی نصیحت اوسکے رب کی اور باز آیا تو اوسکا ہے جو آگے ہوچکا اور اوسکا حکم اللہ کے اختیار ہے چاہے پکڑے چاہے چھوڑ دے اور جو کوئی پھر کرے یعنے حکم کے بعد وہی ہین دوزخ کے لوگ وہ اوسمین رہا کرینگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگلے کافر سوداگری اور سود لینے کو ایک جانتے تھے جیسا اب بھی جھوٹے مسلمان سود کھانے والے یوہین کہتے ہین کہ سود لینا بھی تو تجارت ہے اور اوسکا نام بدل کر نفع اور فائدہ رکھا ہے اللہ تعالے نے کھول کر فرمادیا کہ سود حرام ہے یہ حیلہ اور فریب تمہارا کام نہ آویگا بعد اس حکم کے جو کوئی مسلمان ہوکر سود لے گا وہ مقرر جہنمی ہوگا حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس رات مجکو ساتوین آسمان پر لیگئے دیکھا مین نے ایک گروہ کو سر اونکے نیچے اور پاؤن اونکے اوپر ہین پیٹ پھولکر مشک کی صورت ہو رہے ہین سانپ بچھو اونکے اندر بھرے نظر آتے ہین آنکھون سے پیپ بھی جاتی ہے نہایت بدبو چلی آتی ہے یہ حال دیکھکر مین نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہین جو ایسے سخت عذاب مین پکڑے گئے ہین جبرئیلؑ نے بتلایا کہ یا رسول اللہ یہ لوگ دنیا مین نڈر ہوکر سود کہاتے تھے سو ایسے سخت عذاب مین ڈالے گئے اور خبر مین آیا ہے جو کوئی حرام سے مال جمع کرکے

ظلم کرکے سود لے کے زنا کرکے رشوت لے کے چوری وغیرہ کرکے خیر خیرات کرتا ہے اچھے
کامون پر لگاتا ہے جیسا اللہ کھانا کپڑا دینا پل مسجد مہمان سرا بنانا اللہ تعالے کی درگاہ
مین وہ کام نیک قبول نہین ہوتا ہرگز اوسپر کچھہ ثواب نہین پاتا سبب اسکے کیونکہ یہ مال
اوسکا نہین اور اوسکی ملک مین نہین آیا اور جب تک کوئی چیز کسی کے ملک
مین نہ آلے اوسمین تصرف کرنا جائز نہین جس کا مال ہے وہ ثواب پائے گا متصرف
کا اعمال نیک مالک کو دلایا جائے گا اور کمائی کھاکر جو کوئی نیک عمل کرتا ہے
اوسکا وہ عمل ہرگز منظور نہین ہوتا بلکہ اللہ تعالے کی نافرمانی کے سبب
اوسکے اوپر اولٹی لعنت برستی ہے اور اللہ تعالے نے سولہوین پارے کے
تیسرے رکوع مین نافرمانون کے حق مین ارشاد کیا ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَ
خْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ تو کہہ اے محمد ہم بتادین کنکے کام خراب ہوئے جنکی محنت
اکارت ہوئی دنیا کی زندگی مین اور وہ سمجھتے ہین کہ خوب کام بناتے ہین ہم کام اس سے
معلوم ہوا کہ جبتک کوئی مسلمان نہ بنے یعنی اپنے عقائد دینداری کے ٹھیک نکرے
اور فرقہ ناجیہ یعنی سنت وجماعت کے طریق پر نہ چلے اور جن باتون کا حکم
ہوا ہے اختیار نکرے اور جن کامون سے منع کیا گیا ہے چھوڑے اور برا جانے
اگر لاکھون روپیہ اپنی دانست مین اللہ کی رضامندی کے کام سمجھکر
خرچ کرے ہرگز وہ کام اوسکی جناب پاک مین مقبول ہونگے اور اوسکی محنت
اور سعی کچھہ فائدہ نکریگی محنت برباد جائیگی سو چاہیے کہ اپنے عقائد درست
کرے اور ضرور ہر نیک عملون پر قایم رہے اور برے عملون سے بھاگے کیونکہ جب
درخت کی جڑ مضبوط ہوئی تو شاخ ہری رہیگی پھل بھی لگین گے اور جو جڑ کٹ گئی
یا ناقص ہوگئی تو پھل کاہے کو لگین گے اگر لگین بھی تو پھر جھڑ پڑینگے کچھہ کام کے

لائق ہون گے روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَشَاہِدَیْہِ وَقَالَ ھُمْ سَوَاءٌ
اور لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کہانے والے اور دینے والے اور اوسکا تمسک لکھنے والے اور اوسکے گواہون پر اور فرمایا کہ یہ سب گناہ مین برابر ہین اور فرمایا سونا سونے سے روپیا روپئے سے گیہون گیہون سے جو جو سے خرما خرمے سے نمک نمک سے برابر لے اسمین جو کوئی ان چیزون مین کچھہ زیادہ لے گا سود ٹھہرے گا اور جس شہر اور گانون مین سود خوار بہت ہون گے وہ شہر اور گانون البتہ ویران ہوگا وہانکی چیزون مین برکت باقی نرہے گی مگر قرض دینا کسی کو بے منفعت اوس کا ثواب البتہ بہت ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معراج کی شب کو بہشت کے دروازہ پر مین نے لکہا دیکہا کہ جو کوئی ایک درم اللہ کی راہ مین خیرات کرے اوسکو دس درم کا ثواب ملے گا اور اللہ کے واسطے ایک درم کسی کو قرض دے اوس کو اٹھارہ درم کا ثواب ملے گا اس زیادتی کا سبب مین نے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے دریافت کیا اونھون نے کہا کہ جب کوئی خدا کی راہ مین کچھہ دیتا ہے کبھی محتاج اور کبھی غیر محتاج کو پہونچتا ہے اور آدمی قرض نہین چاہتا مگر احتیاج کے وقت اسواسطے قرض دینے کا ثواب خیرات پر زیادہ ہے وزن اور ناپ لینے کے وقت زیادہ لےنا اور دینے کے وقت کم دینا دونون باتین برابر ہین اور بہت برا ہے فرمایا اللہ جل شانہٗ نے سورہ مطففین مین ۔ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ
خرابی ہے گھٹانے والون کی جب ناپ لین وہ تو پورا کر لین اور جب ناپ دین

دن کو یا تول دین تو گھٹا کر دین ایسے لوگ جو اسطرح کے گناہ کر اپنے لڑکون بالون کو
کھلاتے ہین دنیا کماتے ہین قیامت کے دن وے بڑی سختی مین گرفتار ہونگے کیا
تعجب ہے کہ آدمی عاقبت کو جو ہمیشہ کی دولت ہے اوسکو دے کر دنیا کو جو محض ناچیز ہے
مول لیتے ہین اور وہانکی تول کی کچھہ خبر نہین رکھتے سو حقیقت مین یہ لوگ قیامت پر
ایمان نہین رکھتے اور وہان کی باز پرس کا خطرہ نہین کرتے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا
کہ ایک زمانہ آوے گا جو سب سود خوار ہو وینگے کسی نے پوچھا یا نبی اللہ کیونکر سب لوگ سود خور
بنجاوینگے اپ نے فرمایا اسطرح سے کہ کوئی سود کا معاملہ کریگا کوئی اوسکے اس کام مین
مدد کرے گا کوئی درمیان مین وکیل بنے گا کوئی گواہ ہوگا کوئی لکھنے والا غرض دنیا
مین سود کا کاروبار ایسا پھیلے گا کہ کسی کو اسکا کہانا عیب نہ معلوم ہوگا بلکہ جو کوئی منع
کرے گا تو تعجب جانینگے پھر کسی کے سمجھانے سے ہرگز نہ سمجھین گے اوسکو اپنی بڑی کمائی جانکر
دل مین اوسکی برائی کو آنے نہ دینگے پھر اس ضد اور نافرمانی کے چلن کے ساتھ اپنے
تئین مسلمانو مین گنتے رہین گے حقیقت مین وے تو دشمن ہین خدا اور رسول کے چنانچہ
اللہ تعالے نے فرمایا ہے تیسرے پارے کے چھٹے رکوع مین کہ جو سود لینا بعد حکم کے
نہین چھوڑتے ہو تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اوسکے رسول سے بھائیو اب اس سے
زیادہ اور کیا سنو گے کہ سود کھانے والے جو سود کہاتے ہین گویا اللہ اور رسول سے
لڑائی کرتے ہین اور جسنے اللہ اور رسول سے لڑائی کی پھر اوسکا حال کیا ہوگا اپنے
دلمین خوب سمجھہ لو اور فرمایا علیہ السلام نے قرض خواہ قرض دار کی سواری پر سوار نہو
اور اوسکا ہدیہ نہ لے کیونکہ قرض دار سے جسطرح فائدہ قرضخواہ کو پہونچے وہ سود ہی
مگر جو قرض کے آگے ہی یہ رسم اپسمین جاری ہو یا اللہ یا کریم ہمکو اور سب مسلمانونکو حرام
کے کہانے اور حرام کے کسب اور حرام مال حاصل کرنے سے بچائیو بلکہ شبہہ کی چیز و نسے محفوظ
رکھیو نبی صاحب کی اور اونکی آل پاک کی عزت و حرمت سے آمین یا رب العالمین

دسوان باب زکوٰۃ اور عشر یعنی زراعت کا جزیہ دینے کے احوال مین

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۃ بقر مین تین جگہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ترجمہ
کھڑی رکھو نماز اور دو زکوٰۃ اور اسی طرح کئی سورتون مین اسکی تاکید فرمائی اس سے
معلوم ہوا کہ عبادتون مین اس عبادت کی بڑی تاکید ہے اسکا ترک کرنے والا سخت
عذاب مین گرفتار ہوگا۔ نقل ہے کہ کسی نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ حکم
ایک بیش بہا گھڑی گھڑی جو اللہ تعالےٰ نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرماتا ہے اس مین کیا
بھید ہے فرمایا جو کوئی جس چیز کو دوست رکھتا ہے ہمیشہ اوسکو یاد کیا کرتا ہے
سو اللہ کے نزدیک ان کامون کے برابر کوئی عبادت نہین کیونکہ تابعداری کی صورت
اسمین خوب پائی جاتی ہے جان سے اور مال سے اور دنیا مین یہ دونون محبت
پیارے ہین ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ جان پر تکلیف نہو اور مال گھر سے باہر نجا دے
سو وہ خاوند ان دونون سے بندے کو جانچتا ہے حضرت عبد اللہ حضرت عباس کے
بیٹے راضی اللہ اون سے کہتے ہین کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو
کوئی نماز پڑھے اور حکم شرع کے موافق زکوٰۃ اور عشر نہ دے تو اوسکی نماز قبول نہین اور
فرمایا علیہ السلام نے مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا
اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ
اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ترجمہ جس کو دیتا ہے اللہ تعالےٰ مال پہر
ادا نہین کرتا وہ اوسکی زکوٰۃ بنایا جاتا ہے وہ مال قیامت کے دن سانپ سر
گنجا اور اوسکی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہین لپیٹا جاتا ہے وہ سانپ گردن مین طوق
کی طرح پکڑتا ہے وہ دونون جبڑون سے اپنے مالک کو پہر کہتا ہے وہ مین تیرا مال ہون
اور تیرا گنج ہون وہی مال زہردار اژدہا بنکر اوسی کے گلے مین لپٹے گا اور اپنے

زہر سے ہر دم اوسکے کلیجے کو پانی پانی کرے گا اور فرمایا جو کوئی مال زکوٰۃ دیتا ہے اوسکا
مال پاک طیب ہوتا ہے بعد زکوٰۃ کے جس قدر باقی رہتا ہے اللہ تعالے اوس مین برکت
دیتا ہے اور اوسکو اور اوسکے مال کو آفتون سے بچاتا ہے اور فرمایا کہ جب میری
امت مین کئی چیزین ظاہر ہون گی اوس کی بدی مین سب کے سب پکڑے
جاوینگے ایک یہ کہ جب گناہ علانیہ ظاہر ہونے لگین گے تب کئی طرحکے مرض دنیا
مین پھیلین گے ہزارون آدمی ایک پر ایک مرنے لگین گے دوسرے یہ کہ جب لوگ
سود ایسمین بظاہر لینے لگین گے اون کے جانورون پر آفت آویگی گائے گور بھیڑی
بکریان ہزارون مرینگی تیسرے یہ کہ جب زکوٰۃ دینا موقوف کرینگے پانی برسنا بند
ہوگا قحط سالی پڑیگی چوتھے یہ کہ جب نماز پڑھنے مین سستی کرینگے حلال روزی نہ ملیگی
ڈانوا ڈول پھرینگے پانچوین یہ کہ جب عہد شکنی کرینگے دشمن کے لوگ ہر طرف سے
گھیر لین گے خونریزی مچیگی چھٹے یہ کہ جب مالدار فقیرون کے صدقے سے ہاتھ کھینچین گے
اور لوگ لینے کے وقت تول مین زیادہ لین گے پھر دینے کے وقت کم دینگے مہنگی پڑیگی
ظالمون کی حکومت ہوگی سو یہ سب پیشین گوئی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
کی اب ظاہر ہوتی جاتی ہے اے بھائیو مسلمانی کا دعوے کرنے والو خوب سمجھو اور
دھیان کرو اپنے گریبان مین منھ ڈال کر رووا ہتو خوشیان کرتے ہو دولت کماتے ہو
حرام حلال کچھ نہین دیکھتے کہنا سننا سمجھانا بجھانا ہرگز نہین مانتے جب جان کندنی
کی حالت پہونچیگی اوسوقت اسکا حال بے شبہہ معلوم ہوگا ایسی نافرمانی کا مزہ بلشبہ
چکھوگے اور ہمیشہ ہمیشہ اوسکی سزا پاتے رہوگے اور کتاب مین لکھا ہے کہ جو کوئی
زکوٰۃ دیتا ہے گا عشر ادا کرتا رہے گا اوس کو پہلے آسمان مین سخی دوسرے
مین طیب یعنی پاک تیسرے مین مطیع یعنی حکم بردار چوتھے مین یار یعنی نیک کار پانچوین مین
معطی یعنی دا تا چھٹوین مین مبارک ساتوین مین مغفور یعنی بخشا گیا کہین گے اور جو زکوٰۃ اور عشر

نہ دیگا وہ پہلے آسمان مین بخیل دوسرے مین لئیم تیسرے مین لعین چوتھے مین خدا کا دشمن
پانچوین مین گنہگار چھٹوین مین بے برکت ساتوین مین بدبخت کہلاوے گا اور
فرمایا کہ جو کوئی زکوٰۃ نہین دیا کرتا مسکین فقیر کا حق ادا نہین کرتا اون کا وعدہ
رہتا ہے قیامت کے دن وے حقدار جمع ہونگے مال دارون کی کمرین پکڑین گے
اپنا حق مانگے گے جب وہ اونکو کچھہ نہ دے سکیگا اللہ تعالےٰ اوس کے عمل نیک
حقدارون کو دلاوے گا اوسکو مفلس انکو مالدار بناوے گا وہان تو وہ اوس
عذاب مین گرفتار رہیگا یہان وارث اوسکے اسکے حصہ بخرا کرلین گے اپنی خواہش کی
موافق جس طرح جی چاہے گا اوڑا دینگے پھونکین گے اے مسلمانو غافلو یہ کیا
عقل ہے کہ کیسی محنتون سے مال جمع کرو کسکا گلا کاٹ کے ظلم کر کے دولتمند ہو
پھر اوسکا فائدہ کچھہ نہ اوٹھاؤ اولٹے دکھہ مین پڑو دوسرا چین کرے مزے اوڑا دے
علاوہ اسکے دوسری کمائی بھی تمہاری اس بخل کے سبب چھین جاوے اور فرمایا
حضرت صلعم نے صدقہ دینے والون کے جسم سے ستر بلا دور ہوتی ہے اور فرمایا جو کوئی
ننگے کو کپڑا پہناوے جب تک وہ کپڑا اوسکے بدن مین رہیگا ہر روز اٹھارہ نیکی دینے والیکے
حسنے لکھی جاوینگی اور جو بھوکے کو پیٹ بھر کے کھلاتا ہے دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے
اوسکے اور دوزخ کے درمیان پانسو برس کا فرق ہوتا ہے کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے پوچھا کہ کون کام بہتر ہے فرمایا کہ مومن کا دل خوش کرنا اور بھوکے کو کہلانا اور فرمایا
بخیل اللہ تعالیٰ اور مومنون سے دور ہے اور دوزخ سے نزدیک اور سخی اللہ تعالیٰ
اور مومنون سے نزدیک اور دوزخ سے دور **نقل ہے** کہ ایک روز ملک الموت
حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جوان خوبصورت نیک سیرت
وہان آیا حضرت داؤد علیہ السلام نے اوسکی تعریف کی ملک الموت نے کہا اسکی خوبی
اب کیا بیان کرتے ہو عمر اسکی ہو چکی حضرت داؤد نے فرمایا کیون کر جانتے ہو کہا اللہ تعالیٰ کا

حکم مجکو یون ہوا ہے کہ سات دن کے بعد اسکی جان قبض کرون یہ بات سنتے ہی حضرت داؤد علیہ السلام بہت غمگین ہوئے بعد سات روز کے دہی جوان پہر حضرت داؤد کے پاس آیا نہایت متعجب ہو کر دل مین خیال کرنے لگے کہ شاید ملک الموت نے سات مہینے یا سات برس کہا ہوگا مین بہول گیا اس مین حضرت ملک الموت سے پہر ملاقات ہوئی سبب پوچھا اونھون نے بیان کیا سچ ہے کہ اس جوان کی عمر تمام ہو چکی تہی یون ہوا کہ جسدن وہ مرتا اوسنے اللہ کی رضامندی پر فقیرونکو بہت کچھہ دیا فقیرون نے ملکر اوسکی درازی عمر کیواسطے مناجات کی حقتعالیٰ نے اپنے کرم سے قبول کی سات دن کو سات برس سے بدل دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ جب چاہے جو چاہے کرے دلیل اوسکی قرآن شریف کی آیتین ہین وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اور اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ اور اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ بعضے ملحد اس قول سے اللہ تعالےٰ کے منکر ہو کر کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کو اب کچھہ قدرت نہین کہ کوئی نیا حکم کرے جو کرنا تہا کر چکا سو ایسے لوگ تو اللہ تعالیٰ کے دشمن ہین کہ اوسکے کمال مین جو ہر دم کامل ہے نقص پہونچاتے ہین الٰہی ہمکو اور سب مومنون کو بہلے کامون کی توفیق دے اور برے عملون سے دور رکھہ حرمت سے اپنے رسول مختار اور اون کی آل و اطہار کی آمین یارب العالمین

گیارہوان باب شراب وغیرہ نشا پینے والون کے بیان مین

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ساتوین سیپارے کے دوسرے رکوع مین يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ترجمہ اے ایمان والو یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پاسے گندے کام ہین شیطان کے سو اس سے بچتے رہو شاید تمہارا بہلا ہو تفسیر اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا پانی سڑانے کہ نشا لانے لگے وہ تہوڑا بہت حرام اور نجس ہے اور جو چیز نشا

لاوے مگر سڑی ہو وہ نجس نہین لیکن حرام ہے تھوڑی ہو یا بہت اور جوا وہ کہ شرط
بدی کسی چیز پر کہ اوسمین جیت اور ہار ہو ئی وہ حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام
نہین باقی جو کھیل کہ اوسمین شرط بدنی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہین یہ
کہ شیطان اس بہانے سے اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے روکتا ہے بی بی عایشہ نے کہا
کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرَقُ فَمِلْأُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ
ترجمہ جو چیز نشا لاوے فرق بھر پینے سے ایک چلو بھر بھی حرام ہے فرق سولہ رطل کا
ہوتا ہے اور رطل ہوتا ہے اکتیس اونسہ بھری ساڑھے چھ ماشے کا اور بھری ساڑھے
دس ماشے کی یہان فرق سے مراد بہت اور چلو سے مراد تھوڑا چنانچہ اگلی حدیث سے
ثابت ہوا روایت کی احمدؒ اور ترمذی اور ابو داؤد نے کہا جابرؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ روایت کیا اوسکو ترمذی اور
ابو داؤد اور ابن ماجہ نے یعنے جس چیز کا بہت نشہ لاوے اوسکا تھوڑا بھی حرام ہے اور ایک
صحابی نے پوچھا کہ یا حضرت مین نے یتیم کے مال سے شراب مول لی تھی اب یہ حرام
ہوئی اوسکا کیا حکم فرمایا کہ پھینک دو شراب کو اور توڑ دو اوسکے باسنون کو ایک
روایت یون ہے کہ اونھون نے پوچھا کہ اسکا سرکہ بناؤن حضرت نے فرمایا نہین ابن عمر
نے کہا کہ خطبہ پڑھا عمر نے منبر رسول علیہ السلام کے پھر فرمایا کہ نازل ہوئی آیت شراب کے حرام ہونیکی
اور وہ پانچ چیزون سے ہوتی ہے انگور اور خرما اور گیہون اور جو اور شہد سے اور خمر یعنی شراب
وہ چیز ہے جو چھپا دے عقل کو یعنے آدمی کو مست بیہوش بنا دے روایت کی بخاری
اور اسی مضمون کی حدیث ترمذی اور ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے پیغمبر خدا صلعم کو تولا
نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ جب حرام ہوئی شراب اندنون ہمکو انگوری
شراب نہین ملتی تھی مگر تھوڑی اور اکثر ہماری شراب بنتی تھی خرمے سے روایت کی بخاری
نے کہا بی بی عایشہ نے سوال کیا کسی نے رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے کہ تبع یعنی شہد کی

شراب کا کیا حکم ہے فرمایا کل شراب مسکر فھو حرام یعنی جو پینے کی چیز نشا لاوے وہ حرام
ہے کہتے ہیں کہ یمن کی بھی شراب تھی اور قاموس میں جو بڑی معتبر لغت ہے لکھا ہے کہ
خمر وہ چیز ہے جو مست کرے وہ انگور کے رس سے ہو یا اور کسی چیز سے اور عام صحیح تو
ہے کیونکہ جب خمر مدینے میں حرام ہوئی اوسوقت وہان انگور کی شراب نتھی بلکہ وہانکے
لوگ خرمے سے شراب بناتے تھے اور وجہ تسمیہ خمر کا یون ہے کہ لغت میں خمر کے معنے
چھپانے اور مخلوط ہونے کے ہین اور خمر چھپاتی ہے عقل کو اور پراگندہ کرتی ہے اوسکو
اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے کل مسکر
خمر وکل مسکر حرام روایت کی مسلم نے انس سے کہا کہ سوال کیا کسی نے حضرت صلعم
سے کہ سرکہ بنایا جاوے خمر سے فرمایا آپ نے نہیں روایت کی مسلم نے ان حدیثون کی رو سے
معلوم ہوا کہ خمر یعنی شراب انگور اور خرما وغیرہ پر موقوف نہیں جو کھانے پینے کی چیز
نشا لاوے عقل کو چھپاوے وہ خمر ہے اوسکی تھوڑی بہت سب حرام ہے چنانچہ حضرت
امام شافعی و امام احمد و امام مالک اور امام محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے اگلے پچھلے
علماؤنکا بھی مذہب ہے ان حدیثون کی اور ان امامون کے اتفاق کی رو سے تاڑی کی رو سے
اور تاڑی وغیرہ کا سرکہ بھی کھانا نچاہیے اگرچہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک
درست ہے اہل ورع محتاط مسلمانون کو لازم ہے کہ اس سے دور رہین اور دیلم سے روایت
ہے کہ ایک شخص حضرت صلعم کے پاس آیا اور اوسنے عرض کی کہ ہم سرد ملک مین رہتے
ہین اور کھیتی اور محنت کے کام کرتے ہین اور یہ بغیر قوت بدن کے نہین ہو سکتا اور شراب
پینے سے ہمکو قوت ملتی ہے کیا ہم پئین شراب حضرت نے فرمایا جو شراب تم پیتے ہو وہ
نشہ لاتی ہے اوسنے کہا ہان حضرت صلعم نے فرمایا تو دور رہو اوس سے پھر اوسنے
عرض کی یا رسول اللہ لوگ وہان کے ایسے نہین جو پینا چھوڑ دین حضرت صلعم نے
فرمایا کہ اگر نہ چھوڑین تو قتل کرو اونکو روایت کی ابو داؤد نے اور فرمایا رسول صلعم نے

کہ حق جل شانہ نے اپنی سوگند یاد کرکے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک چلو شراب پیے گا ضرور اوسکو
ویسا ہی پیپ پلاونگا اور جو کوئی چھوڑ دیگا اوسکو میرے خوف سے بے شبہہ اوسکو
پلاونگا بہشت کی نہرون سے جو پاک اور صاف ہے روایت کی احمدؒ نے اور فرمایا
حضرت صلعم نے کہ داخل نہونگے بہشت مین تین شخص ایک جو پیا کرتا ہے
شراب دوسرا جو توڑتا ہے علاقہ رحم کا یعنی ناتا اپنایت کا تیسرا جو سچ جانتا ہے جادو
کو روایت کی احمدؒ نے اور فرمایا کہ اگر شراب پینے والا اسی حالت مین مرجاوے یعنی
توبہ نکرے تو اللہ تعالی کے سامنے اوسکا حال بت پرست کا سا ہوگا روایت کی احمدؒ
اور ابن ماجہ نے اور فرمایا حضرت صلعم نے تین شخص ہین کہ اللہ تعالی نے اونپر بہشت حرام
کی ہے ایک وہ جو مدمن الخمر یعنی ہمیشہ پیے شراب دوسرا عاق جو دکھ دے مان باپ کو
تیسرا دیوث جو بیغیرتی روا رکھے اپنے گھرانے مین یعنی اوسکے والے حرام کاری کیا
کرین اور وہ جانے پھر چپکا ہورہے روایت کی احمدؒ اور نسائی نے اور فرمایا حضرت نے
کہ جو کوئی شراب پیتا ہے چالیس صبح کی نماز اوسکی اللہ تعالی قبول نہین کرتا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چالیس صبح کی نماز جو سب عبادتون سے افضل ہے قبول نہین
ہوتی تو دوسری عبادت تو بطریق اولی قبول نہوگی روایت کی ترمذی نے اور
نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے اور فرمایا حضرت صلعم نے مَنْ اَطْعَمَ شَارِبَ
الْخَمْرِ لُقْمَةً سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَيَّةً وَعَقْرَبًا فِيْ قَبْرِهٖ وَمَنْ قَضٰى حَاجَتَهٗ
فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَمَنْ جَالَسَهٗ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى
وَلَا حُجَّةَ ترجمہ جو کوئی ایک لقمہ کسی نشہ پینے والے کے منہ مین رکھیگا اللہ تعالے
اوسکی گور مین مقرر کریگا سانپ اور بچھو کہ وے اوسے ڈسا کرین اور جو اوسکی
حاجت برلاوے تو گویا وہ مسلمانی کی جڑ اوکھاڑنے پر لگا ہے اور جو اوس کے
ساتھ بیٹھے گا اللہ تعالے اوسکو قبر سے اندھا اوٹھاوے گا اور حقتعالی کے پاس اوسکی

پھر صحبت نہ چھٹے گی اور فرمایا کہ جو کوئی لت پینے والے سے مصافحہ کرے یا اسکو سلام کرے
اللہ تعالے چالیس برس کی عبادت اسکی ناچیز کرے یہ دونوں حدیثین ذخیرۃ الملوک
کی ہین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّمُفْتِرٍ ترجمہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک
نشا لانیوالے اور سست کرنیوالی چیز سے اس حدیث سے اور اگلی حدیثون سے ثابت ہوا
کہ تاڑی اور گانجہ اور مدک اور بھنگ اور افیون اور جو چیز اس قسم کی سب حرام ہے
روایت کی ابو داؤد نے اے بھائی مسلمانو ہوشیار رہو جاؤ ایسی بری چیز ہے کہ تم دور رہو
کسی نشہ یانی کے نزدیک نجاؤ اور اگر کوئی تم مین سے کچھ نشا کھاتا پیتا ہو چاہئے کہ جلد
توبہ کرے اور اللہ تعالی کی جناب مین استغفار بجالاوے پھر اسکے گرد نجاوے اور
نشہ پینے والون کی صحبت سے پرہیز کرے یا اللہ یا کریم ہمکو اور جمیع مسلمانون کو ان حرام
چیزون سے اور دور رکھ بفضلک وکرمک آمین ثم آمین بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد

بارھوان باب نماز کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۃ ہود کے دسوین رکوع مین وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ
زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ترجمہ اور کھڑی کر نماز دونون
سرے دن کے اور کچھ ٹکڑون مین رات کے البتہ نیکیان دور کرتی ہین برائیون کو
اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول علیہ الصلوۃ
والسلام نے خَمْسُ صَلَوٰتٍ فَتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَ ھُنَّ وَصَلَّا
ھُنَّ بِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَخُشُوْعَھُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ
یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰالِکَ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ
شَاءَ عَذَّبَہٗ ترجمہ پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا انکو اللہ تعالی نے

جو کوئی اچھی طرح کرے اونکے وضوؤن کو اور ادا کرے اونکو اونکے وقتون مین اور
تمام و کمال بجا لاوے اونکے رکوعون اور سجدون کو ہے اللہ تعالے پر عہد کہ معاف
کرے اوسکو اور جو کوئی نکرے ایسا تو حق تعالی پر کچھ عہد نہین اگر چاہے بخشے اوسکو
اور اگر چاہے عذاب کرے اوسکو یعنی جو شخص سفر کی نمازین پڑہے گا خصوصاً
رکوع اور سجود کو کہ اوسمین بندگی اور تابعداری کی صورت خوب پائی جاتی ہے
اچھی طرح ادا کرے گا تو اللہ تعالی پر عہد ہے یعنی اللہ تعالے نے وعدہ کیا ہے اور
اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ اوسکو بخشدے اور ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت
کرتے ہین اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ
صَلٰوۃً مَّكْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا وَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّۃُ
وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ ترجمہ نصیحت کی مجکو میرے دوست جانی یعنے
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شریک مت کر اللہ کے ساتھ کسی کو اگرچہ
ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے اور جلایا جاوے اور مت چھوڑ نماز کو جان بوجھ کر اور جو کوئی
چھوڑے نماز کو دیدہ و دانستہ پس بیزار ہوا وس سے عہد مسلمانی یعنے وہ اسلام
کے دائرہ سے نکل گیا اور مت پی شراب کیونکہ وہ تمام برائیون کی کنجی ہے اور فرمایا
حضرت صلعم نے کہ حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا جب وے سات برس کے ہون اور
مارو اونکو جو نہ پڑہین نماز جب وے دس برس کو پہونچے اور جدا جدا سلاؤ اونکو بچھونے
پر آپس مین سوال کیا ابن مسعود نے پیغمبر خدا صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ سے کہ پیارا کام
کون سا ہے اللہ کے نزدیک فرمایا کہ نماز ادا کرنی وقت پھر پوچھا اور کون کام ایسا ہی
فرمایا فرمان برداری مان باپ کی سوال کیا اور کون کام فرمایا جہاد کرنا اللہ
کی راہ مین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز باہر تشریف لیگئے حضرت
پیغمبر خدا صلعم جاڑے کے ایام مین درخت پت جھڑ ہو رہے تھے حضرت صلعم نے ایکڈالی

کو پکڑکر ہلایا بہت سے پتے گر پڑے فرمایا اے ابوذر جب کوئی بندہ مسلمان نماز پڑھتا ہی
اللہ تعالے ہی کی رضامندی کیواسطے پے در پے دور ہوتے ہین اوس کے گناہ
اوسکے جسم سے جس طرح یہ پتے جھڑتے ہین اس درخت کے اور عبداللہ بن شقیق
سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا کے اصحاب کسی کام کو اتنا برا نہین جانتے تھے کہ وہ کفر
کو پہونچاتا ہے مگر تضییع نماز کو اور فرمایا حضرت صلعم نے جب کوئی شخص اچھی طرح
وضو کرکے نماز کو قیام اور قرات کے ساتھ جیسا حکم ہے تعظیم اور تکریم سے پڑھتا ہی
بعد ادا کرنے کے نماز اوسکو یہ دعا کرتی ہے اے بندے تو خوش رہ جسطرح تو نے
مجھے حرمت سے ادا کیا اللہ تعالیٰ تجکو ایسی دے اور قیامت کے دن بہشت مین
لیجاوے اور نماز کہتی ہے کہ مین قیامت کے دن تیرے ایمان اور تابعداری
پر گواہی دونگی پھر اوس نماز کو فرشتے آسمان پر پہونچاتے ہین قیامت کو اوسکی شفاعت
کریگی اور جو کوئی وضو اور نماز کو اوسکے آداب اور ارکان سے نہین پڑہتا نماز اوسکی
سیاہ تاریک ہوتی ہے پھر اوسکے حق مین بد دعا کرتی ہے کہ اے شخص جیسا تو نے مجکو
بے عزت اور خراب کیا اللہ تعالیٰ تجھے بھی بے عزت اور خراب کرے اور وہ کہتی ہی
کہ مین اللہ تعالیٰ کے نزدیک گواہی دونگی کہ تو نہایت بے ادب اور قابل دوزخ
کے ہے پھر جب اوسکو اوپر لیجاتے ہین تو آسمان کے دروازے بند ہوجاتے ہین اور ایسی
نماز اللہ تعالیٰ کی جناب مین مقبول نہین ہوتی پھیر کر اوس پڑہنے والے کے منہ پر مارتے
ہین اور فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ دل سے
متوجہ ہوکر اچھی طرح ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو پانچ چیز عنایت فرماتا ہے ایک یہ کہ
گور کے عذاب سے اوسے بچاتا ہے دوسرے یہ کہ رزق کی تنگی اتنی ہوگی کہ جس سے
پریشان رہے تیسرے یہ کہ چہرہ اوسکا منور ہوگا ایمان کے نور سے چوتھے یہ کہ نامۂ اعمال
اوسکے داہنے ہاتھ مین دینگے اور پل صراط سے بجلی کی طرح پار ہوجائیگا پانچوین یہ کہ

بے حساب اور بے عذاب بہشت مین داخل ہوگا اور مین اوس شخص سے راضی رہونگا
اور جو شخص نماز مین کاہلی اور سستی کرتا ہے بارہ طرح کی سختی مین گرفتار رہتا ہے تین
دنیا مین تین مرنے کیوقت تین گور مین تین قیامت مین دنیا کی برائیان یہ ہین جو کام
کسب کریگا برکت اوسمین نیادیگا چہرہ بے نور ہوگا اچھے آدمیون سے محبت
نرہے گی موت کے وقت کی سختیان یہ ہین پیاسا ہوگا بھوکا ہوکر مرے گا جان کندنی
کی سختی مین پڑے گا ملک الموت کو بھیانک صورت سے دیکھے گا گور کی برائیان یہ ہین
منکر نکیر قبر مین غضب کی صورت سے آدینگے گور کی تنگی ظاہر ہوگی قبر کے اندہیرے
مین پھنسے گا قیامت کی برائیان یہ ہین حساب کی سختیون مین پڑے گا اللہ تعالی کے
غضب مین گرفتار ہوگا بڑی بڑی جگہ عذاب کی دوزخ مین پاوے گا اور جو کوئی نماز
جماعت بغیر عذر ترک کرے گا اللہ تعالی ہر رکعت کے بدلے ہزار برس تک اوس کو
دوزخ مین ڈالے گا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کہ جسنے نماز پڑھی عشا
کی جماعت کے ساتھ گویا اوسنے آدھی رات کا قیام کیا اور جسنے نماز پڑھی صبح کی جماعت
سے گویا اوسنے تمام شب کو عبادت مین کاٹا اور فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے
کہ جماعت کی نماز ستائیس درجہ ثواب مین زیادہ ہے تنہائی کی نماز سے اور بعضی
روایت سے پچیس درجہ زیادہ معلوم ہوتی ہے حکم نماز جماعت کا بعضے علما کے
نزدیک فرض عین ہے وے کہتے ہین کہ جو شخص اذان سنکر حاضر نہو تو اوس کی
نماز درست نہین مگر کوئی عذر شرعی ہو اور بعضون کے نزدیک فرض کفایہ ہے
اور بعضون کے نزدیک سنت موکدہ ہے اور بعضون کے نزدیک واجب بہر حال اسکا
ترک کرنا بغیر عذر کے بہت برا اور فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے واللہ دعا
فشاء السلام واطعام الطعام والصلوۃ باللیل والناس نیام ترجمہ جن علو نے کہ

اللہ تعالی کے نزدیک مرتبہ بڑہتا ہے تین قسم ہین پکار کر سلام کرنا اور کہانا کہلانا اور نماز
پڑہنی رات کو جس وقت لوگ سوتے ہوین بیت شرف مرد بجود است و کرامت بسجود +
ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ زوجود + اور فرمایا حضرت صلعم نے سات گروہ
ہین کہ اون کو اللہ تعالی اپنے سایہ رحمت مین رکھے گا جس دن کسی کو سایہ نہ ملیگا پہلا امام
عادل دوسرا جوان صالح تیسرا وہ شخص جو مسجد سے نکلا اور دل اوسکا پہر وہین لگا رہا
چوتہے وے جو آپس مین اللہ کیواسطے دوستی رکہتے ہین ملتے ہین یہی سمجھکر اور جدا
ہوتے ہین بہی سمجہکر پانچوین وہ جو تنہائی اللہ کو یاد کرکے روتا ہے چہٹا وہ جس کو بلادے
ایک عورت دولتمند اور خوبصورت پہر وہ اللہ کے ڈرنے باز رہے ساتوین وہ آدمی
جو دیتا ہے اللہ کی راہ مین اسطرح چہپا کر کہ داہنے ہاتھ کی خبر بائین ہاتھ کو نہ
ہووے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلعم نے
اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ + ترجمہ
نماز ادا کرنی اول وقت مین اللہ سبحانہ تعالی کی خوشی کا موجب ہے اور آخر مین عفو ہے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ بیشک عفو وہین ہوتا ہے جہان کسی سے تقصیر ہوتی ہے اور رضامندی
وہین پائی جاتی ہے جہان کسی کام مین خوبی پائی جاتی ہے اور تقصیر والا
خطرے اور دہمکی کے مقام مین رہتا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ
ایکدن پیغمبر خدا صلعم مسجد کے گوشہ مین بیٹھے تہے کہ ایک شخص آیا اور اوسنے نماز پڑہی
پہر حضرت کے روبرو آکر سلام علیک کی حضرت صلعم نے جواب سلام دیکر فرمایا کہ پہر نماز
پڑہ کیونکہ تونے نماز ادا نہین کی پہر گیا وہ اور نماز پڑہی پہر روبرو آکر سلام علیک کہا
حضرت صلعم نے جواب دیا اور فرمایا کہ جا پہر نماز پڑہ ہرگز تونے نماز نہین پڑہی عرض
کیا اوسنے تیسری دفعہ یا چوتہی دفعہ کہ یا رسول اللہ مجکو بتلائیے کہ کیونکہ نماز پڑہون
حضرت صلعم نے ارکان اور آداب نماز کے سکہائے اور کہا کہ ہر رکن کو نماز کے اطمینان سے

پڑھو جلدی نکرا در فرمایا کہ اگر اسطرح پڑھی تو نے نماز تو کامل ہوئی تیری نماز اور جس قدر اسمین کمی کریگا اور پھر اگر جلدی پڑھیگا اوتنی ہی تیری نماز ناقص ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلعم نے اسی سبب سے اوسکو مکرر فرمایا کہ نماز دوہرادے کیونکہ نماز اوسکی ناقص تھی سوائے بھائی مسلمانون یہ نماز دین کے گھر کا ستون ہے اگر تم چاہتے ہو کہ یہ گھر قایم اور درست رہے تو ستون کو کھڑا رکھو جو ستون گرا گھر گرا تم ڈانواں ڈول ہوئے گھر سے نکلے چاہیے کہ اسے کبھی نہ چھوڑو ترک نکرو اچھی طرح پاک صاف ہوکر دل لگا کر اس کام مین متوجہ ہو اور اوسکے ہر ایک رکن کو بموجب حکم کے بجالاؤ اللہ تمہارے دین اور دنیا کے سب کام پورے کریگا دنیا مین عزت اور حرمت بخشیگا کسیکا محتاج نکریگا عاقبت مین گناہون سے نجات دیکر اپنی رضامندی کے مکان مین ہزارون طرحکی نعمتون اور لذتون کیساتھ ابدالآباد رکھے گا یا اللہ یا ارحم الراحمین ہمکو اور سب مسلمانون کو توفیق اپنی تابعداری اور بندگی کی عطا کر اپنے نبی مختار اور اونکی آل واطہار اور اصحاب باوقار کے طفیل سے آمین ثم آمین

تیرھوان باب قران شریف کے پڑھنے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ واقعہ مین اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ترجمہ بیشک قران ہے عزت والا لکھا چھپی کتاب مین اوسکو وہی چھوتے مین جو پاک رہتے ہین اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ ترجمہ

کہاوت اورحقیقت اوس مسلمان کی جو پڑہتا ہے قرآن اور عمل کرتا ہے اوسپر ترنج کی سی ہے بو اوسکی اور مزہ اوسکا دونون خوب ہین اور کہاوت اور حقیقت اوس مسلمان کی جو پڑہتا ہے قرآن اور عمل نہین کرتا اوسپر خرمے کی سی ہے کہ بو نہین پر مزہ اوسکا میٹہا اور کہاوت اور حقیقت اوس منافق کی جو نہین پڑہتا قرآن اندارائن کے پہل کی سی ہے کہ بو نہین اور مزہ کڑوا اور کہاوت اور حقیقت اوس منافق کی جو پڑہتا ہے قرآن ریحان کی سی ہے کہ خوشبو اور مزہ کڑوا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسعید بن معلی کو اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ سَبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ **ترجمہ** کیا نسکہاون تجہکو جو بڑی بزرگی اور بڑائی کی صورت ہے قران شریف سے پہلے اوسکے کہ مسجد سے نکلے پہر پکڑ میرے ہاتہہ کو جب ارادہ کیا ہمنے کہ باہر آوین عرض کیا مین نے یا رسول اللہ آپنے فرمایا تہا کہ مین تجہکو بڑی بزرگی کی صورت قران سے بتاونگا فرمایا حضرت صلعم نے کہ سورہ الحمد وہ سبع مثانی ہے اور قران عظیم جو دیا گیا مجہے یعنی جسکا اشارہ حقتعالے نے فرمایا ہے لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ یہ سات آیتین جنہین نماز مین مکرر پڑہتے ہین معاذ جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي الْبُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ بِيُوْتِكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا **ترجمہ** جو پڑہے قرآن اور عمل کرے اوسپر پہناوینگے اوسکے ماں باپ کو ایسا تاج قیامت کے روز کہ چمک اوس کی آفتاب کی چمک سے زیادہ ہوگی جو ہو تمہارے گہرون مین پہر کیا

میںنا دوسرا سورۂ قل ہو اللہ نور اس واسطے کہتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے ہر چیز کے واسطے ایک نور ہے اور قرآن کا نور قل ہو اللہ احد ہے منفرہ اس لیے کہ
پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورے کو پڑھیگا اور سمجھیگا گناہ ہون کے
نفرت کریگا اسکا اس لیے کہ آسمان اور زمین کی مضبوطی اس سے ہے احد اسواسطے کہ
اللہ تعالیٰ ہی کی صفت اوسمین پائی جاتی ہے شقیقہ اسواسطے کہ پڑھنے والا اسکا
کفر سے ایک طرف ہوجاتا ہے معرفت اسواسطے کہ جو کوئی اسکو نماز مین پڑھیگا
اوسکو اللہ تعالیٰ کی معرفت خوب حاصل کریگا صفت اسواسطے کہ اللہ جلشانہ کی اوصاف
اوسمین بھرے ہین نسبت اسواسطے کہ معنی اوسکے اللہ تعالیٰ کی ذات سے نسبت
رکھتے ہین مذکورہ اسواسطے کہ ملائک اسکا ذکر آپسمین کرتے ہین نجات اسلیے کہ اسکے
معنے پر جو ایمان لاتا ہے دنیا اور آخرت مین عذاب سے نجات پاتا ہے توحید اسواسطے
کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیل ہے تفرید اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کی فردانیت کا اسمین ذکر ہے
اخلاص اسواسطے کہ جو اخلاص کے ساتھ اسکو پڑھیگا ہر طرح کی سختی اور محنت سے مخلصی
پاویگا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑکا جب بسم اللہ زبان سے کہتا ہے
لڑکے کے مان باپ اور اوستاد اوسکے دوزخ سے نجات پاتے ہین اور تفسیر مین
شیخ ہارون کی لکھا ہے کہ جب اوستاد لڑکے کو بسم اللہ پڑھاتا ہے حالت لڑکے کے
اور اوستاد کے بخشے جاتے ہین اور فرمایا جو کوئی کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے
اللہ تعالیٰ اوسکو فقر سے بچاتا ہے اور جو کوئی ہر نوالے مین بسم اللہ کہا کرے وہ
کھانے کی چیز اوسکے بدن مین نور ہوجاوے اور جو کوئی حاکم کے روبرو جاوے اور پڑھے
بسم اللہ الرحمن الرحیم ربی اللہ لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم حاکم اوسپر غصہ نہ کرے بلکہ رحم فرماوے اور جو کوئی سوتے وقت
ایک مرتبہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو جن ہون کے

پاک ہوجاوے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی خدیجہ رضی اللہ
عنہا کو بعد مرنے کے خواب مین دیکھا فرمایا تمھارے واسطے مین کیا تحفہ لاؤن جسمین
تمھاری روح خوش ہو کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آپ اکثر پڑھا کیجیے نقل ہے کہ
ایک دن حضرت صلعم گورستان مین تشریف لے گئے معلوم ہوا آپکو کہ ایک مردے پر
عذاب ہوتا ہے حضرت صلعم کو اوسکے حال پر رحم آیا چاہا کہ دعا کرین حضرت جبرئیل
علیہ السلام تشریف لائے کہا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دس مرتبہ بسم اللہ
اس مردے کے واسطے پڑھو جو ہین حضرت صلعم نے پڑھا فی الفور اوس مردے پر سے
عذاب موقوف ہوا اور حورین اوسکی خدمت کو حاضر ہوئین حورون سے پوچھا
کب تک یہان رہوگی عرض کیا صور کے پھونکنے اور بجہ الحیوۃ مین غسل کرکے
بہشت کے اندر داخل ہونے تک اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ سورۃ تبارک الذی عذاب
قبر سے بچاتی ہے اپنے پڑھنے والے کو جو کوئی سوتے وقت ہمیشہ ورد رکھے اور حضرت
صلعم کا یہی معلوم تھا اور فرمایا کہ اذا زلزلت الارض برابر ہے نصف قرآن کے اور سورۂ
اخلاص تین حصے کے برابر اور سورۂ کافرون چوتھائی کے برابر ہے اور فرمایا جو کوئی پڑھے
آخر سورۂ آل عمران کو ان فی خلق السموات والارض سے آخر تک رات کو اوسکو ثواب ملے گا
تمام رات کی عبادت کا اور فرمایا سب چیزونکے واسطے دولھن ہے اور قرآن کی دولھن
سورۂ رحمن ہے انفیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ کسی نے سوال کیا حضرت رسالت
مآب سے کہ یارسول اللہ کون سورہ بہت بزرگ ہی قرآن مین فرمایا قل ہو اللہ احد پھر پوچھا اور
کون آیت سب سے بزرگ ہے فرمایا آپنے آیت الکرسی پوچھا پھر کون آیت ایسی ہے
کہ جسکی خیر اور برکت تمکو اور تمھاری امت کو پہونچی ہے فرمایا آخر سورۂ بقر کا کیونکہ وہ
اللہ تعالی رحمت کا خزانہ ہے عرش کے نیچے سے اسی امت کے واسطے بھیجا ہے اور یہ آیت
دنیا اور آخرت کی کسی چیز کو نہین چھوڑا سب کو شامل ہے اور فرمایا کہ آیت الکرسی

درمیان پچاس کلمے ہین ہر ایک کلمے مین پچاس برکت ہے جو کوئی فرض نماز کے پیچھے
آیت الکرسی پڑھا کرے پچاس نیکی اللہ تعالی اوسکے نامہ اعمال مین لکھے اور بہشت مین
اوسے داخل کرے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول
صلعم نے جو کوئی پڑھے قرآن اور طلب کرے اوس سے روزی یعنی قرآن کو دنیا
حاصل کرنے کا وسیلہ کرے آویگا وہ قیامت کے دن کلہ خشک یعنی بہت ذلیل اور
بے عزت ہوکر اوسکے چہرے پر مطلق نور نہوگا سمجھ لو کہ قرآن شریف کے پڑھنے کا
طریق یہ ہے کہ با وضو قبلہ رو ہوکر مودب بیٹھے اور قرآن شریف کو اونچے پر رکھے اور
غور وفکر کے تدبر اخضوع اور خشوع شروع کرے لفظونکو درست پڑھے جہان قصر ہو وہان قصر
اور جہان مد ہو وہان مد اور جہان ادغام ہو وہان ادغام اور جہان ٹھہراو ہو لازم پکڑے اوسکے
برخلاف کرنا ممنوع ہے بعضے جہال اسکا ہرگز خیال نہین رکھتے گنہگار ہوتے ہین تدبر کے
معنی دل لگانا اور خوب دھیان کرنا اور خشوع اور خضوع کے معنی محبت قلبی اور عاجزی
اور نرمی یعنی قرآن شریف کو اخلاص دلی سے پڑھے دنیا کی خواہش اوس سے نرکھے
اور ہنسی ٹھٹھا بیہودہ گوئی نالائق حرکات اوسوقت نہ کرے اور اگر معنی قرآن کے تو
سمجھتا ہے تو جہان بشارت کی آیت ہو خوشی کرے اور جہان وعید ہو ڈرے اور ہوشیار
ہووے رونا قرآن کی تلاوت مین طریق صالحون کا ہے کہ وے اپنی تقصیرات اور گناہونکو
اور انجام کار کو دھیان کرتے ہین اور اگلون اور پچھلون کا حال معلوم کرکے کانپ
جاتے ہین غمگین ہوتے ہین بزرگون نے فرمایا ہے کہ دل کی صفائی اور درستی کی پانچ
چیزین ہین دھیان لگاکر قرآن پڑھنا شکم خالی رکھنا اپنے اعمال اور خاتمے پر خیال
کرکے صبح کو تڑکے رونا نیک کارونکی صحبت اختیار کرنی پچھلی رات کو نماز پڑھنی اور
جو کوئی عبادت کے کام کرکے دنیا کی طمع رکھے بیشک لائق عذاب کے ہووے اور جو ترتیب آیات
قرآن کی ہے اوسکے خلاف اسطرح سے کہ ما قبل اور ما بعد کو کاوس آیت سے متعلق ہے چھوڑکر پڑھنا اور

وظیفہ کرنا بدعت ہو باقی کسی مسئلہ کی دلیل کو پڑھنا یا لکھنا مضائقہ نہین قرآن شریف کے پڑھنے اور پڑھانے کا بڑا فائدہ اور ثواب ہے قرآن کے ایک حرف کا ثواب دوسری دعا اور درود کے سو حرفون کے ثواب سے زیادہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہو کہ جو کوئی قرآن پڑھنے مین مشغول رہکر ذکر اور سوال سے باز رہے گا مین اوسکو وہ ثواب دونگا جو دعا کرنے والون کو بڑی منت اور عاجزی سے دیتا ہون اللہ تعالی ہمکو اور سب مومنونکو اس نعمت کے حاصل کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین بحرمتہ النبی وآلہ الطیبین

چودھوان باب ماہ مبارک رمضان کے احوال مین

فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ بقر کے ساتوین رکوع مین یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ترجمہ اے ایمان والو حکم ہوا تمپر روزیکا جیسا حکم ہوا تھا تمسے اگلون پر شاید تم پرہیزگار ہوجاؤ اور فرمایا اس آیت کے نیچے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ ترجمہ رمضان کا مہینا جسمین اترا قرآن ہدایت ہے لوگونکے واسطے حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلعم نے كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ ترجمہ ہر ایک عمل آدمیونکا بڑھایا جاتا ہے اس طرح پر کہ ایک نیکی کے بدلے مین دس نیکی کا ثواب دیتے ہین سات سو تک مگر روزہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ اوسکا ثواب بیحد اور بے اندازہ ہے اگر اخلاص اور صدق نیت سے بجالاوے کیونکہ وہ میرے واسطے ہو اور مین بدلا دونگا اوسکا جیسا ہونگا اور جتنا چاہونگا اگرچہ سب عبادتمین اللہ ہی کیواسطے ہین لیکن حق سبحانہ تعالی نے روزے کو اپنے کرم سے خاص کیا اپنے واسطے اوسمین بڑی بزرگی اوسکی ہوئی یہ اسلیے کہ اس عبادت مین دکھاوا نہین ہوتا ہو برخلاف اور عبادتونکے

اسیواسطے منع ہے کہ سواے فرض روزے کے نفل کے روزون کا حال کسی سے ظاہر نکرے اور فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیان حاصل ہوتی ہین ایک روزہ کھولنے کے وقت دوسری اپنے پروردگار سے آخرت مین ملاقات کرنیکے وقت اور فرمایا کہ روزہ دار کی منھ کی بو حق سبحانہ تعالی کے پاس مشک سے زیادہ خوشبو ہے اور فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے یعنی مومن کو جہنم کی آگ سے بچاویگا اور فرمایا کہ جب کوئی تم مین روزہ دار ہو تو فحش اور بری بات منھ سے نہ نکالے اور نہ چلاوے نہ جھگڑا مچاوے یہان تک کہ اگر کوئی گالیان دے تو یہی کہے کہ مین روزہ دار ہون فرض مین زبان سے کہے اور نفل مین دل سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ ترجمہ جب پہلی رات رمضان کے مہینے کی ہوتی ہے جکڑے جاتے ہین شیاطین اور قید کیے جاتے ہین بدذات سرکش جن اور بند کیے جاتے ہین دروازے جہنم کے پھر کوئی دروازہ اوسکا کھلا نہین رہتا اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پھر کوئی دروازہ اوسمین کا بند نہین رہتا پکارتا ہے پکارنے والا یعنی فرشتہ اے چاہنے والے نیکی کے آگے بڑھ یہ تیرا وقت ہے اے چاہنے والے بدی کے باز رکھ اپنے تئین گناہون سے کہ یہ توبہ کا ہونے بچنے کا وقت ہے اور اللہ ہی جہنم سے بچانے کا مالک ہے اور یہ مخلصی جہنم سے ماہ رمضان کی ہر رات کو ہوتی ہے شب قدر پر موقوف نہین اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آیا رمضان کہ وہ مہینا مبارک ہے فرض کیا اللہ نے تمپر اوسکا روزہ اور اوسمین ایک رات ہے کہ وہ بہتر ہے ہزار مہینے سے جو کوئی اوس سے محروم رہا وہ بہت بڑی نیکیون سے محروم رہا فرمایا کہ روزے اور قرآن مرد ہونگے

شفاعت کریگی وہ لوگون کی کہے گا روزہ الٰہی مین نے باز رکھا تھا اسکو کھانے سے اور اسکے
خواہش کی چیزون سے سو قبول کر اسکے حق مین میری سفارش اور کہے گا قرآن کہ مین نے
نیند سے اوسکو باز رکھا تھا یعنی راتون کو مجھے پڑھتا تھا اور آرام کو ترک کرتا تھا سو
قبول کر میری شفاعت پھر قبول ہوگی اون دونون کی شفاعت اور فرمایا کہ جو کوئی
روزے کے ایام مین روزہ دار کو کھلاوے بخشے اللہ تعالیٰ اوسکے گناہون کو اور
دوزخ سے نکالے اور اوسکو ثواب دیگا اوس روزہ دار کے برابر لوگون نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب ایسے مقدور والے نہین ہین کہ روزہ دار کو کھلا
سکین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی ثواب پاویگا جو روزہ کھلادیگا کسی شخص کو
ایک چاکسی یا ایک خرمے سے یا تھوڑے پانی سے اور جو پیٹ بھر کر پلادیگا اوسکو پلادیگا
اللہ تعالیٰ میرے حوض سے کہ کبھی پیاسا نہو وے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہ ایسا
مہینا ہے کہ پہلے دس مین اوسکی رحمت ہے اور بیچلے دس مین مغفرت اور پچھلے
دس مین چھٹکارا دوزخ سے اور جو کوئی فرصت دے اپنی لونڈی اور غلام کو اس
مہینے مین بخش دے اللہ اوسکے گناہ اور بچاوے اوسے جہنم کی آگ سے اور فرمایا
حضرت صلعم نے سنواری جاتی ہے بہشت شروع سال سے آخر تک پھر جب آتا ہے
پہلا دن رمضان کا بہتی ہے ہوا عرش کے نیچے سے اور لگتی ہے حورونکو کہتی ہین
حورین اوسوقت خوش ہوکر اے پروردگار جلد کردے اپنے بندون سے ہمارے
واسطے شوہر کہ ہماری آنکھین اُنسے ٹھنڈی ہون اور اونکی آنکھین ہمسے سلمان فارسی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبان کی آخری تاریخ مین خطبہ پڑھا رسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے پھر فرمایا اے مسلمانون بڑے بزرگ مہینے نے تمپر سایہ ڈالا یہ بڑی برکت کا
مہینا ہے اوسمین ایک رات ہے کہ ہزار مہینے سے بہتر اللہ تعالیٰ نے اوسکے
روزے فرض کیے تمپر اور راتون کو جاگنا نفل جو کوئی اچھے کام سے ان دنون میں تقرب چاہے

کی نزدیکی چاہے گا یعنی اوسمین نفل کی عبادت کرے گا تو اوسکو اور مہینوں کی فرض عبادت کا ثواب ملے گا اور جو کوئی فرض عبادت اوسمین ادا کرے گا وہ اور مہینوں میں ستر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب پاوے گا اور یہ مہینا صبر کا ہے یعنی اپنے تئین خواہشوں کی چیزوں سے بچاوے اور صبر کی مزدوری بہشت ہی اور یہ مہینا سلوک اور مہربانی کا ہے یعنی فقیروں بھوکوں ننگوں سے سلوک کرے اور اس مہینے مین روزی زیادہ ہوتی ہے عَنْ سَهْلٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا سہل نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیشہ رہین گے لوگ نیکی کے ساتھ جب تک جلدی کرتے رہین گے افطار مین عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ جب آگے آئی رات یہان سے یعنی مشرق سے سیاہی رات کی ظاہر ہوئی اور پیچھے ہٹا دن وہان سے یعنی مغرب سے اور ڈوب گیا سورج پس تحقیق روزہ کھولا روزہ دار نے یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے روزہ کھولے دیر نہ لگاوے اور علامت غروب ہونے کی شہروں مین یہی ہے کہ مشرق کی طرف سیاہی بلند ہوئی بیچ آسمان کے پہونچنا سیاہی کا شرط نہین مسلمان کو یوں نہین چاہیے کیونکہ یہود اور نصاریٰ دیری کرتے ہین افطار مین یہانتک کہ سیاہی تمام آسمان مین دوڑ جاوے اور ملجاوین آپس مین تارے سو اونکے خلاف مین بگڑ جاتا ہے اونکا دستور اور زور پکڑتا ہے دین اسلام اور اس سے ظاہر ہوا کہ دین کی قوت دشمنوں کی مخالفت مین ہوتی ہے چنانچہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا حضرت صلعم نے لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ ہمیشہ دین غالب رہیگا جب تک لوگ شتابی کرینگے روزہ کھولنے مین کیونکہ یہود اور

اور نصارا توقف کرتے ہین اوسمین مخالفت کی ابو داؤد و ابن ماجہ نے [illegible]
انس کی روایت سے بھی معلوم ہوا کہ عمل حضرت صلعم کا یہی تھا کہ پہلے افطار کرتے تھے
پیچھے مغرب کی نماز پڑھتے تھے بزرگون نے کہا ہے کہ روزہ تین قسم پر ہے ایک روزہ
عوام کا ہے وہ کیا ہے ترک کرنا کھانا پینا جماع کا ایک روزہ خواص کا ہے وہ کیا ہے
ہر ایک بدن اور حواس کو حرام اور مکروہ لذتون سے رکھنا بلکہ مباح سے بھی کہ جس سے
نفس خوب ٹوٹے اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہے وہ کیا ہے کہ سوائے اللہ تعالی کے
کسی چیز کی طرف رخ نکرے پس اوسی کی طرف دھیان لگا رکھے اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت روزہ دار ایسے ہین کہ اونکو کچھ فائدہ نہین ہے
روزے سے سوائے پیاس کے اور بہت رات کے جاگنے والے ایسے ہین
کہ اونکو اوس وقت کی عبادت سے کچھ حاصل نہین سوائے جاگنے کے یعنی شرطے
اپنی عبادتون مین اوسکے ارکان اور آداب کا لحاظ نہین رکھتے اور نالائق اور
نامناسب کام عمل مین لاتے ہین کہ جس سے روزہ نماز کا فائدہ اونکو نہین ملتا
اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ افضل روزہ بعد رمضان کے اللہ کے مہینے کا
روزہ ہے کہ وہ محرم ہے اور افضل نماز بعد فرض کے تہجد کی نماز ہے کہ اوسمین تکلیف
اور محنت بہت ہوتی ہے اور چاہیے کہ جب کوئی روزہ دسہے کا یعنی دسوین تاریخ محرم کا
رکھے تو ایک روزہ پہلے یا پیچھے یا آگے اور پیچھے دونون ملالے اور روزہ ذلحجہ کے
عرفے کا بھی بہت ثواب رکھتا ہے مگر حج کرنے والون مین جسے قوت ہو وہ رکھے کسی نے
سوال کیا دوشنبہ کے روزے سے آپنے فرمایا کہ اوسدن مین پیدا ہوا اور اوسدن
مجھپر وحی آئی یہ شکرانہ ہے حضرت کی پیدایش کا اور شریعت کے آنے کا ابو ایوب انصاری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے چھ
روزے شوال کے عید چھوڑ کر تو اوسنے گویا تمام برس کے روزے رکھے اور فرمایا کہ روزہ نرکھے کوئی جمعہ کا

تھا مگر ایک روزہ آگے یا پیچھے سے اور ملالے اور فرمایا جو کوئی ایک روزہ رکھے حق سبحانہ
کی رضامندی کے واسطے ستر برس اوسکو دوزخ سے نجات ملے گی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
روایت کرتی ہین کہ روز دوشنبہ اور پنجشنبہ کو جناب پیغمبر خدا روزہ رکھا کرتے تھے
اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن اعمال بنی آدم کے جناب باری
مین گذرانے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ روزے کی حالت مین میرے اعمال حضور مین
پہونچین اور فرمایا حضرت صلعم نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کو کہ اگر چاہتے ہو کہ مہینے مین
روزہ رکھو تو تین روزے یعنی تیرھوین چودھوین پندرھوین رکھا کرو اور بعضی
حدیث سے ستائیسوین اور اٹھائیسوین اور اونتیسوین بھی ثابت ہوا ہے مگر اگلی
تاریخین بہت حدیثون سے ثابت ہین اور فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن
افطار کرنا بھائی داؤد پیغمبر علیہ السّلام کی سنت ہے جو کوئی اس ڈھب سے روزہ رکھے
بہت ثواب پاوے اور روایت ہے بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہ چار چیزون کو
صلعم ترک نہین کرتے تھے ایک روزہ عاشورے کا اور نو روزے ذلحجہ کے اور تین دن
ہر مہینے مین اور دو رکعت نماز فجر کی فرض نماز کے پہلے یا اللہ یا کریم تو ہمکو اور جمیع
مسلمان مرد اور عورت کو توفیق اپنی بندگی کی عنایت فرما اور رمضان شریف کے
روزہ داروں مین شمار کر آمین ثم آمین بحرمۃ النبی وآلہ واصحابہ اجمعین

پندرھوان باب حج کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا اور
اللہ تعالی کا حق ہے حج کرنا آدمیون پر بیت اللہ کا جو کوئی پاوے اوس تک راہ
اور دوسری جگہ فرمایا اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ
وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ

واتقون یا اولی الالباب ترجمہ حج کئی مہینے ہین معلوم پھر جسنے
لازم کرلیا اون مہینون مین حج تو بے پردہ ہوتا نہین عورتون سے نہ گناہ کرنا نہ جھگڑا کرنا
حج مین اور جو کچھ تم کروگے نیکی اللہ کو معلوم ہوگی اور خرچ راہ لیا کرو کہ بہتر
خرچ راہ ہے گناہ سے بچنا اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو ان آیتون سے
معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے ہر آدمی پر حج فرض کیا ہے کہ تمام عمر مین ایک دفعہ اپنے تئین
بیت اللہ شریف مین پہونچاوے اور حج کے ارکان بجالاوے اور منکر اوسکا کافر
لیکن فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ جب نو شرطین پائی جاوین تو حج فرض ہوتا ہے
عقل بلوغ حریت اسلام سلامتی بدن کی راہ کی خیر اہل وعیال کے کھانے پینے
اور رہنے کے گھر کی طاقت حج سے پھر آنے تک اپنے کھانے پینے اور سواری کی
قدرت علم حج کا یعنی اتنا جانے کہ حج کرنا مسلمان کو فرض ہے اور فرضون کا جاننا
ضرور نہین اور عورت کے حق مین محرم کا ہونا اوسکے ساتھ جوان ہو یا پیر اگر تین دن
رات کی راہ سے مکے کا سفر زیادہ ہو اور تین شرطون سے حج کا ادا کرنا صحیح ہوتا ہے
احرام باندھنا اور مکان معین اور وقت معین اور میقات کا مکان جہان احرام باندھتے
ہین سات مقام ہین اہل مدینہ اور جو ادھر سے آوین ذو الحلیفہ ہے اور اہل عراق
و خراسان و ماوراء النہر کے واسطے ذات عرق اور اہل شام و مصر و عرب کے واسطے
جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن اہل یمن کے واسطے یلملم ہندوستانیون کی بھی یہی میقات ہے
اور جو لوگ میقاتون کے درمیان اور مکے سے خارج ہین اونکی میقات حل ہے
اور مکیون کی میقات حرم ہے اور رکن یعنی فرض حج مین وہین کھڑا ہونا
عرفات مین اگرچہ ایک ساعت ہو اور طواف زیارت اور واجب اوسمین پانچ ہین
پھرنا صفا و مروہ کے درمیان اور توقف کرنا مزدلفہ مین اور کنکریان پھینکنی قربانی
کے دن اور ایام تشریق مین اور سر منڈانا یا کترانا اور طواف صدر کرنا جسکو طواف وداع

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کہا ابو ہریرہ نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے حج کیا اللہ کے واسطے پھر نکیا رفث اور فسق اور پھر آیا ایسا ہے اُس دن کہ جنا اوسے اوسکی ماں نے رفث کہتے ہین صحبت کرنے کو عورت سے یا اوس مقدمہ کی باتین زبان پر لانی اور بے شرمی کی باتین اور بدباتین منھ سے نکالنی اور فسق بُرے کام خلاف شرع کرنے اور قرآن شریف مین ذکر جدال کا بھی آیا ہے یعنی اپنے لوگون سے قضیہ فساد مچانا گالی گلوج کرنا سو یہ فسق مین آگیا اس واسطے اِس حدیث مین ذکر نہین کیا ف اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اِس طرح حج کرے وہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونون سے پاک ہوجاوے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات ہوئی کئی سوارون سے مقام روحا مین جو مدینے سے تین منزل ہے پوچھا آپنے یہ کون قوم ہین قافلے کے لوگون نے کہا مسلمان ہین پھر سوال کیا اونھون نے کہ تم کون ہو فرمایا آپنے مین رسول ہون اللہ کا اوٹھا کر دکھایا ایک عورت نے ایک چھوٹی لڑکی کو اور سوال کیا اِسکے واسطے حج ہے فرمایا ہان اور تجکو اوسکے حج کا ثواب ملیگا مسلم نے روایت کی اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکے اور لڑکی عبادت کے کامونکا ثواب اوسکے ماں باپ کو ملتا ہے کیونکہ وے اوسکی خدمت اور غمخواری اور پرورش کرتے ہین اور یہ جب بالغ ہو پھر اوسکو حج کرنا چاہیے اِسی طرح بندہ جب آزاد ہو مگر فقیر اگر حج کرے تو مالدار ہونے سے حج کرنا اوسپر واجب نہین عبد اللہ ابن عباس نے کہا سوال کیا ایک عورت نے پیغمبر خدا صلعم سے کہ یا رسول اللہ میرے باپ پر حج واجب ہوا اور وہ بوڑھا ہے ضعیف کہ سوار ہونے کی اوسکو طاقت نہین ہے کیا اوسکی طرف سے مین حج کرون فرمایا آپنے ہان اِس حدیث سے

معلوم ہوا کہ غیر کی طرف سے حج فرض ادا کرنا اگر اوسکو ضعف اور ناتوانی ہو تو درست ہے
اور ایک نے پوچھا حضرت سے کہ میری بہن نے نذر مانی تھی حج کی اور وہ مرگئی
حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ کیسی کی قرضدار ہوتی تو تو ادا کرتا اوسنے کہا البتہ فرمایا کہ اسکو بھی
ادا کر یہ قرضہ خدا کا ہے یہ سب قرضوں پر بھاری ہے مسئلہ امام ابو حنیفہ کے مذہب مین
بغیر وصیت اور راہ خرچ دینے کے دوسرے کی طرف سے حج جائز نہین اور امام شافعی کے
نزدیک یون ہے کہ اگر کوئی مرگیا اور اوسپر اللہ تعالی کا حق نماز یا روزہ یا حج باقی ہے تو
واجب ہے لوگون پر کہ وصیت اور تقسیم میراث کے پہلے اوسکے مال سے ان کامونکو انجام
کرین مسئلہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اگر کوئی بغیر ادا کیے حج فرض جو اوسپر ہے
دوسرے کی طرف سے حج ادا کرے تو درست ہے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک
درست نہین پہلے اپنا حج ادا کرے پھر دوسرے کی طرف سے ادا کرے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَکَ زَادًا وَّرَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ
اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا کہا
علی علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کوئی مقدور رکھتا ہو
کھانے کپڑے وغیرہ لوازمہ اور سواری کا اتنا کہ پہونچا دے اوسکو اللہ تعالی کے گھر تک
اور وہ حج نہ کرے پس اوسمین اور یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے مین کچھ فرق نہین روایت
کی ترمذی نے بی بی ام سلمہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص احرام باندھے
حج کا یا عمرے کا مسجد اقصی یعنی بیت المقدس سے مسجد الحرام تک بخش دے اللہ تعالی
اوسکے گناہ جو پہلے کیا اوس سے یا جو پیچھے کرے کام اور ابی امامہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے جو شخص کہ اوسکو مانع نہین کوئی حاجت ظاہری یعنی توشہ اور راحلہ وغیرہ سب
موجود ہے یا کسی ظالم نے اوسکو نہین روکا یا کسی بیماری سے وہ عاجز نہین ساتھ اسکا اسنے
حج فرض ادا نہین کیا اور مرگیا پس گویا وہ مرا یہودی یا نصرانی ہو کر روایت کی دارمی نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیَتَعَجَّلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ جسنے ارادہ کیا حج کا اور ادا پر قدرت رکھتا ہے تو چاہیے کہ جلدی کرے اِس فرصت کو غنیمت جانے کیونکہ تاخیر کرنے مین بہت سی آفتین ہین اسی طرح سے مسلمان کو لازم ہے کہ جب کوئی نیک کام کرنیکا ارادہ کرے تو مقدور بھر اوسکو جلد اتمام کو پہونچاوے کہ کل کی خبر کسی شخص کو معلوم نہین فرصت ملے یا نہ ملے خصوصًا مسلمان ہونے اور توبہ کرنے مین ہرگز توقف نہ کرے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَصَافِحْہُ وَمُرْہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَہٗ فَاِنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب ملاقات کرو تم کسی حاجی سے سلام کرو اوسکو اور ہاتھ پکڑو اوسکا اور کہو اوسکو کہ وہ مغفرت مانگے تمھارے واسطے اللہ سے پہلے اوسکے کہ داخل ہووے اپنے گھر مین پس تحقیق وہ بخشا گیا ہے خلاصہ یہ کہ جو کوئی اللہ کی راہ مین گھر سے نکلا اور جبتک راہ مین ہے گھر کو نہین پہونچا وہ اللہ کے دربار مین معزز اور مغفور ہے پس ایسے شخص کا معاف مانگنا کسیکے حق مین اور دعا کرنی کسیکے لیے البتہ مقبول ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ جو شخص نکلا حج کے ارادے یا عمرے کے یا جہاد کے پھر مر گیا اوسکی راہ مین لکھتا ہے اللہ تعالی اوسکے لیے ثواب جہاد کرنے اور حج کرنیکا اور عمرہ کرنے کا سوا اے بھائیو جو کوئی مقدور رکھتے حج ادا نہ کرے گا اوسکا حال معلوم کر چکے کہ کیسا ہوگا ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہو کہ بیانکی خوشی اور بے پروائی اور حیلہ بازی کے عوض مین بڑی رسوائی اور بدنامی حاصل ہو بلکہ نافرمانون مین شمار کیے جاؤ یہان تو سینے نکالکر اور چیلے شہر اگر نیچ رہتے ہو وہان سب حیلہ اور بہانہ کھل جائیگا اور

کسی طرح کا مکرو فریب ہرگز کام نہ آئیگا الہی ہمکو اور سب مومنونکو اللہ و رسول کی فرمانبرداری مین حیلہ بازی سے باز رکھ اور اپنے فضل و کرم سے اوسکے عمل کی توفیق نیک بخش آمین بحرمت سیدنا و شفیعنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ؛

سولھوان باب خاوندا ور جورو کے حق کے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے پانچوین سیپارے سنتیسویں رکوع مین اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ترجمہ مرد حاکم ہین عورتون پر اسواسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر اور اسواسطے کہ خرچ کیے اونھون نے اپنے مال پھر جو نیک بختین ہین سو حکم بردار ہین خبرداری کرتیان ہین پیٹھ کے پیچھے اللہ کی نبرداری سے اور جنکی بدخوئی کا ڈر ہو تمکو تو اونکو سمجھاؤ اور جدا رہو اونسے سوتے ہین اور مار و اونکو پھر اگر تمھارے حکم مین آوین تو مت تلاش کرو اونپر راہ الزام کی یعنی اللہ تعالی نے مرد کا درجہ بڑا بنایا تو عورت کو تابعداری کرنی چاہیے اگر وہ شرارت کرے تو مرد پہلے درجے سمجھاوے نہ مانے تو ساتھ سونا ترک کرے مگر رہے ایک ہی گھر مین پھر نہ مانے تو آخر درجے کو مارے ایسا نہین کہ کوئی عضو ٹوٹ جاوے اسمین اگر حکم بردار ہوجاوے تو اوسکی تقصیرون کی تلاش نہ کرے فرمایا رسول اللہ صلعم نے لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهٖ عَلَيْهَا ترجمہ اگر مین حکم دیتا کسیکو کہ سجدہ کرے تو حکم دیتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو کیونکہ مرد کا بڑا حق ہے اوسپر یعنی عورتین مردونکی ہر صورت تابعدار رہین جیسے

تمام عالم کی بنیاد آدمیون کے واسطے ہے اسی طرح خلقت عورتون کی مردونکے واسطے
ہوتی ہے کہ لوگ بڑھین دنیا کا انتظام ہو پس یہ عورتین کھیت ہین مردون کی
اللہ تعالی نے فرمایا نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ جس طرح لوگون کے حق مین آیا ہے کہ
اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ یعنی بہشت تمھارے ماؤنکے قدمون کے تلے ہے
اور غازیون کے حق مین آیا ہے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ یعنی بہشت تلوارون کے
سایے تلے ہے اور اسی طرح عورتون کے حق مین وارد ہوا ہے اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ
وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ جو عورت مرجاوے اور شوہر اوسکا اوس سے
راضی ہو داخل ہوگی وہ جنت مین پس عورت کو ہر حال تعظیم اور اطاعت شوہر کی
لازم ہے اور جن عبادتون سے نفلون کی مردون کو اللہ صاحب کے یہان نزدیکی
حاصل ہوتی ہے عورتون کے حق مین اوسکا فائدہ دو صورت پر موقوف ہے
ایک تو یہ کہ خوش رکھے شوہر کو اپنی اطاعت سے دوسری یہ کہ پرورش کرے
اپنے لڑکون کو اللہ کی رضامندی اور محبت سے اور فرمایا کہ جس عورت نے پانچ
وقت کی نماز پڑھی ہے رمضان کا روزہ ادا کیا ہے حرام اور بدکامون سے اپنے
تئین بچا رکھا ہے شوہر کی فرمانبرداری مین رہی ہے اوسکی جگہ بہشت مین ہوگی جس دروازے سے
چاہے جاوے اور فرمایا کہ جب جورو خصم خوش ہوکر ایک جگہ بیٹھتے ہین اور محبت سے
آپسمین ملتے ہین دس نیکی اونکے نامہ اعمال مین لکھی جاتی ہے اور دس بدی وہان سے
دھوئی جاتی ہے اور دس درجے اللہ تعالی کے قرب بڑھتا ہے اور جب غسل
کرتے ہین جتنے بال اونکے بدن مین ہین اوتنی نیکی اونکو ملتی ہے اور اوسی قدر
بدی اونسے دور ہوتی ہے اور جب عورت کو لڑکا پیدا ہونیکے وقت درد ہوتا ہے
ہر دفعہ کے بدلے ہزار نیکی اوسکو دینگے اور ہزار بدی اوس سے دور کرینگے کتابونمین
لکھا ہے کہ جب عورتون نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جا فریاد کر

عرض کیا یا رسول اللہ صلعم مردون کو بہت نیک عملون کے ثواب ملتے ہین جیسے نماز جمعہ
و جماعت نماز عید حضور جنازہ عیادت بیمارون کی حج عمرہ جہاد اور ہم لوگ ان
نعمت سے بے نصیب رہے اسکا کیا سبب آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور دوسری
عورتون کو خبر دو کہ تمکو پیدا کیا اللہ تعالی نے اسواسطے کہ تم اپنے شوہرون کے ساتھ
اچھی طرح سے رہو ملاپ رکھو ہر کام مین اونکی رضامندی پر چلنا تمہارے حق مین ان
عبادتون کے برابر ہے ان باتون سے تمکو ویسا ہی ثواب ملیگا اور یہ بھی لکھا ہے کہ عورتونکے
حق مین گھر بار کی خدمت جیسے کھانا پکانا گھر بار کے لوگون کو بانٹنا جھاڑو بہارو دینی
لڑکونکی خدمت کرنی شوہر کی چیزین حفاظت سے رکھنی چھوٹے بڑونکی خاطرداری
کرنی جہاد کا مرتبہ رکھتی ہے بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ جہاد مین آدمی کافرونسے لڑا
مارا گیا چھٹی ہوئی اور یہ عورت رات دن گھر کی درستی مین تکلیف اوٹھاتی ہے اور
انواع طرح کے دکھ برداشت کرتی ہے غرض اکثر عورتین یہ کام کرتی ہین لیکن
جو نیت اونکی یہ ہو کہ یہ کام ہم حق سبحانہ تعالی کی رضامندی کے واسطے کرتے ہین
تو سب مرتبہ ولی کا پاوین اور حدیث مین آیا ہے کہ عورت جب حمل سے ہوتی ہے
اوس وقت سے لڑکے کے دودھ پلانے تک غازی کا ثواب پاتی ہے اگر اس
عرصے مین مرجاوے تو شہادت کا درجہ پاوے معتبر کتابون مین لکھا ہے
إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْغَيْرَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَالْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ فَمَنْ صَبَرَ
مِنْهُنَّ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ مطلب تو کہ غیرت
یعنی جلن عورتون مین ذاتی ایک صفت ہوتی ہے جب مرد دوسری عورت
کرتا ہے تو وے جلن کرتی ہین سو اگر کوئی عورت ایسی ہو کہ دینداری کی رو سے
خیال کرے کہ مردون کو چار عورتون کا حکم ہے میرے سوا تین اور کرسکتا ہے اوسکے
سواسے تو نہ یان جنتی ہون پس مین اللہ تعالی کے حکم پر کیون جلون اور شکوہ

کر دیا پھر اوپر شوہر سے راضی رہے اور ہر بات مین حاضر ہو دل مین اوسکے کچھ
برائی گذرے مگر اوسکو کسی طرح پر ظاہر نہ کرے یعنی سوتون سے نہ جھگڑے گالیان
نہ دے برا نہ کہے تو ایسی عورت دینداری مین سچی ہے اور حقتعالی اوسکو درجہ
شہید کا دیتا ہے کیونکہ یہ بات ایسی ہے کہ اکثر عورتین اس جہل سے اپنے تئین
ہلاکت مین پہونچاتی ہین تو جو عورت ایسے رنج اور غم کو اپنے اوپر اللہ تعالی کی خوشی
کے واسطے قبول کرے گی کیون نہین ایسا درجہ پاویگی پھر جو عورت اس بات مین تحمل
اور صبر نہین کرتی اور ہمیشہ شوہر سے اور سوتون سے قضیہ جھگڑا رکھتی ہے وہ اس
نعمت سے محروم ہے اور دینداری مین جھوٹی بلکہ شوہر کی نارضامندی سے
حقتعالی کی خفگی مین پڑے گی کیونکہ اوسکے شوہر نے خلاف حکم شرع کے وہ کام
نہین کیا باقی رہی یہ بات کہ اگر وہ مرد موافق حکم شرع کے دینے لینے کھانے پینے
شب باشی مین برابر ہی نرکھے گا تو حق سبحانہ تعالی کے دربار مین پکڑا جائیگا مدینے
کی ایک عورت نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ شوہر کا حق مجھپر کیا ہے حضرت صلعم نے
فرمایا کہ شوہر کے بدن سے پیپ لہو بہتا ہو پھر تو اوسکو بے کراہت اپنی زبان سے
چاٹ کے صاف کرے تو بھی تجھ سے حق شوہر کا ادا نہو کتابون مین لکھا ہے کہ عورت پر
شوہر کے دس حق ہین پہلا یہ کہ جب مرد کو خواہش ہو بغیر عذر شرعی کے منع نکرے
دوسرا یہ کہ شوہر کے گھر سے بے حکم اوسکے کسیکو کچھ ندے اگر دیگی تو شوہر ثواب پاوے گا
اور یہ عذاب تیسرا یہ کہ بدون اذن شوہر کے نفل روزہ نرکھے چوتھا یہ کہ بدون اجازت
شوہر کے گھر سے باہر پانون نہ نکالے پانچوان یہ کہ شوہر کا عیب اپنے لوگون کے پاس
ظاہر نکرے چھٹا یہ کہ جو چیز ضرور ہے اوسکے سوا شوہر سے نہ مانگے ساتوان یہ کہ شوہر
کی خوشی سے خوشی کرے اور اوسکے غم سے غمگین رہے آٹھوان یہ کہ شوہر کو
کسی بات مین شرمندہ نکرے غیرت نہ دلاوے نوان یہ کہ ہمیشہ اپنے تئین بناؤ سے رکھے

اور جو حرکت شوہر کو پسند نہ آوے اوس سے باز رہے و نشوان یہ کہ لوگونکو بد دعا کرے پس جو عورت اپنی شرارت اور مکر اپنی سے ان باتونکو اپنی خاطر مین نہ لاوے اوسکو حق تعالیٰ کی لعنت اور غضب مین گرفتار کرے گا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عورت سے قیامت کے دن نماز کے بعد شوہر کے حق کی پرسش ہوگی نقل ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین ایک عورت اپنی مان اور اپنے شوہر کو چھوڑکر مر گئی ایک دن اوسکی مان نے خواب مین دیکھا کہ بیٹی کے سر پر آگ جلتی ہے سخت عذاب مین گرفتار ہوئی ہے ناک اور منھ سے اوسکی خون ٹپکتا ہے دونون ہاتھ سر بندھے ہین پاؤن مین آتشی بیریان پڑی ہین سانپ چھاتی سے لٹک رہا ہے یہ حالت دیکھکر مان نے پوچھا اے بیٹی تیرا یہ حال کیون ہوا اوسنے بیان کیا اے مان آگ جو سر پر جلتی ہے یہ تو اوسکا عوض ہے کہ مین اپنے خاوند کا عیب دوسرونسے ظاہر کرتی تھی اور ہاتھ میرے سر پر جو بندھے ہین یہ اوسکا بدلہ ہے کہ مین بے اذن شوہر کے گھر کی چیز دوسرونکو دیتی تھی اور سانپ جو چھاتی پر کاٹتا ہے یہ اوسکا عوض ہے جو بے حکم خاوند کے دوسرے کے لڑکون کو اپنا دودھ پلاتی تھی اور منھ اور ناک سے جو خون بہتا ہے یہ اوسکا بدلہ ہے کہ شوہر کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور پاؤن مین جو آگ کی بیڑیان پڑی ہین یہ اوسکا عوض ہے جو بے اجازت خاوند کے گھر سے باہر پاؤن نکالتی تھی اے مان جانی میرے دکھ پر رحم کر اس وقت میرے کام آ شاید اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے مجکو مخلصی دیوے اب تو جا اور میری طرف سے پیغمبر خدا کی جناب مین سلام عرض کرکے یہ حال میرا ظاہر کر کہ وے میرے شوہر کو بلاکر سمجھا دین اور میری تقصیر مین اوس سے معاف کرا دین جب صبح ہوئی اوسکی مان روتی پیٹتی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی بہت عاجزی اور بیکسی کے ساتھ بیٹی کی طرف سے سلام اور وہ پیام عرض کیا

حضرت نے اوسکے شوہر کو بلایا اور فرمایا اے فلانے میری خاطر سے اپنی جوروکی تقصیر
معاف کر اس بڑھیا کو غم اور الم سے نجات دے اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیونکر
اوس سے راضی ہوؤن اوسنے مجکو بہت جلایا ہے اور دکھ دیا ہے حضرت نے فرمایا
اللہ تعالی رحیم ہے رحم کرنے والون کو دوست رکھتا ہے جو تو اوسپر رحم کریگا
اللہ تعالے تجہپر رحم فرماویگا عرض کیا بہت بہتر آپکا کہنا میرے سر آنکھوں پر مین نے
معاف کیا اوسکی تقصیرون سے درگذرا رات کو بیٹی نے مان کو پھر خواب دکھایا یعنی وہ
کیا دیکھتی ہے کہ بیٹی بہشت مین داخل ہوئی ہے وہان کے زیور اور لباس سے سنوار کی
گئی ہے مان نے پوچھا اب یہ درجہ تجکو کیونکر ملا اوسنے جواب دیا میرے شوہر نے مجکو
معاف کیا حقتعالی نے عذاب سے خلاص دیا اے مان میرے حال کی خبر دنیا کی
عورتونکو دیجو کہ سمجھ بوجھکر چلین لینے اپنے خاوندکی رضامندی کا اور تابعداری مین
قصور نہ کرین تو اللہ تعالی کے عذاب سے بچین اور یہ کتاب مین لکھا ہی کہ عورت
کے حق بھی اونکے شوہرون پر ہین پہلا یہ کہ عورت کو پردہ مین رکھے ایسا حکم کرے
جسمین اوسکو باہر جانا پڑے دوسرا یہ کہ شریعت کی راہ بتاوے وضو نماز روزہ حج تر کوۃ
حیض و نفاس کے حکم سکھاوے اور جو باتین اوسکے دین کے کام کی ہون بتادے
جو نہ سیکھے تو پہلے نرمی سے سمجھاوے اوسمین بھی درست نہو تو ساتھ سونا ترک کرے
اسمین بھی نہ مانے تو مارے اسمین بھی راہ پر نہ اوے تو طلاق دے تیسرا یہ کہ حلال کی
کمائی اپنے بمقدور کے موافق اوسکو کھلاوے پلاوے پہناوے کیونکہ جو گوشت حرام کی
روزی سے بڑھتا ہے دوزخ مین چلا یا جاتا ہے پانچوان یہ کہ اگر ناموافقت ہو تو اوسکو
خوشی سے چھوڑدے لٹکا نہ ہے چھٹا یہ کہ اوسکے رات کے سونے کا گھر علیحدہ مقرر کرے
ساتوان یہ کہ جن عورتون نے اپنے مان باپ سے بہت سا جہیز پایا ہے اوسکا کچھ ذکر
نہ کرے اوسکا طعنہ ندے آٹھوان یہ کہ اگر جورو دولتمند ہو اور آپ فقیر ہو تو

دونون کی خاطرداری برابر رکھے نوان یہ کہ عورت کو گالیان نہ دے دسوان یہ کہ عورت کے ماں باپ بھائیون کے ساتھہ ہوسکے تو احسان کرے گیارھوان یہ کہ عورتونکو اکثر اللہ تعالی کی عبادت اور اچھی خصلتون کی نصیحت کرے بارھوان یہ کہ جب سفر سے آوے کچھہ سوغات اوسکے واسطے لاوے حدیث میں آیا ہے کہ حضرت کے وقت میں کسی نے اپنی جورو سے کہا کہ جبتک میں باہر سے نہ آؤن تو بالاخانے سے ہرگز نیچے نہ اترنا اور باپ اس عورت کا نیچے کے مکان میں رہتا تھا بیمار ہوا اوسنے حضرت سے پوچھ بھیجا کہ میں باپ کے دیکھنے کو نیچے جاؤن حضرت نے فرمایا کہ اپنے خاوند کے حکم پر قائم رہ جب وہ مرگیا عورت نے پھر نیچے آنے کے لیے حضرت سے اجازت چاہی آپنے فرمایا کہ اپنے شوہر کے حکم کو بجالا غرض اوسکے باپ کو لوگون نے دفن کیا پر وہ عورت نیچے نہ اتری حضرت صلعم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لِاَبِیْھَا بِطَاعَتِہَا لِزَوْجِھَا یعنی بیشک اللہ تعالی نے بخش دیا اوس عورت کے باپ کو اس سبب سے جو اوسنے اپنے شوہر کی تابعداری کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُقْبَلُ لَھُمْ صَلٰوۃٌ وَّلَا یَصْعَدُ لَھُمْ حَسَنَۃٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْہِ فَیَضَعَ یَدَیْہِ فِیْ اَیْدِیْھِمْ وَالْمَرْاَۃُ السَّاخِطُ عَلَیْھَا زَوْجُھَا وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ کہا جابر نے فرمایا پیغمبر صلعم نے تین شخص ہین کہ اونکی نماز قبول نہین ہوتی یعنی اوسپر ثواب تمام نہین ہوتا اگرچہ سر سے چھوٹتا ہے اور نہین بلند ہوتی ہے اونکے واسطے نیکی پہلا بھگوڑا جب تک کہ پھر آوے اپنے خاوندون کی طرف اور رکھے اپنے ہاتھ اونکے ہاتھون مین یعنی اپنے تئین اونکے اختیار مین دے دوسری وہ عورت جسپر غصہ ہوا اوسکا شوہر تیسرا متوالا بیہوش جبتک ہوش مین آوے جب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسونکی نماز کا ثواب کامل نہین ہوتا تو سمجھا گیا کہ کوئی نیکی انکی جب تک اپنے قصور سے توبہ نہ کرین مقبول نہین اسی سبب سے ہمکو اور

مردون کو اور عورتون کو ہدایت کر اور توفیق دے جو اللہ اور رسول نے حکم کیے موافق چال چلین شرع کے احکام پر قائم رہین جو رہین خاوندون کی دوستی اور محبت سے تابعدار ہو کر آپسمین گذران کرین آمین یا رب العالمین بحرمۃ النبی وآلہ واصحابہ اجمعین

سترھوان باب جھوٹھ اور کذب کی برائی کے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے چودھوین سیپارے کے بیسوین رکوع مین اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ ترجمہ جھوٹھ بناتے وے ہین جنکو یقین نہین اللہ کی باتون پر اور وہی لوگ ہین جھوٹے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ فَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکِذْبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا ترجمہ لازم کر لو اپنے اوپر سچ کہنے کو کیونکہ سچ کہنا راہ دکھلاتا ہے یعنی پہونچاتا ہے نیکی کی طرف اور بیشک نیکی پہونچاتی ہے بہشت کی طرف اور ہمیشہ آدمی سچ کہتے کہتے پہونچ جاتا ہے سچائی کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ آدمی اللہ تعالیٰ کے دربار مین سچا اور بچاؤ اپنے تئین جھوٹھ کہنے سے کیونکہ جھوٹھ کہنا راہ دکھلاتا ہے یعنی پہونچاتا ہے بدکاری کی طرف اور بیشک بدکاری پہونچاتی ہے دوزخ کی طرف اور ہمیشہ آدمی جھوٹھ کہتے کہتے پہونچ جاتا ہے جھوٹھ کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ حقتعالے کی درگاہ مین جھوٹھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ نیک عمل ہے کہ اوسکی خوبی

بڑھتے بڑھتے آدمی کو دنیا مین عزت دیتی ہے اور آخرت مین بھی کام آتی ہے اور
جھوٹھ بہت بدکام ہے کہ اوسکی برائی بڑھتے بڑھتے آدمی کو دنیا مین بے اعتبار
اور بے حرمت کرتی ہے اور آخرت کے وقت بھی عذاب مین ڈالتی ہے اور
فرمایا حضرت صلعم نے کہ جھوٹھ کہنا تین جگہ مصلحۃً جائز ہے ایک اپنی عورت سے
کیونکہ عورتین کم عقل تھوڑی بات مین بدگمان ہوجاتی ہین اونکی تسلی کے واسطے
مضائقہ نہین دوسری لڑائی مین داؤن گھات کو تیسرے دو آدمیون کے بیچ
ملاپ کردینے کو اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جب جھوٹھ بولتا ہے بندہ جدا ہوتا ہے
اوس سے فرشتہ ایک کوس اوسکے مُنھ کی بدبو کے سبب جو پیدا ہوئی جھوٹھ
بولنے سے عبادہ بن صامت روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلعم نے عہد کیا
کرو مجھ سے سات چیز کا اقرار کرتا ہون اور ضامن ہوتا ہون مین تمھاری واسطے
بہشت کا اوّل یہ کہ سچ کہا کرو جب کچھ بات کہو یا کوئی خبر دو دوسری یہ کہ پورا کرو
جب کسی سے وعدہ کرو تیسری یہ کہ امانت مین خیانت نکرو جب تمکو کوئی امین کرے
چوتھی یہ کہ چھپائے رہو اپنے ستر کو کہ کھل نجاوے پانچوین یہ کہ نیچی رکھو اپنی آنکھین اون
چیزون سے جنکا درست نہین دیکھنا یعنی پرائی حرمت پر نگاہ نڈالو چھٹی یہ کہ بچارکھو
اپنے ہاتھون کو بدحرکتون سے یعنی ظلم کرنا یا حرام کھانا اور فرمایا حضرت صلعم نے جب
اوٹھتا ہے آدمی صبح کو اوسکے بدن کے ہر ایک جوڑ زبان کی منت اور عاجزی
کرتے ہین پھر کہتے ہین کہ اے بھائی خدا سے ڈرو اور اپنے تئین بچارکھو کہ تمھارے بچاؤ سے
ہم سب کا بچاؤ ہے اسلیے ہم تمھارے تابعدار ہین اگر تم نیک اور سیدھی راہ پر
چلوگے تو ہم بھی چلینگے اور جو تم ٹیڑھی اور بُری راہ اختیار کروگے مارے پڑینگے
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سوال کیا مین نے حضرت صلعم سے کہ دنیا اور آخرت کی
کس چیز سے ملتی ہے فرمایا کہ اپنے اختیار مین رکھو اپنی زبان کو نہ بولے کوئی بات مگر جو بہتر ہو تحقیقی

قائم و کرے اور بیٹھ اپنے گھر یعنی عبادت کرا ادھر ادھر بیٹھا نہ دہ نہ پھرا اور رو یا کر اپنے
گناہون پر پھر معاف مانگ اللہ سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یون فرماتے ہین
کہ جو آدمی بیہودہ بہت باتین بولتا ہے اوسکی شرم کم ہوتی ہے اور جسکی شرم کم ہوئی
اوسکے دل مین سیاہی آئی معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت کی خدمت مین عرض کی مجھے
نصیحت کیجیے آپنے اشارہ کیا زبان کی طرف کہ اسکو سنبھالے رہو پھر عرض کیا اور کچھ
فرمایا کہ اسکے برابر بری چیز دوزخ مین لیجانے والی کوئی نہین عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا
مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے تین شخص ہین کہ کلام نہ کرے گا اللہ تعالے اونکے ساتھ
قیامت مین اور نہ دیکھے گا بنظر رحمت کے اونکی طرف اور پاک نہ کرے گا اونکو گناہون سے
اور اونکے لیے دکھ کا عذاب ہے کہا ابوذر رضی نے ناامید ہوئے اور نقصان مین پڑے
وے پوچھا کون ہین یہ لوگ یارسول اللہ فرمایا آپنے لٹکانے والے ازار کے یعنے
جسنے اپنا پایجامہ یا اور کوئی کپڑا مانند ازار تکبر کی راہ شرعی حد سے زیادہ کیا حد اوسکی
آدھی پنڈلی ہے اور ٹخنون کے اوپر تک بھی رخصت ہے اور جو شخص کچھ دیکر کسیکو اوپر
احسان جتاوے اور جو شخص کہ بڑھاتا اور قیمتی کرتا ہے اپنے مال کو جھوٹھی قسم کھا کے
حدیث مین آیا ہے کہ ایک روز حضرت صلعم نے عورتون کو جمع دیکھا فرمایا یہ لوگ اکثر
دوزخی ہونگی کسی نے پوچھا کیا سبب حضرت صلعم نے فرمایا کہ زبان کے سبب
انکی زبان سے ہمیشہ گالی بددعا شوہر اور گھر اور لوگون کے حق مین نکلتی ہے اس
بری عادت کے سبب اللہ کے غضب مین پڑتی ہین اور فرمایا حضرت صلعم نے
کہ معراج کی رات کو ایک قوم کو مین نے دیکھا کہ منھ اونکا سور کی طرح اور زبان کو

گردن کی طرف کھینچکر نکالا ہے اوپر سے آگ کے کوڑے مار رہے ہین حضرت جبرئیل سے
مین نے پوچھا یہ کون لوگ ہین کیا تقصیر کی ہے جو ایسے بڑے عذاب مین گرفتار ہوئے
ہین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ یہ وے لوگ ہین جو لوگونکی حق تلفی اور
اپنے فائدے کے واسطے جھوٹی گواہی دیتے تھے دین کھو کر دنیا حاصل کرتے تھے اور
فرمایا حضرت صلعم نے کہ منافق کی تین علامت ہی جسمین یہ باتین پاؤ اوسے پہچان لو
ایک تو یہ کہ جب بات کہتا ہے جھوٹھ کہتا ہے دوسری یہ کہ جب کسی سے وعدہ کرتا ہے
خلاف کرتا ہے تیسری یہ کہ جب کوئی اوس پاس امانت رکھے مقرر خیانت کرے
غرض جھوٹھ بہت بد ہے کہ اس سے آدمی بڑی حیرانی مین پڑتا ہے اور سخت
مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے الٰہی ہمکو اور سب مسلمانون کو ایسی بری خصلتون سے
محفوظ رکھیو حضرت نبی صاحب اور اونکی آل اور اصحاب پاک کی عزت سے

اٹھارھوان باب غیبت اور چغلی کرنے کی برائی کے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے چھبیسوین سیپارے کے چودھوین رکوع مین وَلَا تَجَسَّسُوْا
وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ترجمہ
اور کسی کے بھید کی تلاش نہ کرو اور بد نہ کہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہے
تم مین کسیکو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آوے تمکو ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ
قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ
فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ ترجمہ
فرمایا لوگون سے کہ تم جانتے ہو کیا ہے غیبت لوگون نے عرض کیا اللہ اور رسول

زیادہ واقف ہین فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے عیب کا ذکر کرے اور
وہ بات ایسی ہو کہ اگر وہ شخص جسکا عیب بیان کیا ہے سنے تو ناخوش ہو لوگون نے پوچھا
کہ اگر وہ عیب فی الحقیقہ اوسکی ذات مین ہو تو بھی غیبت ہے حضرت نے فرمایا البتہ اسیکو
غیبت کہتے ہین کہ وہ عیب اوسمین ہو اگر وہ عیب اوسمین نہین ہے تو تو نے اوسپر افترا کیا
یعنی طوفان باندھا یہ دوسرا گناہ ہوا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جو پیغمبر خدا کے بھید دِن سے
واقف تھے نقل کی کہ مین نے حضرت پیغمبر صاحب سے سنا کہ فرماتے تھے کہ داخل نہین
ہوتا ہے بہشت مین لترا چغل خور یعنی جو کوئی ایک جگہ کی بات دوسری جگہ پہونچاتا ہے
اگرچہ وہ بات سچی ہو مگر جب وہ جانتا ہے کہ ایسی باتونسے لوگون کے درمیان فساد ہوگا
قضیہ لگے گا اور پھر وہ کام کرتا ہے تو بڑا گنہگار ہوا اور پکا لترا بنا البتہ ایسا شخص مرد ہو یا
عورت بہشت مین جانے کے لائق نہین اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کسیکی غیبت
کریگا وہ میری شفاعت سے محروم ہوگا اور غیبت کرنے والے کی نیکیان اوسکے
نامۂ اعمال مین جسکی غیبت ہوئی لکھی جاتی ہین قیامت کے دن وہ نامہ ولہنے ہاتھ مین
اوسکے دیا جائیگا دیکھکر تعجب کرے گا کہ مین نے تو یہ نیکیان نہین کین کیونکر میرے
نامہ مین لکھی گئین فرشتے کہین گے کہ جن لوگون نے تیرا عیب دنیا مین ظاہر کیا تھا
اللہ تعالے نے اونکی نیکیان لیکر تیرے نامے مین لکھوا دین بے کمایے یہ دولت
تجھکو ملی اوس سے چھینی گئین سفیان بن عبداللہ ثقفی روایت کرتے ہین سوال کیا
مین نے پیغمبر صاحب سے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت بد ہے کہ جس سے مین ڈرا کرون
حضرت نے اِسکے جواب مین پکڑ لی اپنی زبان اور فرمایا یہ سب سے بد ہے جس سے
انسان کو ڈرنا لازم ہے کیونکہ اکثر برائیان اسی سے پیدا ہوتی ہین اور فرمایا کہ جو کوئی
کسیکی عزت گھٹانے کو اوسپر طعنہ مارتا ہے بدنام کرتا ہے اور جو کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے یعنی
اوسکو ایسی بد دعا دیتا ہے کہ اللہ کی رحمت سے دور ہو وے اور جو کوئی شخص گالیان

دیتا ہے بری باتین سناتا ہے اور جو کوئی بیحیائی اور بیہودگی کے کام زبان سے نکالا کرتا ہے
وہ مسلمان نہین کیونکہ ایسی خصلتین مسلمانون مین نہین ہوتین اور فرمایا کہ جب کوئی
کسی پر لعنت کرتا ہے چڑھ جاتی ہے وہ آسمان پر بند پاتی ہے دروازے اوسکے
پھر اوترتی ہے نیچے بند پاتی ہے دروازے زمین کے پھر دہنے بائین چلتی ہے
جب نہین پاتی کہین گھسنے کی جگہ اور رہنے کا مقام پھر پلٹتی ہے جسپر بھیجی گئی اگر وہ قابل
تھا لعنت کے تو پھرتی ہے اوسکی طرف جسنے زبان سے نکالی تھی پس مسلمان کو چاہیے
کہ جبتک کوئی ایسا معلوم نہو کہ وہ بے شبہہ لعنتی ہو چکا اور خاتمہ اوسکا کفر پر ہوا
تب تک یہ حرف اوسکے حق مین نہ نکالے باقی جائز ہے لعنت کتنون پر اونکی صفت کے
سبب کافرون پر یہود و نصارا پر شراب پینے والون پر ظالمون پر چورون پر تصویر
بنانے والون پر سود کھانے والون اور کھلاتے والون اور اوسکے گواہون پر اوسکے
تمسک لکھنے والون پر اور جو مرد ہوکر اپنی صورت اور وضع رنڈیون کی کرے اور
عورت ہوکر مردون کی صورت اور وضع بنا دے اور جو بال مین جٹلا دین اور جو
جٹلا چاہین اور جو گدنا دلوا دین اور محلل حلال کر دینے والا اپنی زوجہ کو پہلے زوج
کے واسطے اور محلل کہ وہ جسکے واسطے حلال کیا گیا وغیرہ الٰہی ہمکو اور سب مومنون کو
ایسی بری خصلتون سے اپنی پناہ مین رکھ آمین یا رب العالمین

اونیسوان باب حسد اور دشمنی اور دکھاوے کو عبادت کرنے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق مین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ یعنی کہدے اے
رسول پناہ چاہتا ہون مین حسد کرنیوالے کی بدی سے جب وہ حسد کرے حسد
کرنیوالا وہی ہے جو کسیکی اچھی چیز پر ناخوش ہو اور عداوت سے چاہے کہ یہ چیز اوسکی جاتی رہے
ایسا شخص بہت برا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ
ترجمہ الگ رکھو اپنے تئین حسد سے کیونکہ حسد کھاتا ہے یعنی دور کرتا ہے نیکیون کو جیساکہ کھاتی ہے یعنی جلاتی ہے آگ لکڑی کو اور معتبر کتابون مین لکھا ہے دس چیزین ہین کہ جنسے دس آدمی اللہ تعالی کے غضب مین گرفتار ہوتے ہین بخل کے سبب مالدار طمع کے سبب عالم بیحیائی کے سبب عورتین دنیا طلبی کے سبب بوڑھے کاہلی کے سبب جوان ظلم کے سبب بادشاہ حسد کے سبب فقیر نامردی کے سبب غازی غرور اور بڑائی کے سبب عابد دکھاوے کے کام کرنیکے سبب بہت آدمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا ترجمہ دور رکھو اپنے تئین بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی کسی پر سخت جھوٹ ہے اور کھوج مین نہ پڑو دھوکا دینے کو ضد سے مول نہ بڑھاؤ یا کسیکو نہ بہکاؤ اور برائی نہ چاہو اور دشمنی نہ کرو اور پیٹھ پیچھے بد نہ کہو یا دوستی سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ اور دنیا کی طمع مین بہت لگے نہ رہو آپسمین جیسے ایک صاحب کے دو غلام اور ایک باپ کے دو بیٹے عدی بن حاتم رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے دن اللہ تعالی حکم کرے گا کہ فلانی قوم کو بہشت مین لے جاؤ جب فرشتے اونکو لیکر بہشت کے نزدیک پہونچین گے جہان سے بہشت کی بو آنے لگے گی اور جب محل مکان وہان کے نظر پڑین گے اوسیدم آواز آوے گی کہ اِن لوگون کو دوزخ مین داخل کرو اِنکا کچھ علاقہ بہشت مین نہین یہ خبر سنکر اون لوگون پر عجب طرحکی حالت گذریگی کہ مارے غم اور غصہ کے قریب ہلاکت کے پہونچ جائینگے آہ و فریاد کرین گے داد بیداد مچائینگے پھر عرض کرین گے خداوندا

اگر ہمکو دوزخ ہی مین ڈالنا تھا تو پہلے بہشت کو کیون دکھلایا اوسکی نعمتون سے کیون آگاہ
فرمایا دکھلانا کچھ اور دینا کچھ اور یہ کیسا معاملہ ہے حق سبحانہ و تعالی جواب دیگا کہ اوسدن کو
یاد کرو کہ دنیا مین لوگونکی خاطر سے دکھلانے کو عبادت کرتے تھے میرے خوف سے جو تمھارا
خالق تھا کبھی نہ کی لوگونکی خاطر ہر کام مین منظور رکھتے تھے ہمارا حکم خاطر مین ہرگز نہ لاتے تھے
لوگون سے شرما کر بعضے کام ترک کرتے میری تمہاری اور جباری کے ڈر سے ہرگز نہ چھوٹتے
خلوت مین مجھسے غائب جانکر اور طرح کے کام کرتے اور باہر لوگون کے روبرو اور طرح کے
کام عمل مین لاتے اب اوس فریب کی یہی سزا ہے کہ تمکو یہان فریب دیا گیا
اور دکھ پر دکھ زیادہ ہوا اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی کچھ عبادت دکھاوے کو
کرتا ہے وہ عبادت اوسکی حقتعالی کے دربار مین قبول نہین ہوتی مثل اوسکی ایسی ہے
جیسے بھک جگنی کا کیڑا ذرا روشن ہوا اور پھر وہین بجھ گیا روشنی اوسکی قائم نہین رہتی اور
قرار نہین پکڑتی ایک تماشا ہے کہ لڑکے اپنا جی خوش کر لیتے ہین اور فرمایا بہت لوگونکی
نماز اونکو کچھ فائدہ نہ دیگی جو دکھانے کو پڑھتے ہین اور دل مین کچھ شوق نہین رکھتے وہ
نماز کیسی ہے جسطرح کوئی کنکر پتھر بھر کر گو وہین بازار جاوے لوگ جانین کہ مال ہے
پر اوس سے سودا سول نہین لے سکتا فائدہ نہین اوٹھا سکتا صرف اتنا فائدہ ہوا
کہ لوگونکی نظرون مین مالدار ٹھہرا پر حقیقت مین کچھ فائدہ نہین اور فرمایا پچھلے زمانے
مین لوگ ہونگے کہ اپنے دین کو دنیا کے واسطے بیچین گے زبان اونکی شکر سے بھی بہت
میٹھی دل مین اونکے اندھیری رات سے بھی زیادہ تاریکی نماز روزہ حج کرینگے اسواسطے
کہ لوگ نمازی روزہ دار حاجی کہین بزرگی کرین تعظیم تواضع بجا لاوین اونکی عبادت کو
جس وقت فرشتے آسمان پر لے جاتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ایسی عبادت
جس مین اخلاص اور محبت نہو ہمکو پسند نہین اس دکھاوے کی عبادت کو یہان سے نکالو
دور کرو فرشتے اوسکو لاکر اوس شخص کے سر پر مارتے ہین پھر اوسکو دوزخیونکے دفترخانے مین

جسکا نام سجین ہے داخل کرتے ہیں اور جو کوئی تھوڑی عبادت اخلاص اور محبت سے اچھی طرح ٹھیک کرکے دھیان سے ادا کرتا ہے فرشتے اوسے آسمان پر پہنچاتے ہیں اللہ تعالے فرماتا ہے اوسکو اور زیادہ کرو بڑھاؤ کہ میرے بندے نے بڑے اخلاص سے ادا کیا ہے دلیل اوسکی آیت قرآن مجید کی وان تک حسنۃ یضاعفہا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما ط ترجمہ اور اگر نیکی ہو تو اوسکو کرے اور دیوے اپنے پاس سے بڑا ثواب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اول الناس یقضی علیہ یوم القیمۃ رجل استشہد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفہا فقال فما عملت فیہا قال قاتلت فیک حتی استشہدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان یقال جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرأ القرآن واوتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرأت فیک القرآن قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال انک عالم وقرأت القرآن لیقال ہو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار ورجل وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال کلہ فاوتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال ما ترکت من سبیل تحب ان ینفق فیہا الا انفقت فیہا لک قال کذبت ولکنک فعلت لیقال ہو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ ثم القی فی النار رواہ مسلم ترجمہ

تحقیق کہ بغیر اخلاص کے جنھوں نے عمل کیا تھا دنیا میں کا پہلا آدمی جسپر حکم جاری ہوگا قیامت کے دن وہ شخص ہے کہ مارا گیا اللہ کی راہ میں پس لاوینگے اوسکو حساب کیواسطے دربار میں اللہ تعالی کے پہچنوا دیگا اللہ تعالے اوسکو اپنی نعمت جو اوسے دی تھی سو وہ

سمجھ جاویگا اس نعمت کو یعنی اقرار کرے گا اوسپر پس کہے گا اللہ تعالی کہ کیا عمل کیا تو نے
اوس نعمت کے سبب یعنی اس نعمت کا شکر کیونکر بجالایا بولے گا وہ شخص لڑا مین کافرون سے
تیری راہ مین یہانتک کہ شہید ہوا مین فرماوے گا اللہ تعالی جھوٹھ کہتا ہے تو یعنی
نہین لڑا تو محض میری رضامندی پر بلکہ لڑا تو اسلیے کہ کہین تجکو لوگ جوانمرد بہادر
سو تو کہا گیا یعنی دنیا مین لوگ تجکو کہہ چکے اوسکی مزدوری تجکو ملی خوشی دل کو حاصل
ہوچکی پھر حکم ہوگا کہ گھسیٹین اوسکو اوندھا منہہ یہانتک کہ ڈالا جاوے گا جہنم مین دوسرا وہ
شخص کہ جسنے سیکھا علم اور سکھایا اوسکو اور پڑھا قرآن پس لاوینگے اوسکو
دربار مین پھر بتلاویگا اللہ تعالی اوسے اپنی نعمتون کو سو اقرار کریگا وہ اوسکا فرماویگا
اللہ تعالی کیا کام کیا تو نے اوس سے یعنی کیونکر ادا ان نعمتونکی شکرگذاری کی کہے گا
وہ شخص سیکھا مین نے علم اور سکھایا مین نے اور اونکو اور پڑھا مین نے قرآن تیری راہ مین
پس فرماوے گا اللہ تعالی جھوٹھا ہے تو یعنی یہ کام تو نے اخلاص کے ساتھ میری خوشی کو
نہین کیا لیکن سکھایا تو نے علم اسیواسطے کہ لوگ تجکو عالم کہین اور پڑھا یا تو نے قرآن
اسلیے کہ تو لوگون مین قاری مشہور ہو یعنی ان کامون کے سبب دنیا مین تجکو عزت
اور بڑائی ملے اور فائدہ حاصل ہو سو ایسا ہی ہوا یعنی لوگون نے تیری بڑائی کی
تجکو فائدہ پہونچایا تیری مزدوری تجکو ملی پھر حکم ہوگا کہ منہہ کے بل گھسیٹتے ہوئے لیجاویں
فرشتے اوسی طرح جہنم مین لیجاکر ڈال دینگے تیسرا وہ شخص جسپر کشادہ کی تھی اللہ تعالی نے
روزی یعنی اوسکو مالدار کیا تھا اور بخشا تھا اوسکو ہر طرح کا مال پس لاوینگے
اوسکو پھر بتلاوے گا اللہ تعالی اوسے اپنی نعمتون کو سو جان لیگا وہ اونکو تب
فرماویگا اللہ تعالی کیا کام کیا تو نے اون نعمتون سے یعنی کس طرح اونکا شکر بجالایا
کہے گا وہ شخص جس راہ مین تو راضی ہوتا ہے اوسی راہ مین مین نے خرچ کیا
تیری رضامندی کے واسطے فرماوے گا اللہ تعالی جھوٹھا ہے تو لیکن کیے تو نے

یہ کام اسیواسطے کہ لوگ تجھے سخی کہین تیری بڑائی گاوین سو کہہ چکے دنیا مین اوسکا بدلا تو پاچکا
پھر حکم ہوگا کہ اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ فرشتے اوسی طرح جہنم مین داخل کرینگے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دکھاوے کا کوئی کام بغیر محبت اور اخلاص کے اوس جناب
پاک مین ہرگز منظور نہین اگر ہزارون طرح سے کوئی نیک کام کرے لوگونکو فائدہ پہونچاوے
دکھ اوٹھاوے کبھی قبول نہین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا
حضرت رسالت مآب نے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَۃِ
اَعْدَاءُ السَّرِیْرَۃِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ
بِرَغْبَۃِ بَعْضِھِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَّرَھْبَۃِ بَعْضِھِمْ مِّنْ بَعْضٍ ترجمہ ہونگے آخری زمانے مین
لوگ کہ ظاہر مین بھائی اور دوست ہین اور باطن مین بیگانے اور دشمن پوچھا لوگون نے
یارسول اللہ کیونکر ہونگے ایسے فرمایا کہ یہ ہوگا بعضون کے رغبت کرنے سے
بعضون کی طرف اور بعضون کے خوف اور کراہیت کرنے سے بعضونکی طرف سے یعنی
دنیا کی غرض سے جب کوئی غرض کسی سے رکھتے ہونگے تو ملینگے دوستی محبت ظاہر
کرینگے اور جب کچھ دنیا کی غرض درمیان نہوگی الگ رہینگے سو یہ خبر ہمارے پیغمبر
آخر الزمان مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی اب اس زمانے مین
ظاہر ہوئی یا اللہ یا کریم مجکو اور سب مومنونکو ایسے بڑے کامون اور بدخصلتون سے
دور رکھ اپنے فضل وکرم سے بحرمۃ النبی وآلہ واصحابہ اجمعین

بیسوان باب تکبر اور غضب کے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے چوبیسوین سپارے کے گیارھوین رکوع مین اِنَّ الَّذِیْنَ
یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ترجمہ جو لوگ سرکشی
کرتے ہین میری بندگی سے جلد ڈالے جاوینگے دوزخ مین ذلیل ہوکر یعنی
جو کوئی اللہ تعالے کے احکام سے سر پھیر دے اور غرور کرے اور اوسکے کلام پر

ایمان نہ لاوے اور لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرے وہ شخص جہنمی ہوگا حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ثلثۃ
لا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم
شیخ زان ملک کذاب وعامل متکبر ترجمہ تین شخص ہین کہ بات
نہ کرے گا اللہ تعالی اونسے قیامت کے دن اور نہ سراہے گا اونکو اور نہ دیکھے گا
اونکی طرف اور اونکے لیے بڑے دکھ کا عذاب ہے ایک بوڑھا زنا کرنے والا دوسرا
بادشاہ جھوٹھا تیسرا درویش بڑائی کرنے والا اور حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الا اخبرکم باہل الجنۃ
کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللہ لابرہ الا اخبرکم باہل النار
کل عتل جواظ مستکبر ترجمہ کیا نہ بتلاؤن مین تمکو بہشتیون سے ہر ایک
ناچار کہ ذلیل جانتے ہین لوگ اوسکو اگر قسم کھاوے وہ اللہ کی سچا بناتا ہے وہ اوسکو
نہ بتاؤن مین تمکو دوزخیون سے ہر ایک جھگڑالو سخت زبان بخیل مغرور یعنی جسکو
لوگ دنیا مین بےعزت اور فقیر جانتے ہین اللہ تعالے اوسکا دوست اور مددگار
ہوتا ہے جس بات کی وہ خواہش کرے اوسکو عزت بڑھانے کو وہ انجام کردے
اور جو لوگ دنیا مین بدزبانی اور سخت گوئی کرتے ہین اور شوم بخت ہوتے اور
بڑائی اور تکبری کرتے ہین اونکو ذلیل کرے پھر جہنم مین بھردے اور فرمایا
حضرت صلعم نے کہ داخل نہوگا دوزخ مین یعنی ہمیشہ نرہے گا وہین جسکے دل مین
ایک سرسون برابر بھی ایمان ہوگا اور داخل نہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک
سرسون برابر بھی کبر یعنی بزرگی اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین
قسم کے لوگ سب کے آگے دوزخ مین جاوینگے پہلا بادشاہ ظالم دوسرا ندینے والا
زکوۃ کا تیسرا درویش تکبر کرنے والا اور تین گروہ سب کے آگے بہشت مین داخل ہونگے

پہلا باپ شہید جسنے اپنی جان اللہ کی راہ مین سچائی سے دی دوسرا جسنے اخلاص اور محبت سے حقتعالے کی عبادت کی تیسرا وہ غریب ناچار جو محنت کرکے حق حلال سے جورو لڑکون کو کھلاتا ہے پھر اپنے پروردگار کی بندگی مین دل سے حاضر رہتا ہے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ قیامت کے دن بڑائی اور بزرگی کرنے والون کو چونٹیون کی طرح اوٹھاوینگے یعنی صورت آدمیونکی مگر بدن چونٹیون کا پائمال ہونگے قدمونکے نیچے اور رسوا اور ذلیل ہونگے وے ہر طرح سے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی چھٹا پرانا پیوندی کپڑا پہنتا ہے مگر اللہ کی حکم برداری نہین بجالاتا وہ تکبر سے خالی نہین اور جو کوئی پشمین کپڑے پہنتا ہے اور شال دوشالے اوڑھتا ہے مگر وہ بیدار غریبون فقیرون سے ملکر چلتا ہے وہ حقیقت مین متکبر نہین اور فرمایا حضرت صلعم نے جسوقت ایک تے اوسنے نصیحت طلب کی کہ لَا تَغْضَبْ پھر اوسنے سوال کیا فرمایا کہ لَا تَغْضَبْ غرض مکرر فرمایا آپنے کہ غضب مت کر غصہ مت ہو اس سے معلوم ہوا کہ اکثر بلا اور فساد اس غضب اور غصے سے پیدا ہوتا ہے اور آدمیونکو بھی آفت ہلاکت کے مقام کو پہونچاتی ہے اور فرمایا حضرت صلعم نے جب اللہ تعالی کسی پر نظر رحمت کی کرتا ہے تو اور وسے تو اوسکا عیب ظاہر کرواتا ہے اور جب نظر غضب کی ڈالتا ہے تو اوس سے اور ونکے عیب کو ظاہر کرواتا ہے پس مسلمانون کو چاہیے کہ کسیکی عیب جوئی نہ کرین خیال کرین کہ ہم سب بندے اللہ کے ایک مان باپ سے پیدا ہوئے کسی طرحکی بڑائی نہین کہتے پھر دوسرونکا عیب کیون ڈھونڈھین لازم ہے کہ سب سے اپنے تئین چھوٹا بوجھین اور نا چیز سمجھین ملن ساری کرین اپنے بیگانے سے محبت کرین یہ بڑی دولت اور بڑی عزت کی چیز ہے اللہ تعالی کو پسند ہے ہزارون اس صفت کے سبب سے نجات پاوینگے اور درجہ عالی مین پہونچ جاوینگے کہ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے اوس مرتبے کی آرزو کرینگے اسی پر فرمایا رسول اللہ صلعم نے اِنَّ بُدَلَاءَ اُمَّتِی لَمْ یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِصَلٰوةٍ

وَلَا صِیَامٍ وَلٰکِنْ دَخَلُوْهَا بِسَخَاءِ الْاَنْفُسِ وَسَلَامَةِ الصُّدُوْرِ وَالنُّصْحِ لِلْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ بے شبہہ اس امت کے بزرگ لوگ بہت نماز اور روزے سے بہشت مین داخل نہین ہونگے لیکن داخل ہونگے اخلاق نیک اور دل کی صفائی اور اچھے کام مسلمانون کو بتلانے سے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ ہمارے پیچھے ایک لوگ ایسے ہونگے کہ قرآن پڑھینگے اور قرآن نہ پہونچیگا اونکے حلق تک یعنی اوسپر عمل نہین کرتے صرف زبان سے حرف ادا کرتے ہین وے کہینگے ہم پڑھتے ہین قرآن ہمسے کون بڑا پڑھنے والا ہے اور ہم علم رکھتے ہین ہمسے کون زیادہ عالم ہے سووے لوگ لکڑیان ہین دوزخ کی اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰی وَلَهٰی وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتٰی وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمُبْتَدَاءَ وَالْمُنْتَهٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًی یُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُذِلُّهٗ ترجمہ بد بندہ ہے وہ بندہ جو اچھا جانتا ہے اپنے تئین اور بڑائی کرتا ہے اپنی اور بھول گیا اوسکو جو سب سے بڑا اور سب سے بزرگ ہے بد بندہ ہے وہ بندہ جسنے سر اوٹھایا اور ظلم اور فساد کیا اور بھول گیا اوسکو جو سب پر غالب اور قادر ہے بد بندہ ہے وہ بندہ جسنے چھوڑا دین کو اور کھیل مین لگا اور بھولا قبرون کو اور خاک مین ملجانے کو بد بندہ ہے وہ بندہ جسنے سرکشی کی اور حد سے بڑھا اور بھول گیا اپنے پہلے دن اور پچھلے دن کو بد بندہ ہے وہ بندہ جو فریب دیتا ہی دنیا کو دین سے یعنی عبادت کے کام دکھلا کر دنیا کی عزت چاہتا ہو بد بندہ ہے

وہ بندہ جو فریب دیتا ہے دین کو شبہے کی چیزون سے یعنی حرام سے اپنے تئین بچاتا ہے
کہ دینداروں مین پکڑا نہ جاوے اور شبہے چیزون کو عمل مین لاتا ہے کہ لوگون کے
دل مین دین کے کام پر دبدھا ؤ اسے بد بندہ ہے وہ بندہ جو طمع اور حرص اوسکی
دوڑاتی پھرتی ہے دروازون پراوسے بد بندہ ہے وہ بندہ کہ نفس کی خواہش
اوسکی گمراہ کرتی ہے اوسکو کہ بہکا وے اوسے سیدھی راہ سے بد بندہ ہے
وہ بندہ جو دنیا کی دولت کمانے پر لالچ کرتا ہے اور اپنی زندگی پر بھروسا رکھتا ہے
پھر اوسمین ذلیل اور رسوا ہوتا جاتا ہے ایک علامت کبر اور بزرگی جتانے کی
یہ بھی ہے کہ آدمی جو کام اپنے گھر کے اوسکو کرنے ضرور ہین اونسے شرم کرے
اور لڑکون بالون کی پرورش اور گھر بار کی خدمت سے کنارا پکڑے سوا سے
بھائیو تمکو چاہیے کہ ہر طرح کے برے کامون سے اور بری خصلتون سے
اپنے تئین بچاؤ جسمین اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل ہو وہ کام کرو
سب آدمیون کو یعنی مردون اور عورتون کو اپنے بھائی بہن سمجھ کر جو نیک بات ہو
جسمین اونکی عاقبت بخیر ہو اور وہ تم جانتے ہو فی الفور بتادو اصل کام دینداروں کا
یہی ہے خواہ کوئی سنے یا نہ سنے مقدور بھر اچھی بات کہتے ہین اچھے کام سکھانے مین
قصور مت کرو کیونکہ ہر کوئی اس بات سے قیامت مین پوچھا جائیگا خصوصاً جو عالم
اور لائق ہین دین کے احکام سے واقف ہین پھر اس بتانے اور سکھانے جو لوگ
راہ پر آوینگے اور نیکی کرینگے اوس نیکی کا جتنا ثواب اونکو ملیگا اوتنا ہی
بتانے والے کو اور کرنے والے کے ثواب سے کچھ کم نہوگا اسی طرح جسکے
کہنے سننے سے لوگ بری راہ اختیار کرینگے کرنے والے جسقدر عذاب مین گرفتار
ہونگے اوسیقدر وہ بتانے اور سکھانے والا اور اوس بدکار کے عذاب سے بھی کچھ کم نہوگا اور
یہ فائدہ بھلائی کا اور برائی کا دنیا جبتک قائم ہے جاری رہیگا یونہین حدیث مین آیا ہے

سُنا ہے کہ بعضے جاہل دنیا کے کتے جو اپنے تئین پیرزادہ یا مولوی یا ملا یا قاضی یا
سردار مشہور کرتے ہین اور بہت سے جاہلون اپڑھون مین اپنے باپ دادا کے
نام پر کودتے ہین اور اونمین اپنی بڑائی جتاتے ہین کہ ہم فلانے مولوی یا ملا
یا پیر یا قاضی یا سردار کی اولاد مین ہین تم سب ہماری راہ پر چلو اور ہمارے
بزرگون کے چلن اختیار کرو ہمارے بزرگون کا یہی طریق تھا جو ہم تمکو تبلاتے ہین
اور کوئی مولوی یا قاضی یا واعظ کسی طرح کی بات یا کوئی مسئلہ بتا دے ہرگز
اوسکو نمانو اگر مانو گے تو اپنے باپ دادے کے گروہ سے الگ ہوجاؤگے اور
ہمارے بزرگوار تمہاری نئی چال سے بیزار ہونگے اور تمہاری شفاعت سے ہاتھ
اُٹھائینگے سچ ہے کہ ایسے مولوی اور پیرزادے اور قاضی اور ملا وغیرہ تو اپنی بھلائی
اور بزرگی اسی مین سمجھتے ہین کہ اونکے تابعدار لوگ ہرگز اونکے کہنے سے باہر نجاوین
اور اونکے خاندان کے طریقے مین اپنے تئین داخل رکھین جس سے اونکا روزگار بنا ہے
دنیا حاصل ہووے اور اونکا مرید معتقد برسی اور ششماہی کے دور کا پیسا روپیہ کھانا کپڑا
دیا کرے جو وے فراغت سے عیش و آرام کے ساتھ گذران کرین بلکہ بہت سے
ایسے دغاباز اور ڈکیت اور مکار دین کے ہین کہ اپنے مریدونکو اونکی خواہش
کے موافق اپنے دنیا کے نفع کو لحاظ کرکے حرام اور بدعت کے کامونکی پروانگی دیکر
اپنا ذمہ کرتے ہین اور اپنی صورت مشائخ اور علما کی بنا کر ہزارون غریب
سیدھے مسلمانون کو گمراہ بنا کر ایسی حرام کی کمائی سے بہت سے روپے حاصل
کرکے سود بٹے سے اپنی دولت بڑھاتے ہین بلکہ ملک معاش کے مالک بنتے
ہین اور جو اچھے ایماندار شخص دین کی پکی باتین شرع کے موافق اونسے ظاہر کرین
اور اللہ و رسول کی سیدھی راہ پر لانے کو زور مارین تو یہ شیاطین الانس اپنی بھلائی
اونکی گمراہی اور جہالت مین سمجھکر اونکو اوس بُری چال سے نکلکر ہدایت کی راہ مین آنے

نہین دیتے اور کفر کی رسمون اور بدعت کی چالون سے بچ رہنے کے روادار نہین ہوتے
جیسا اگلے زمانے مین دنیا دار مولوی مشائخ یہی شیوہ اختیار کرکے بُری چالین چلے
اور لوگون کو اودھر لے گئے اور ہزارون اوسمین گمراہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے اونکے
اوس طریق اور عذر کو مردود اور ناپسند کیا چنانچہ فرمایا ہے وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا
مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ
لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ ترجمہ اور جب کہا جاوے اونکو اختیار کرو
اِس حکم کو جو اللہ تعالیٰ نے اوتارا کہین ہم چلین گے اوس چال پر جسپر ہمارے
باپ دادا چلے اگرچہ اونکے باپ دادا نہ سمجھتے ہون اچھی بات اور نہ پائی ہو اچھی
راہ یہ آیت تو مشرکون کی شان مین وارد ہوئی تھی مسلمانون کو ایسا کلام زبان سے
نکالنا مناسب نہین پھر اگر کوئی نکالے تو وہ بھی بیشک اونمین گنا جائے گا کبھی وہ
مسلمان نرہے گا پھر اوسی طرح بُری رسمون کی بُرائی کو اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ
بیان فرمایا ہے اَفَحُکْمَ الْجَاھِلِیَّۃِ یَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا
ترجمہ کیا کفر کی رسمون کی خواہش رکھتے ہین اور کون ہے اللہ سے حکم
کرنے مین یعنی اے مسلمانون جاہلیت اور کفر کے وقت کی رسمون کو نچاہو اور
اونپر نہ چلو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق مین اب حکم کیا وہی بہتر ہے اوسکو
اختیار کرو باپ دادا کی ریس چھوڑو کیونکہ ایسی ہی بُری چالون اور ناراضمندی کے
کامون اور ناپسندیدہ رسمون سے اللہ تعالیٰ کا کچھ غضب بیان لوگونپر پڑتا ہے کہ
جس سے وبا اور قحط اور انواع بیماری کی سختیون مین گرفتار ہوتے ہین او طوفان کی
شدت اور دریا کی سیلابی اور کشتیون کی غرقی سے تباہی اوٹھاتے ہین اور دین کے
مقدمے مین ذلت اور رسوائی حاصل کرتے ہین پھر آخرت مین تو بہت سی تکلیف
اور سخت عذاب مین پڑین گے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ روم مین فرمایا ہے

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي
عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ ترجمہ ظاہر ہوئی خرابی خشکی اور تری مین آدمیون کے
کرنے سے تا چکھاوے اللہ تعالے اونکو تھوڑی سزا اونکے عملون کی شاید وے
اِس تھوڑی سزا سے برے کامون سے باز آوین سو اگر تھوڑا بھی ایمان اور اللہ اور
رسول کا ڈر ایسے شخصون کے دل مین ہو تو اون باتون کو کہ ایماندار لوگ بتاتے
ہین یا اِس کتاب مین تھوڑے بہت لکھے گئے ہین قاضی یا مفتی یا مولوی سے
جنکو دینداری کی دولت سے اللہ تعالے نے بہرہ دیا ہے اور لوگون مین اونکا نام
اِس بات مین مشہور ہوا ہے اللہ و رسول کو درمیان دیکر پوچھین اور دریافت
کرین کہ ٹھیک ہے یا نہین اگر ٹھیک ہے تو اپنے اعمال اور کام سے توبہ کرکے
سچے مسلمان ہو جاوین اور باپ دادو نکی راہ کو چھوڑ کر اور پیر و بزرگ کی سفارش کی
طمع دل سے بھلا کر اپنے ہادی حقیقی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی
آل اور اصحاب کی پیروی اختیار کرین اور جو لوگ اونکے کہنے سے اِس نعمت کے
حاصل کرنے مین اٹک رہے ہین اونھین بھی سمجھاوین کہ اللہ اور رسول اونسے
راضی ہووین اور دین کے احکام اور نیک طریقے اسلام کے تمام ملک مین پھیل
پڑین اور کفر و بدعت کی رسمین لوگون سے چھوٹ جاوین اور جنکو اللہ تعالی نے اِس
زمانے مین حکومت کا پایہ بخشا ہے خواہ مسلمان ہون خواہ اور قوم اونکو بھی لازم ہے کہ جب
ایسا مقدمہ دینداری کا کہ جس سے شرع کی بات قائم رہے اور کفر اور بدعت کی رسم
دور ہووے اونکے محکمے مین بددینون اور خود پسندون کے ظلم سے رجوع ہو اور
ایسے ظالم لوگ غریب مسلمانونکو کفر اور بدعت کی رسمون کے رفع کرنے پر دکھ دینے پر
مستعد ہون تو شرع شریف کے حکم کے بموجب کسی دیندار مولوی سے اسکا فتوی لیکر خوب
تحقیق کرکے حکم دین کہ لوگ اپنے دین پر قائم رہین کسی مفسد کا فساد کام نہ آوے آمین

اللہ اور رسول کے آگے عاقبت میں اونکی سرخروئی ہوگی اور ملک امن چین رہے گا
کیونکہ جب ہر شخص اپنے دین کے احکام سے واقف ہوا اور اوسپر چلا دوسرے مذہب کا
میل اوسکے دل سے جاتا رہا تو و نیزات اپنے اللہ و رسول ہی کی رضامندی کی تلاش مین
رہے گا اور جتنے کام برائی اور ناانصافی کے ہین چوری ڈکیتی مال مردم خوری اور
دغابازی مردم آزاری فسق و فجور بے ایمانی اللہ و رسول اور حاکم کے ڈر سے اوس سے
ہرگز نہو سکین گے اچھی نیک بات کی پیروی کیا کریگا پھر اللہ چاہے تو تھوڑے دنون مین
اوسکا ظاہر و باطن پاک اور صاف ہوجاوے اور اپنی استعداد ازلی کے موافق
دنیا اور آخرت مین رحمت الہی کا سزاوار بنے یاروا سلام کے احکام ٹھیک ٹھیک سکھانے
مین کسی مخالف سے نہ ڈرو اخلاص اور محبت سے خالصاً مخلصاً بدون کسی حیلہ طمع کے
یہ طریقہ نصیحت کا ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ جاری رکھو بیشک اللہ تعالی تمہاری عزت
و آبرو کا نگہبان رہے گا دشمنون کے نیچے سے البتہ تمکو بچاوے گا اور اگر دنیا مین
دین کی دولت اور خاوند حقیقی کی رضامندی حاصل کرنے کے سبب کچھ ذلت
ہوئی تو وہ عین عزت ہی انبیا اولیا اچھے بندون کو ایسی تکلیفات ہمیشہ ہوتی آئی ہین
اوسکا مطلق اندیشہ نہین غرض سا کام کرتے رہیے اوس مالک دوجہان کے سوا
کسی سے نہ ڈرئیے اور یون سمجھ لیا کہ موسی بدین خود و عیسی بدین خود یہ طریقہ
ہم مسلمانون کے دین کا نہین کیونکہ ہمارے پیغمبر اور اونکی امت کو جو ایماندار ہین
اللہ جل شانہ نے ہر ایک آدمی پر نصیحت اور خیر خواہی اور گواہی کا عمدہ دیا ہے اور
یہ اعلی مرتبہ اونھین بخشا ہے کہ سبکو اچھی باتین سکھا دین اور نیک راہ پر لا دین
پھر جو کوئی مومن ہوکر اس شیوے سے اپنے تئین باز رکھے گا بالضرور اوسکو قیامت کے
دن اللہ علیم و خبیر و بصیر کو جواب دینا پڑے گا باقی رہا اپنی ذاتی مقدمات مین
تمکو چاہیے کہ محمدی کے طریقے پر چلو اگر کوئی تمہارے حق کو ناحق کرے یا اور

کسی طرح کا رنج نقصان پہونچاوے تو صبر اختیار کر دیکھے ہو رہو وہی منتقم حقیقی تمہارے صبر کی جزا تمکو دیگا اور راضی کریگا فروتنی اور انکساری کی راہ سے کسی بات مین غرور اور بزرگی نہ کرو لڑکے کو جب دیکھو تو سمجھو کہ یہ مجھسے اچھا ہی اسلیے کہ ابتک گناہ سے بچا ہے اور بوڑھے کو جب دیکھو تو سمجھو کہ البتہ مجھسے اوسنے اللہ کی عبادت زیادہ کی ہوگی اور جاہل کو جب دیکھو تو سمجھو کہ جو اوسنے کیا ہوگا نادانی سے کیا ہوگا اور مین تو جان بوجھکر برے کام کرتا ہون بہر صورت مین سب سے بدتر ہون میری کیا سزا ہوگی مین کیونکر نجات پاؤنگا دوزخ کے عذاب سے کس طرح چھوٹونگا اپنی فکر مین لگے رہو اور دوسرے مسلمانونکو اپنی نسبت بہتر جانو کیونکہ خاتمے کا حال کسیکو معلوم نہین کس سے کیا سلوک ہوگا کون چھوٹےگا کون پکڑا جائےگا یا اللہ یا مالک الملک تو اپنے فضل اور کرم سے سب بری باتون کو میرے دل سے دور کر اور اسلام کی اچھی راہ پر استقامت دے اور سب مومنونکو ہدایت کی نعمت سے سرفرازی بخش اور برے کامون سے جسمین تیری رضامندی نہو دور رکھ اور اچھے لوگونکے طفیل سے یہ رتبہ نصیحت کا مجھ ناکارے کو بھی عنایت فرما اور جہالت اور نفسانیت اور تکبر اور طمع اور بداخلاقی کی رذالت سے بچا آمین یارب العالمین بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

اکیسوان باب خلق نیک اور غصہ کھانے کے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ نون والقلم مین اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ترجمہ ای پیغمبر تو پیدا ہوا ہی بڑے خلق پر اور فرمایا سورۂ اعراف مین خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ ترجمہ خو پکڑ معاف کرنے کی اور کہہ نیک کام کو اور فرمایا چوتھے سیپارے کے پانچوین رکوع مین وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ط ترجمہ اور پی جاتے ہین غصہ اور معاف کرتے ہین لوگون کو اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو

یعنی برائی کے عوض مین برائی نہین کرتے بلکہ اپنے نقصان مین دوسرکی راحت
مین ڈھونڈھتے نواس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پوچھا مین نے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے فرمایا آپ نے
اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ ترجمہ یعنی اچھی خصلت بڑی نیکی ہے
اور بد وہ ہے جو کام تیرے دل مین کھٹکے یعنی جس کام مین علما کا قول مختلف
پاوے تو مومن اپنے دل سے فتوے طلب کرے جو مومن کے دل مین ایمان کی
روشنی سے معلوم ہو اوسکی طرف طبیعت رجوع کرے اور وہ کام عمل مین لاوے
اور فرمایا حضرت صلعم نے اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا
ترجمہ تحقیق وہ شخص زیادہ محبوب ہے تم مین سے میرے پاس جو زیادہ
نیک ہے تم مین اچھی خصلتون سے اور فرمایا حضرت صلعم نے جسکو دیا گیا
حصہ نرمی اور مہربانی کا اوسے پایا حصہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کا اور جو شخص
محروم ہوا اس حصے سے وہ محروم ہوا دونون جہان کی خوبی سے اور فرمایا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سب سے بھاری چیز جو قیامت کے روز ترازو
مین رکھی جاوے گی خلق نیک ہے اور اللہ تعالے دشمن رکھتا ہے اوسکو جو
حد ادب سے باہر جاوے اور بیہودہ باتین بکے اور فرمایا کہ جسکا خلق نیک ہے
اوسکو ثواب ملے گا راتون کے جاگنے والون اور روزے رکھنے والون کے
برابر اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی دو مسلمان کے درمیان پڑکر صلح کرادے اون
اللہ تعالے اوسکو نماز پڑھنے والون اور صدقہ دینے والون اور روزے رکھنے والو
سے بڑا مرتبہ عنایت فرماوے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ غضب اور غصہ کرنا
ایسا خراب کرتا ہے ایمان کو جیسا صبر شہد کو پس ان آیتون اور حدیثون سے معلوم
ہوا کہ اچھی خصلتین جیسے معاف کرنا رحم کرنا سلوک کرنا عاجزی کرنی حیا کرنی صبر کرنا

عدل کرنا یہ سب صفتین نیک ہین جو کوئی اونھین اختیار کرے اللہ تعالی اوس سے
راضی ہوتا ہے اور اوسکے درجے آخرت مین بڑھاتا ہے دنیا مین عزت اور حرمت
بخشتا ہے اور اپنے حفظ و امان مین رکھتا ہے اور بخل اور کبر اور حرص اور
غیبت اور غضب اور جہل اور حسد اور ریا جنکا بیان پہلے سُن چکے بہت بدہین
جو کوئی اون بُری باتونکو اختیار کرے گا دنیا اور آخرت مین خراب اور پشیمان ہوگا
لیکن اتنا سمجھنا چاہیے کہ بعضی صفت اور خصلت ایسی ہے کہ جب اپنی ذات سے
علاقہ رکھے تو اوسکا عمل مین لانا بہتر ہے اور جب دین کے کام مین ہو تو
وہان ایسا عمل نہ کرے شرع کا حکم مقدم رکھے جیسا ایک شخص نے اوسکو رنج پہونچایا
یا کوئی بُرا کام کیا ایسا کہ وہ رنج اوسکی ذات یا مال سے علاقہ رکھتا ہے تو درگذر کرنا
مضائقہ نہین لیکن جب وہ رنج یا کام ایسا ہو کہ اگر یہ اوس سے درگذر کرے
تو دین مین بٹا لگتا ہے اور شرع شریف مین سستی ہوتی ہے تو وہان معاف کرنا
مناسب نہین بلکہ غصہ کرے اور کرنے والے کو سزا دے سکتے ہین کہ جسکی بدخو ہووے
تو وہ اللہ کی جناب مین عاجزی اور زاری کرے اور باوضو سو مرتبہ اس
آیت کو پڑھا کرے اللہ چاہے تو اوسکو اس عیب سے پاک کرے حَسْبِیَ اللّٰہُ
وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ اور فرمایا حضرت صلعم نے
کہ تعجب آتا ہے مجکو کہ جو کوئی غم اور پریشانی مین پڑے اور پھر اس آیت کو اپنا
ورد کرے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور جو شخص
تدبیرون سے ناچار ہوا اور اوسکا کوئی مددگار نہو تو یہ آیت ہمیشہ پڑھا کرے
انشاءاللہ تعالے اوسپر اللہ کا کرم اور فضل ہووے اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ
اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ نقل ہے کہ کسی نے حسن قیس کے
بیٹے سے پوچھا کہ تجھے خوش خلقی کس نے سکھائی اوسنے کہا کہ مین نے

اپنے باپ سے سیکھی یا سیطرح سے کہ ایک روز مین باپ پاس بیٹھا تھا اور میرا چھوٹا بھائی بھی جسکو باپ بہت پیار کرتا تھا وہان موجود تھا ایک لونڈی گھر سے وہان آئی اوسکے ہاتھہ مین لوہے کی سیخ گرم تھی اتفاقاً وہ سیخ لونڈی کے ہاتھ سے چھوٹی چھوٹے بھائی کے بدن پر گری ایسا زخم ہوا کہ وہ تڑپتے تڑپتے مرگیا لونڈی گھبرائی کہ دیکھیے میرے نصیب مین کیا ہو باپ نے جب اوسکی طرف دیکھا کانپ اوٹھی گڑگڑا اگئی باپ نے کچھ نہ کہا صبر و شکر اللہ تعالیٰ کا بجالا کر لونڈی کو آزاد کیا نقل ہے کہ ایک بزرگ بکریان پالتے تھے ایک دن اونکے غلام نے ایک بکری کی ٹانگ توڑ ڈالی بزرگ نے پوچھا یہ کیا کیا غلام نے جواب دیا کہ آپ کو لوگ صابر کہتے ہین سو آج مین نے آزمانے کو ایسا کام کیا اور نقصان پہونچایا دیکھون کہ تم غصہ کرتے ہو یا نہین بزرگ نے کہا کہ جو ایسے کام مین غصہ کرتا ہے وہ اللہ کا دشمن ہوتا ہے غلام نے کہا تو صبر کیجیے چپ ہو رہیے بزرگ نے اپنے نقصان پر کچھ خیال نہ کیا بلکہ اوس غلام کو آزاد فرمایا کہتے ہین کہ خلق نیک اوسکو کہیے کہ جب کوئی ظلم کرے نقصان پہونچادے آزار دیوے اگر دین کے مقدمے مین نہو صبر کرے شکر بجالاوے بدلا لینے پر کمر نہ باندھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا درجہ حاصل کرے تو ہر کام مین اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے تابعدار کا قصور معاف کردے غضب غصہ سے اوسکو دکھ نہ پہونچاوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سب سے بدتر وہ شخص ہے کہ اللہ تعالےٰ کی جناب سے بہتری کی امید نہین رکھتا اور اوسکے غضب سے خوف نہین کرتا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایمان کے دو حصے ہین ایک حصے کا نام شکر اور دوسرے کا نام صبر اللہ تعالےٰ نے فرماتا ہے کہ اوس آدمی سے مجھکو حیا آتی ہے کہ کیونکر اوسکو نہ بخشون

جو خوشی میں شکر بجالاتا ہے اور مصیبت میں صبر اختیار کرتا ہے ایک شخص نے حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یارسول اللہ میرے
مال میں بہت نقصان آیا اور میں بڑی مصیبت میں گرفتار ہوا آپنے فرمایا کہ جس
مومن کا مال نقصان نہیں ہوتا اور کبھی کسی دکھ میں نہیں پڑتا وہ خیر نہیں دیکھتا
اللہ تعالے جسکو دوست بناتا ہے اوسکی دوستی آزمانے کو مال میں نقصان پہونچاتا
ہے بدن میں آزار دیتا ہے ہر ایک نوع کی تکلیف میں ڈالتا ہے جسمیں سچا
اور جھوٹھا پہچانا جاوے مومن اور منکر معلوم ہووے تابعداری اور نافرمانی
کھل جاوے حدیث میں آیا ہے کہ بلا کے وقت صبر کرنے میں عبادت سے زیادہ
ثواب ملتا ہے فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی تین وقت میں تین کام کریگا اللہ تعالی
اوسکو دنیا اور آخرت میں نیکنام فرماویگا بڑا درجہ بخشے گا پہلا جو حکم اللہ کا اوسکے
حق میں جاری ہوا اوسپر راضی رہے اور دوسرا کام جب کسی طرح کے دکھ اور
مصیبت میں پڑے صبر اختیار کرے تیسرا کام جب کچھ دولت نعمت اوسکے ہاتھ آوے
شکر بجالاوے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یمن کے ملک میں میرا بیٹا
مرگیا یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی حضرت نے خط لکھا اوسکا مضمون
یہ تھا اے معاذ اللہ تعالی کا سلام تمہیر ہو جیو چاہیے کہ اس مصیبت میں صبر اور
شکر بجالاؤ اپنی جان اور مال اور اولاد کو حق سبحانہ تعالی کا ہدیہ سمجھو تمہاری
خوشی کو چند روز تمہارے رکھا ہے پھر اوس پاس جاویگا اوسمیں اگر تم صبر کروگے
ثواب پاؤگے جو شکوہ زبان پر لاؤگے کچھ فائدہ نرہے گا اور ثواب سے محروم
رہوگے ہم سبکو خداوند کی رضامندی ہر آن میں درکار ہے اوسکے اختیار میں
ہمارا کل کاروبار ہے رونے پیٹنے سے مردہ قبر سے نہیں پھرتا ہے اپنی موت یاد کر نیسے
دکھ درد کم ہوتا ہے نقل ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو ہمیشہ اپنے ساتھ پیغمبر صاحب کی

خدمت مین لیجایا کرتا تھا حضرت صلعم اوسپر نظر کرم کی رکھتے تھے اتفاقاً وہ لڑکا مرگیا
باپ کو اوسکے بڑا غم ہوا کئی دن گذر گئے حضرت صلعم کی جناب مین حاضر نہوا آپنے
لوگون سے پوچھا فلانا شخص کیون نہین آیا لوگون نے عرض کیا کہ اوسکا بیٹا مرگیا
اوسکے ماتم مین لگا ہے حضرت صلعم کئی اصحابون کو ساتھ لیکر اوسکے گھر ماتم پرسی کو
گئے فرمایا اسقدر کیون غم کھاتے ہو بیٹے کی مصیبت مین اتنا دکھ اوٹھاتے ہو
چاہیے کہ خوشی کرو آخرت کی بھلائی کو دیکھو جس وقت اللہ تعالی قیامت مین حکم
کرے گا کہ تمھارے لڑکے کو بہشت مین لے جاوین لغیر تمھارے وہ نجاوے گا پھر
حقتعالے اوسکی خاطر تمکو بھی بخشے گا گناہون سے نجات دیگا اس بات کے سنتے ہی
وہ شخص خوش ہوا اس مصیبت پر راضی رہا حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب
اللہ تعالی کسی بندے کو دوست کیا چاہتا ہے اوسپر بلا اور آفت نازل کرتا ہے
کہ اسمین اوسکا امتحان لیوے اور گناہونسے پاک کرے جسقدر وہ دکھ مین صبر اور شکر
بجالاویگا اوتنا ہی اللہ تعالی کے پاس اوسکی رضامندی کا درجہ پاویگا اچھے نیک
بندون پر جب کوئی آفت پڑتی ہے یہی کہتے ہین رَضِینَا بِقَضَائِكَ اوس وقت
فرشتے اس آواز کو سُنکر خوش ہوتے ہین اوسکی تعریف اور توصیف کرتے ہین پھر
جب دوسری دفعہ یہی کہتا ہو حقتعالی اپنے فضل سے اوسپر نگاہ کرتا ہے اوسکے جواب مین
فرماتا ہو لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ یعنی مین موجود ہون تیری آرزو برلانیکو جو تیرا مقصد ہو بیان کر
مین پورا کرون جب صبر کرنے والونکا مرتبہ فرشتے دیکھین گے تمنا کرینگے کہ اگر دنیا مین
اللہ تعالی ہمارے بدن کو ٹکڑے ٹکرے کرتا اور دکھ پر دکھ دیتا اور ہم اوسپر صبر کرتے تو
آجکے دن ان صبر کرنے والون کا سا مرتبہ پاتے اللہ تعالی صبر کرنے والونکی خوشی کو فرماتا ہی
وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ
اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ

ترجمہ خوشخبری سنا ثابت رہنے والون کو کہ جب اونکو پہونچے کچھ مصیبت کہین ہم اللہ کے مال مین اور ہمکو اوسیکی طرف پھرجانا ایسے لوگ اونھین پہ شاباشیان ہین اونکے رب کی اور مہربانی اور کتاب مین لکھاہے کہ جنکو دنیا کی بہت طمع ہوتی ہے اونکے دل سے خوف اللہ تعالی کا جاتا رہتاہے ہندوون کے سانڈ کی طرح ادھراودھر منہ ڈالے پھرتے ہین حرام حلال کی مطلق پروا نہین کسی نوع سوائی بلکہ مارپیٹ کا ہرگز اندیشہ نہین عزت کھوتے ہین پیٹ بھرتے ہین دین کھوتے ہین دنیا سمیٹتے ہین سولے بھائیو نیک چلن اختیار کرو اچھی خصلتونسے آپسمین ملے چلے رہو دکھ سکھ مین اپنے بھائیونکے شریک ہو اور حق سبحانہ تعالی کے عذاب سے ڈرو دنیا کی محبت چھوڑو دین حاصل کرو اور جب کسی طرح کی مصیبت مین پڑو صبر اور شکر بجالاو گلہ شکوہ منھ سے نہ نکالو کیونکہ دکھ دینے والا وہی ہے جو سکھ دیتاہے اوسکے سوا نہ کوئی دکھ دے سکے نہ سکھ الہی ہمکو اور سب مومنون کو اچھی نیک خصلت عنایت کر اور مصیبت اور تکلیف مین صبر کرنیکی توفیق دے بفضلہ وکرمہ بحرمۃ محمد وآلہ الامجاد

بائیسوان باب نیک لوگون کے قصون کے بیان مین

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگون نے کہا کہ آپ اسقدر تکلیف اوٹھاتے ہین اور دکھ مین پڑے رہتے ہین تھوڑا راحت فرمائیے جسم کو آرام دیجیے جواب دیا کہ اگر دن کو آرام کرون تو رعیت کی خبرداری اور اونکے مطالب کا فیصلہ کون کرے اور جو رات کو آرام سے رہون قیامت مین اللہ تعالی کو کیا منھ دکھاؤن یاد وہان کا کام میرا کس طرح بنے نقل ہے کہ ایک شخص اصحابون سے جب نماز مین کھڑے ہوتے اتنا توقف کرتے کہ پانون اونکے سوج جاتے یہ تکلیف دیکھکر جورو اونکی پیچھے بیٹھکر رویا کرتی ایک دن اونکی مان نے کہا ای بیٹا اسقدر اپنے بدن پر رنج کیون اوٹھاتے ہو ذرا رحم کرو آرام سے رہو اونھون نے جواب دیا کہ ای مان

بندہ آقا کی خدمت کے واسطے مقرر ہے اوسکے حق مین یہی بہتر کہ ہر دم اپنے کام مین رہے جو اوس سے غفلت کریگا بندگی کے دائرہ سے خارج ہوجائیگا اے مان مین حضرت نبی کریم اور اونکے اصحابون سے بہتر نہین ہون اونکا حال قیامت کے ڈر سے ایسا ہوتا تھا کہ کیا بیان کرون ہمیشہ اسی فکر مین کاٹتے تھے کہ اوسدن کسکے نصیب مین کیا ہوگا کون چھوٹیگا کون پکڑا جاویگا آے مان یہی اندیشہ مجھے لگ رہا ہے کہ ایسا نہو کہ قیامت کے دن شرمندگی اوٹھاؤن ندامت کھینچون اپنے اوپر ملامت کرون جسنے اب کاہلی کی وہان پچتاوے گا بہت حسرت اوٹھاویگا اے مان بڑے سخت مقام درپیش ہین کیونکر دل سے بھلاؤن عیش و آرام مین کسطرح دل لگاؤن آخرت مین جب پوچھینگے دنیا سے کیا لایا آخر خالی ہاتھ گیا کیا جواب دونگا ملک الموت کو کیا منھ دکھاؤنگا گور مین منکر نکیر کو کیا سناؤنگا اینکی بدی تولنے کے وقت کیا کہونگا پل صراط سے کیونکر پار اوترونگا ایسی باتین کرتے خوف جو غالب ہوا اوسیوقت جان اپنی جان آفرین کو سونپی جو روا ور مان افسوس کرکے رہگئین نقل ہے کہ ایک بی بی جنکا نام رابعہ عدویہ تھا جب نماز عشا کی ادا کرچکتین تب اپنے جسم کی طرف متوجہ ہوکر کہتین اے جسم تیری یہ آخری رات ہے جو کرنا ہے کرلے کل فجر کو مریگا پھر پشیمانی اوٹھائیگا یہ کہکر تمام رات عبادت مین مشغول رہتین جب فجر ہوتی پھر جسم سے کہتین اے جسم یہ تیرا آخری دن ہے جو کمانا ہے کمالے شام کو مریگا افسوس رہجاویگا یہ کہکر تمام روز اللہ تعالی کی عبادت مین معروف رہتین غرض رات دن اونکا اسی طرح سے کٹتا تھا حقتعالے کے خوف سے ایک لحظہ آرام نتھا ایک دن اوسکی یاد سے غافل نہ ہوتین غفلت سے نہ سوتین جب غلبہ خواب کا ہوتا ادھرادھر ٹہلتے ٹہلتے اوسکو دور کرتین کہتین اے رابعہ یہ مقام سونیکا نہین ہے صبر کر دل لگا محنت پر گور نزدیک ہے ایسا سوویگی کہ خبر نہ رہے گی اسی طرح سے پچاس برس

کاٹ دیے زمین مین پیٹھ نہ لگائی تکیے پر سر نہ رکھا ایک جبہ اور ایک موبند پشمین
یہی اونکا پہناوا تھا تمام عمر یہی کپڑا رہا جب وے مرین تو اوسی مین گاڑی گئین
بعد موت کے کسی نے خواب مین دیکھا کہ بہشت کے لباس سے سنواری گئی ہین پوچھا
اے رابعہ وہ جبہ اور موبند تمہارا کیا ہوا فرمایا اللہ تعالی نے وہ پسند کیا اوسکے
عوض مجھے بہت کچھ دیا پوچھا اے رابعہ کس چیز سے اللہ تعالی بندے کو اپنا عزیز
اور مقرب کرتا ہے فرمایا اوسکا ذکر اور یاد سب سے زیادہ کام آتا ہے نقل ہے
کہ سفیان سلیمان کے بیٹے نے عہد کیا تھا کہ جبتک زندہ رہونگا پیٹھ زمین سے نہ لگاونگا
اوسنے اپنی سچائی پر چالیس برس کاٹ دیے جب نیند بہت غلبہ کرتی
ایک دم زانو سے سر لگا کر رہ جاتے پھر اوٹھکر اللہ تعالی کی عبادت مین
مشغول ہوتے جو وقت اونکی عمر آخر کو پہونچی سخت بیمار ہوئے کسی نے کہا
اب تمکو قوت باقی نہین رہی ذرا لیٹو زمین پر پیٹھ لگاؤ فرمایا کہ اگر اسیوقت میری
موت ہو اور مر جاؤن تو میرا عہد ٹوٹا پھر بدعہدی کے ساتھ خالق کو منھ دکھاتا پڑا
آخر دیوار سے پیٹھ ٹیک کر اپنی جان جہان آفرین کو سپرد کی جب غسل دلانے لگے
لوگون نے دیکھا کہ سفیان کی پیشانی پر ایمان کا نور چمکتا ہے آفتاب کی طرح دمکتا ہے
کہتے ہین کہ دنیا مین نشان نیک بخت کا یہ ہے کہ بندگی اور طاعت کی تکلیف اوسپر
آسان اور مخالفت اور گناہونکی راہ اوسپر بند کرتے ہین اور جسکو بدبخت کیا ہی
اوسکا نشان یہ ہے کہ اللہ کی طاعت اور بندگی کی طرف وہ متوجہ نہین ہوتا بری
باتونکی رغبت کرتا ہے شیطان اور نفس کے کہنے پر چلتا ہے آخر چلتے چلتے اوسی راہ
جہنم کے گڑھے مین گرتا ہے نقل ہے یحیی پیغمبر علیہ السلام اتنا رویا کرتے تھے
کہ اونکے دونون رخسارون پر آنسوون سے گڑھے پڑ گئے تھے اس قدر کہ اس
طرف سے دانت نظر آتے تھے ایک روز اونکے باپ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا

کہ اے سجان بابا مین نے حقتعالےٰ کی جناب مین بہت آرزو کرکے دعا مانگی تھی کہ ایک لڑکا میرے ہووے جس سے میری آنکھین روشن ہون تم جو ہوے سو ایسا رونا تمنے اختیار کیا کہ دنیا مجھپر تاریک ہوگئی حضرت یحییٰ علیہ السّلام نے جواب دیا اے بابا حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے مجکو خبر دی ہے کہ بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک کٹھن گھاٹی ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے وہی اوس سے پار ہو سکتا ہے حضرت زکریا نے فرمایا کہ اگر یون ہے تو رویا کر و جتنا ہو سکے اوسدن سے آگے کہ جہان رونا پھر فائدہ نہ کرے اور فرمایا ہر چیز کا ایک نشان ہے خدا سے ڈرنے کا نشان ہے رونا اور بہشت کے اشتیاق کا نشان ہے بندگی کے کام مین چالاکی اور صبر کرنا ابو عبیدہ جراح رضی اللہ عنہ روتے اور کہتے کیا خوب ہوتا جو مین بھیری بکری ہوتا کہ کوئی ذبح کر لیتا اور کھا جاتا اب قبر کے عذاب سے اور قیامت کی گرفتاری سے نجات پاتا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے سب سے پہلے قیامت کے دن ترازو کے پلڑے مین اچھی خصلت اور سخاوت رکھی جاویگی جسوقت حق سبحانہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا ایمان نے کہا خداوندا مجکو قوی کر اللہ تعالیٰ نے اوسکو خلق نیک اور سخاوت سے زور دیا جب کفر کو پیدا کیا اوسنے کہا خدایا مجھے قوت دے اللہ تعالیٰ نے بدخلقی اور بخل سے اوسکو قوت دی حضرت صلعم نے فرمایا ہے جو مومن ہے وہ پانچ طرحکی سختیون مین ہمیشہ گرفتار رہتا ہے پہلی سختی یہ کہ دوسرا مومن اوسپر حسد رکھتا ہے دوسری یہ کہ منافقون کی عداوت مین پھنسا رہتا ہے تیسری یہ کہ کافرون سے لڑائی کیا کرتا ہے چوتھی یہ ہے کہ شیطان چاہتا ہے کہ اوسکو بہکاوے وہ اوسکی مخالفت سے اپنے تئین بچانے مین مشغول رہتا ہے پانچوین یہ کہ نفس سرکش چاہتا ہے کہ اوسکو آرام مین رکھے اپنی خواہش کے موافق اوس سے کام لیوے اور وہ زبردستی سے اوسکو روک رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تابعداری

کی طرف اوسکو کھینچ لایا ہے بیکنے نہین دیتا حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہو کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین شخص ہین جو پہلے بہشت مین داخل
ہونگے ایک شہید جسنے اپنی جان اللہ کی راہ مین دی دوسرے وے غلام یا لونڈی
جو اللہ تعالی کی عبادت مین رہتے ہین اور اپنے خاوند کی تابعداری بھی کیا کرتے ہین
تیسرا وہ فقیر جو پرہیزگاری کے ساتھ حلال کسب سے لڑکے بالونکا حق ادا کرتا ہو اور تین شخص
ہین جو پہلے دوزخ مین داخل ہونگے ایک حاکم جو اپنے ظلم اور زور سے مسلمانون پر حکومت
چلاتا ہے دوسرا وہ شخص جو اپنے نفس کی پیروی مین اللہ اور رسول کے حکمونکو بھول
جاتا ہو تیسرا وہ جو مالدار ہو کر فقیر اور مسکین کا حق نہین پہونچاتا ہو نقل ہے کہ جب وقت نماز کا
آتا حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام بہت مضطرب ہوتے اور چہرہ مبارک آپکا زرد ہو جاتا
لوگ پوچھتے کہ اسوقت کیا حال ہے فرماتے کہ ایسی بھاری امانت کے ادا کرنیکا وقت
پہونچا کہ زمین اور آسمان نے جسکے اوٹھانے سے عاجز ہوکر انکار کیا نقل ہے کہ مالک دینار
رحمۃ اللہ علیہ ایک دن گورستان کی طرف گذرے دیکھا کہ لوگ کسی شخص کو گاڑتے ہین
اونکو اوسوقت اپنی موت یاد آئی غش کھاکر گر پڑے لوگون نے اوٹھا کر گھر پہونچا دیا جب
ہوش مین آئے کپڑے پھاڑ کر کفنی پہنی خاک مٹی منھ پر ملکر دیوانونکی صورت بنائی
گلی کوچون مین پھرنے لگے اور چلا چلا کر کہتے لوگو ڈرو موت بیشک آئیگی تمکو پکڑ کر
لیجائیگی ایسی کمائی کر رکھو کہ گور مین کام آوے قیامت مین دوزخ سے بچاوے جب
قریب مرگ کے پہونچے شاگردونسے وصیت کی کہ جب مین مرون میری پیشانی پر یہ لکھ دیجیو
یہ مالک دینار ہے جو خاوند سے اپنے بھاگا پھرتا تھا اب پکڑا ہوا آیا یہ کہکر زار زار روتے اور کہتے
اگر میری مان مجکو نہ جنتی تو کیا اچھا ہوتا گور اور قیامت کی عذاب کی گرفتاری مین نہ پڑتا
جسم مین تو ایسی طاقت نہین رکھتا ہون کہ دکھ کیونکر اوٹھاونگا یہی کہتے کہتے شام ہوئی روح نکلنے لگی
آسمان کی طرف سے ایک آواز آئی مالک دینار نے نجات پائی یہ آواز سنتے ہی کلمہ شہادت

زبان سے ادا کر کے اس جہان فانی سے عالم باقی کو تشریف لے گئے نقل ہے
کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک آسمان کی طرف نہ دیکھا
سر نیچے کر کے رویا کرتے ایکدم آرام سے نہ رہتے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے بیقراری سے
اوقات کاٹتے اور یہی کہا کرتے کہ جتنی بلا اور آفت دنیا مین نازل ہوتی ہے یہ سب میری
گناہونکی شامت سے ہے اور اپنے بدن کو کہتے اے بدن رات دن محنت مین لگا رہو اپنے
آنکھیں تم دیکھا کیجیو موت چلی آتی ہے مرنا ہوگا پل صراط سے گذرنا ہوگا حساب کتاب سمجھانا ہوگا
اللہ جل شانہ کے روبرو جانا گناہونکی سزا اوٹھانی ہوگی عذاب کی سختی برداشت کرنی ہوگی سحر
اللہ تعالی آپ تجلی فرماویگا انصاف عدالت پروری کریگا کسی کی سعی سفارش نہ چلے گی
رشوت گھوس کسی کی کچھ قبول نہ ہوگی تمام رات یون کہتے اور رویا کرتے بعد
مرنے کے کسی شخص نے اونکو خواب مین دیکھا پوچھا اے حبیب حق سبحانہ وتعالی نے
تم سے کیا سلوک کیا جواب دیا مین نے تو دنیا مین بہت سی عبادت کی تھی
لیکن کوئی عبادت یہان منظور نہ ہوئی ایک شب اللہ تعالی کے ڈر سے رویا تھا
اوسکی جناب مین گڑگڑایا تھا اب وہی یہان میرے کام آیا اوسی نے مجھکو
جہنم کے عذاب سے چھڑایا نقل ہے کہ بصرے مین ایک عورت تھی اوسکا نام شعبان
گانے بجانے مین نہایت چالاک خوبصورتی مین شہرہ آفاق خوش الحانی سے سب مین خلق
شادی بیاہ مین لوگونکے گھر جایا کرتی بد اطوار جوانون کے دلونکو لبھایا کرتی زر وزیور اور
لباس اور پوشاک سے آراستہ فسق وفجور کے کسب سے پیراستہ اپنے کام کی استاد صحبتیو
باہمراہ ایک دن اپنی جمعیت کے ساتھ کسی مسجد کے قریب پہونچی وہان ایک بزرگ صالح نام
مسلمانون کو وعظ کر رہے تھے نیک کارونکی بھلائی بدکارونکی رسوائی سنا رہے تھے
لوگ اونکی نصیحت سنکر اللہ تعالے کے غضب سے ڈر کر توبہ استغفار کرتے تھے
اپنے کیے پر نادم اور پشیمان ہوتے تھے شعبان نے یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ایک لونڈی سے کہا

کہ دیکھو تو مسجد مین اسقدر لوگ کیون جمع ہو رہے ہین لونڈی گئی خبر لائی کہ ایک بزرگ
اصحاب صورت بیٹھے ہین اور سیکڑون خلقت گرد اونکے حلقہ باندھے ہوئے اللہ و رسول
کے کلام سن رہی ہے قیامت کے خوف سے اور اونکی سختیون کے عذاب کے ڈر سے
نالہ اور فریاد کر رہی ہے اس بات کے سنتے ہی شعبان کے کان کھل گئے ہوش و حواس
جاتے رہے ایک ساعت بیخود ہو کر جان کی تمان سکتے کے عالم مین کھڑی رہگئی کلیجا کانپ
اٹھا دل مین دھڑ کا پیٹھ گیا جب خدا افاقہ ہوا مسجد مین حاضر ہوئی بولی ای مسلمانونکے
امام کوئی بدنصیب اور گنہگار تمام زمانے کے لوگونسے بدکردار اگر اپنے برے افعالون سے
توبہ کرے اور بدچالیون سے باز آوے حقتعالی اوسکو معاف کرتا ہو وے بزرگ
بولے وہ غفور رحیم ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص ہزارون طرحکے گناہ کرے پھر دل سے
رجوع لاوے اور عاجزی سے اوسکے دربار مین سر جھکاوے فی الفور نجات پاوے اور توبہ
کیا اگر شعبان جو ایسی بداطوار مشہور ہے وہ بھی توبہ کرے تو بخشی جاوی اوسنے عرض کیا
کہ اے امام مین وہی شعبان ہون اب دل سے رجوع لائی اوس بزرگ نے اوس سے
توبہ کروایا شعبان نے توبہ کرکے جو کچھ مال اور اسباب اوسکے پاس وہان موجود تھا بالکل
اللہ کی راہ پر لٹا کر فقیر ہو گئی گھر مین آکر لونڈی باندیون کو آزاد کیا لباس درویشانہ
اختیار کرکے پاک پروردگار کی عبادت مین مشغول ہوئی بعد اوسکے چالیس برس جیتی
رہی پر کسی نے اوسکو نہ دیکھا گوشہ تنہائی مین رہتی اپنے گناہونکو یاد کرکے روتی تھی
حق سبحانہ و تعالی نے اوسکے حال پر رحم کیا سیکڑون بیبیون پر اوسکو درجہ بخشا نقل ہے
کہ ایک درویش بڑے پارسا نیک کار تھے لیکن نہایت مفلس اور ناچار اونکی
روزی کا دروازہ تنگ تھا بی بی اونکی ہمیشہ گھر کے خرچ اخراجات کیواسطے
تقضیہ کرتی وے بیچارے اس سبب سے اکثر پریشان خاطر رہتے اپنی تکلیفات پر
صبر کرتے ایک روز اس ارادے سے باہر نکلے کہ کسی کی مزدوری کرکے کچھ لاؤن تو بی بی کے جھگڑے

رہائی پاؤن بازار مین جاکر جہان مزدور اکٹھے ہوکر کھڑے رہتے تھے اونھین جا ملے لوگ آئے اون مزدورونکو اپنی اپنی احتیاج کے موافق لیگئے انکو کسی نے نہ پوچھا ایک پہر جب اسی انتظاری مین گذر گیا اور کوئی اونکی طرف نہ آیا ناچار ہوکر مسجد کو چلے گئے وہان جاکر ایک گوشے مین بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت مین مشغول ہوگئے جب دن آخر ہوا گھر مین آئے بی بی نے مزدوری کے پیسے طلب کیے جواب دیا کہ جسکے یہان مین نے محنت کی ہے اوسنے وعدہ کیا ہے کہ آج اور کل کی مزدوری اکٹھا دونگا ناچار ہوکر مین چلا آیا کل دونون دن کے پیسے انشاء اللہ تعالیٰ لاؤنگا بی بی اور لڑکے اور خود فاقہ کھینچکر رہگئے صبح کو اوٹھتے ہی نماز فجر کی ادا کرکے بازار کو گئے ایسا اتفاق ہوا کہ اوسدن بھی کسی نے انکو نہ بلایا بہت دیر تک مزدورونکے مقام مین رہے جب ناامید ہوئے ناچار ہوکر اوسی مکان مین جہان اگلے دن عبادت کی تھی گئے اور حق سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت مین مصروف ہوئے شام کو گھر آئے بی بی نے اونسے پوچھا کہ پیسے کہان جواب دیا کہ جس شخص کے گھر مزدوری کرتا ہون وہ شخص بڑا داتا اور سخی ہے اوسکی خوبیونکو دیکھکر مزدوری مانگنی اور پھر اوسکے واسطے اوس سے ضد ضد کرنی مناسب نجانا تاحیا کو کام فرمایا اے بی بی آج کے دن بھی مجھے معاف کرو بری باتین نہ سناؤ کل تینون دنکی مزدوری اللہ چاہے تو ملے گی بی بی دل ہی مین پچھتا کر چپکی ہو رہی لڑکے بالون سمیت سب بھوکے سو رہے جب صبح ہوئی نماز ادا کرکے پھر وے بازار کو گئے اور جی مین سوچنے لگے اور بہت غم اور غصہ کھانے لگے کہ اگر آج کچھ نہوا اور مزدوری نہ ملی تو شام کو بی بی سے کیا عذر کرونگا اور کیونکر اوسکے طعن و تشنیع سہونگا اوسدن بی بی نے تینون دنوکی مزدوری کے پیشونکے واسطے ایک تھیلی بیان کی جو دینے کی تھی وے بیچارے گئے ہاتھ مین تھیلی لیے مزدورونکے مقام مین منتظر کھڑے رہے کہ کوئی بلاوے تو جاؤن وقت پر لوگ آئے اور ونکو لے گئے یہ وہین کے وہین کھڑے رہگئے

کوئی انکی طرف متوجہ نہوا آخر ناچار ہوکر دل مین کہنے لگے کہ آج تیسرا دن ہے کسی نے مجھے مزدوری کو نہ بلایا اب بیفائدہ کیون یہان اپنی اوقات کھوؤن بہتر یہ ہے کہ چلکر اسی مکان مین اپنے معبود حقیقی کی جناب مین سر جھکاؤن اور اوسی سے اپنا مطلب لی اور راز نہانی عرض کرون یہ سوچ سمجھکر وہان سے اوسی مقام پر آئے اور عبادت مین مشغول ہوئے پھر جب شام ہوئی تو دل مین خیال کیا کہ آج ایک حیلہ کیا چاہیے کہ جس سے بی بی کے طعنے سے بچے اوس تھیلی کو بالو سے بھر کر ہاتھ مین لے لیا کہ جب گھر مین بی بی کھولیگی یہی کہونگا کہ اوس شخص نے جسکے یہان مین کام کرتا ہون بڑی دغا کی جو میری تھیلی کو بالو سے بھر دیا آج تم صبر کرو کل مین اوس سے سمجھونگا اور کئی دن کے پیسے کھرے کھرے بھر لونگا اسمین آج کا روز ٹل جائیگا کل کو اللہ کریم ہے یہی منصوبہ کر کے تھیلی بالو سے بھر لی اور گھر مین آئے جو نہین گھر مین داخل ہوئے کیا دیکھتے ہین کہ بی بی بہت خوش بیٹھی ہین لڑکے بالے کھا پی کر آسودہ ہوکر کھیل رہے ہین پوچھا کہو بی بی کیا ہے آج تمکو بہت خوش پاتا ہون کہنے لگین کہ تم سچ کہتے تھے کہ وہ شخص جسکے یہان مین کام کرتا ہون بڑا سخی اور با مروت ہے کئی گھڑی ہوگی کہ اوسنے ایک بوڑھے کے ہاتھ ایک تھیلی بھیجدی تھی بوڑھے نے دروازے پر آکر دستک دی مین نے پوچھا کون ہو کہا کہ تمہارا شوہر جسکے یہان کام کرتا ہے اوسنے اونکی مزدوری کے پیسے تھیلی مین بھر کر بھیجے ہین اسکے لیے دیکر تھیلی میرے حوالے کی اور آپ چلا گیا مین نے جو تھیلی گھر مین لاکر کھولی تو دیکھتی کیا ہون کہ اوسمین چھ سو اشرفیاں بھری ہین ایک اشرفی خورد کرکے کھانے کا اسباب بازار سے لائی یہ بات سنتے ہی وہ مرد بزرگ رو پڑا اور ہزارون زبان سے اوس مالک دوجہان اور خالق کون و مکان کی حمد و ثنا کرنے لگا بی بی نے پوچھا سچ کہو یہ ماجرا کیا ہے بزرگ نے تمام حقیقت اون تینون دنونکی جو

بیان کی اور کہا کہ تمھاری خفگی کے خوف سے مین نے آج ایک حیلہ ٹھہرا کر اوس تھیلی کو
بالوسے بھرا تھا اوس خداوند بے ہمتا نے مجکو سرفراز کیا اپنے خزانہ غیب سے اِس
نالائق کو مالدار بنایا ایسا خداوندا وسکے سوا اور کون ہے کہ تھوڑی مزدوری مین بہت سا
انعام دے بی بی نے اوس تھیلی کو جو کھولا جواہر بیش قیمتی سے بھرا پایا دو چند خوشی
ہوئی شکر گذاری دل وجان سے ادا کی نقل ہے کہ بنی اسرائیل مین تین بھائی
تھے باپ اونکا بہت بوڑھا بڑے بھائی نے دونون بھائیون سے کہا کہ باپ کی
خدمت مین مجھے رہنے دو تم دونون گھر بار سنبھالو کچھ کھانے اور کپڑے کو جو ضرور ہو
مجکو دیا کرو جب باپ مرجاوے اوسکا ترکہ بھی تمھین دونون بانٹ لیجیو یہ بات
سنکر دونون خوش ہوئے عیش وعشرت کرنے لگے وہ باپ کی خدمت مین مشغول
ہوا بعد چند روز کے اوسکا باپ مرگیا جو مال واسباب تھا دونون بھائیون نے
بانٹ لیا بڑے نے کہا جس طرح باپ کے جیتے ہماری اور ہمارے لڑکے بالون کی
خبر لیتے تھے لیا کرو اونھون نے نہ سُنا ناخوش ہوکر اوسے جواب دیا یہ بیچارہ بڑی
حیرانی مین تھا رات کو سوتے ہوئے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص اوسکو کہتا ہے
کہ فلانے مقام مین سو دینار سونے کے گڑے ہین نکال لے یہ خواب وخیال سمجھ کر
خاطر مین نہ لایا پھر دو رات پیہم اوسنے یہی خواب دیکھا تیسرے دن صبحکو اوٹھکر
وہ جگہ کھودی وہان وہ دولت پائی چورونکے حوالے کیا چورونے بازار سے
ایک مچھلی منگوائی پیٹ چیرا تو جواہر کی تھیلی نکلی پھر اوسنے خواب دیکھا کسی نے
کہا اے یار یہ دولت دنیا کی تجکو ملی آخرت مین اس سے بہتر اور زیادہ پاویگا
یہ سب عوض اوسکا ہے جو تونے باپ کی خدمت مین دُکھ اوٹھایا ہے بھائیو
یقین جانو کہ وہ ایسا ہی خاوند ہے کہ کسی کی محنت کو برباد نہین کرتا اور جو
کوئی اوسکی خدمت اور عبادت اخلاص سے بجا لاتا ہے اور سب طرف سے آس توڑکر

اوسکی طرف دل سے رجوع ہوتا ہے پل مارتے وہ صاحب اوسکو ہر طرف سے بے نیاز
کردیتا ہے دین اور دنیا کی مرادین اوسکی برلاتا ہے پس اب تمکو لازم ہے کہ اپنی جان ومال
سے اوسکی تابعداری مین حاضر ہو سوائے اوسکے دوسرونکی طرف دل نہ لگاؤ اوسی کے
قبضہ قدرت مین سبھی ہین مجبور فرش سے عرش تک کل ہین مقہور بھلا جو خود ناچار ہو وہ
دوسرے کی ناچاری مین کیا کام آوے اور جو خود بے بس ہو وہ اورونکو کیونکر بچاوے گرہوا
کس گردن کو اوٹھاتا ہے سوتا ہوا کیمین سو تمکو جگاتا ہے سوچکر دھیان لگاؤ شرک
چھوڑو بدعت سے باز آؤ نقل ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا جب وہ مرگیا
بیٹون نے باپ کے ترکے کو آپسمین بانٹ لیا ایک حویلی رہ گئی اوسمین جھگڑا ہوا اوس
حویلی سے آواز آئی اس مکان کے واسطے بیفائدہ قضیہ کرتے ہو ناحق درمیان مین لاتے ہو
میرا احوال پہلے سن لو پھر جو جا ہو سو سمجھو آگے مین ایک آدمی تھا تین سو برس کی میری عمر
ہوئی بعد مرنے کے تین سو برس قبر مین رہا پھر ایک شخص نے میری مٹی سے اینٹین
تیار کرکے حویلی بنائی سو تین سو برس گذرے کہ مین اس حویلی کی دیوار مین لگا ہون
ابتک بھی اوسی جان کندنی کی سختی مین پڑا ہون گور کے عذاب سے مخلصی نہین
ہوئی یہان کی مصیبت اور بیقراری نہین گئی اب اس احوال کو میرے دیکھو اور
گوش دل سے سنو اگر کچھ بھی خوف الہی رکھتے ہو تو اس جھگڑے سے باز آؤ وہ کام کرو
کہ جس سے دین کی مشکل آسان ہو گور اور قیامت کی تکلیف سے بچو یہ آواز
سنتے ہی اونکے ہوش گئے قضیہ بھولے دل اور جان سے اللہ تعالے کی
تابعداری مین لگے اہل معرفت کہتے ہین کہ عوام کے بت تین ہین محبت پیٹ کی
خواہشونکی محبت فرج کی خواہشونکی محبت زن و فرزند کی اور خواص کے بھی بت تین ہین
مال کی محبت جان کی محبت ظاہر کی آرائش کی محبت سوا ان بت جو سبکا سردار ہے
نفس کا فر ہے کہ اَلنَّفْسُ ھِیَ الصَّنَمُ الاَکْبَرُ اسیواسطے فرمایا ہے کہ جہاد کرو نفس کافر سے

جہاد اکبر ہے حضرت علی مرتضیٰ علی علیہ السلام سے یہ قول مشہور ہے رجعنا من جہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر کافر ظاہر تو تلوار مار سکتے ہین نفس کافر کہ چھپا دشمن ہے اوسکا مارنا بہت دشوار جانتے ہین بے توفیق ایزدی مارا نہین جاتا اس کلام سے معلوم ہوا کہ کافر ظاہر بت پرست ہین اور ہم باطن ہین اونکا بت ظاہر ہے ہمارا چھپا تو اب ہم بھی لائق ہین تبخانہ اور زنار کے نہ قابل ہین جبہ و دستار کے مردوہ ہے کہ ان بتون کو چھوڑے اور اس زنار کو اور تبخانے کو توڑے تب مسلمانی کے دعوی مین پورا ہووے اور محبت کی راہ پر استقامت پاوے الٰہی ہمکو اور سب مومنونکو اپنی فرمانبرداری کی توفیق دے اور بڑے کامون سے بچا کہ نفس اور شیطان کے وسوسے سے نجات پاوین شرع کی اچھی سیدھی راہ پر چلے جاوین آمین یا رب العالمین حرمت سے نبی صاحب اور اونکی آل اور اصحاب کی اجمعین

تئیسوان باب ابو شحمہ کے احوال کے بیان مین

کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جسکا نام عبد اللہ عرف ابو شحمہ نہایت خوبصورت اور نیک سیرت بڑے خوش آواز اور اپنے ہمجولیون مین ممتاز قرآن شریف کو اس قرأت سے پڑھتے تھے کہ بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کو جب قرآن مجید کے سننے کا شوق ہوتا تو اونسے سنتے نہایت محفوظ رہتے اتفاقاً وہ بیمار ہوئے حضرت عمر نے اونکی شفا کے واسطے شافی حقیقی کی نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا اس دکھ سے مخلصی پاوے تو ایک مہینے کے روزے اللہ تعالی کے واسطے رکھون حق سبحانہ تعالی نے اپنا فضل کیا اوس بیماری سے شفا دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نذر ادا کی جب صحیح اور تندرست ہوئے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک پر تشریف لے گئے شہر مین خبر دی کہ جسکو قرآن شریف

کے سننے کا شوق ہووے آوسے بہت سے آدمی جمع ہوئے ابو شحمہ نے تلاوت شروع
کی ہر طرف سے شاباش و مرحبا کی آواز آئی اونکی قرأت نے لوگون کے دل مین اثر کیا
کہ اللہ تعالےٰ کا خوف دلون پر چھا گیا آنکھون سے آنسو نکل پڑے اپنے گناہون کے
ڈر سے رونے لگے بعد فراغت کے اصحابون سے رخصت ہو کر گھر کی طرف سے چلے
راہ مین ایک یہودسے ملاقات ہوئی وہ بڑا طبیب مشہور تھا کہنے لگا اے ابو شحمہ
تم ابھی بیماری سے اوٹھے ہو رنگ زرد ہو رہا ہے آج حضرت صلعم کے روضہ
تمنے قرآن پڑھا لوگون کو اپنی قرأت سے خوب رولایا اگر اسی طرح محنت کیا کروگے
تو پھر اولٹے بیمار پڑوگے تمھارے حق مین ایک صلاح مین نے ٹھہرائی ہے اگر سنو
تو کام آوے ابو شحمہ نے کہا بیان کرو کیا کہتے ہو اوسنے کہا کہ میرے گھر چلو ایک دو پیالے
شراب کے پیو بیماری کی افسردگی جاوے طبیعت کو سرور حاصل ہووے بدن مین
قوت مزاج مین فرحت آوے پھر یہ بیماری کبھی عود نہ کرے رنگ روپ بڑھ جاوے
ابو شحمہ یہ سنکر کہنے لگے نعوذ باللہ سنہا مین حضرت عمر کا بیٹا ہون اللہ تعالیٰ کی نافرمانی
کیونکر کرون اگر یہ حال تیرے بہکانے کا اپنے باپ سے کہدون تو اسی وقت تجھپر
آفت آوے کہ جان بچنی مشکل پڑے تب اوسنے بہت عاجزی اور انکساری سے
کہا اور یون سمجھانے لگا کہ مین تمھارے بھلے کو کہتا ہون دوستی کی راہ سے یہ دوا بتاتا ہون
طبیب ہون جو تمھارے حق مین بہتر ہو اور تمکو فائدہ کرے دہی کہتا ہون اگر شراب کا
خیال ہے تو ایک دوا ایسی اوسمین ملا دونگا جسمین مطلق نشا نرہے فائدہ ملے
غرض اسی طرح کی باتون سے پھسلایا اور شیطان نے بھی دل مین وسواس ڈالا کہ
اونکے دل مین رغبت ہوئی اوسکے ساتھ اوسکے گھر گئے اوسنے کئی پیالے شراب کے
پلائے جب نشا چڑھا گھر سے باہر کردیا شیطان آدمی کی صورت بنکر گمراہ کرنیکو حاضر
ہوا ابو شحمہ سے کہا ایسی حالت مین گھر جانا مناسب نہین چلو میدان کی طرف سیر کر دیکھو

نشہ اوترے تب جائیو بنی نجار کا ایک باغ مشہور ہے اونہین وہان لے گیا اوس
باغ مین ایک خوبصورت عورت سوتی تھی ابو شحمہ کو مستی کی حالت مین شہوت کا جوش
آیا لپٹ کر بوسہ لیا عورت کی جو آنکھین کہلین مکان خلوت کا اور جوان حسین پاکر
چپکی ہورہی ابو شحمہ نے اوس سے فعل بد کیا شیطان نہایت خوش ہوا بعد اسکے
جب ابو شحمہ کو ہوش آیا نشہ جاتا رہا اپنی اس نالائق حرکت پر بہت سے نادم ہوئے
توبہ استغفار کرنے لگے عورت سے کہا اے عورت شیطان کے وسواس سے یہ حرکت
بد مجھسے ہوئی لیکن تجھ سے یہ امید رکھتا ہون کہ اس بات کو کسی سے نکہے مجھے
ذلیل اور رسوا نکرے بہت منت و معذرت کرکے گھر گئے رات بھر نیند نہ آئی
نالہ و زاری مین کاٹی خدا کی جناب مین توبہ و استغفار کرتے رہے اپنی اس حرکت پر
خجالت اوٹھاتے رہے ایسا اتفاق ہوا کہ اوس عورت کو حمل رہ گیا بعد مدت کے
لڑکا جنی اپنے بیگانے کے طعنے تشنیع سے بڑی فکرمند ہوئی کہ اب کیا کرون کیونکر
چھپاؤن آخر یہ سوجھی کہ جسکا نطفہ ہے اوسکے باپ پاس ظاہر کردن جس وقت حضرت
عمر رضی اللہ عنہ مسجد مین بیٹھے وعظ کر رہے تھے وہ عورت لڑکے کو گود مین لیے ہوئے
آئی اور کہنے لگی اے خلیفہ برحق یہ لڑکا تمھارے بیٹے کا نطفہ ہے حضرت نے پوچھا
حرام سے یا حلال سے اوسنے کہا حرام سے اور میری اس بات مین کچھ تقصیر نہین یہ
کلام سنتے ہی حضرت عمر کے چہرے کا رنگ اوڑ گیا پوچھا اے عورت تو اس بات پر
قسم کرسکتی ہے اوسنے کہا البتہ سچ بات مین کیا ڈر ہے اوسیدم حضرت عمر اوٹھ کھڑے
ہوئے گھر مین گئے ابو شحمہ کھانا کھاتے تھے باپ کو غصے مین دیکھکر کانپ اوٹھے کہا
اے باپ خیر تو ہے اسقدر غضبناک چہرہ آپکا کیون بنا ہے حضرت نے فرمایا جلد کھا لے قیامت کا
سفر تجھے درپیش ہے پوچھا کیا سبب فرمایا تو فلانی تاریخ جناب رسالت مآب کے
روضہ مبارک مین قرآن شریف کی تلاوت کرکے کدھر گیا تھا سچ بیان کر اونھون نے کہا کہ

جب میں قرآن شریف کی تلاوت سے فراغت کر چکا گھر کی طرف روانہ ہوا راہ میں
فلانے یہودی سے ملاقات ہوئی بہکا کر اپنے گھر لے گیا پھسلا کر اوسنے شراب پلائی
اوسی بیہوشی کی حالت سے ایک باغ میں پہونچا وہاں ایک عورت سوتی تھی شیطان
اور نفس کے ورغلانے سے فعل بد اوسکے ساتھ مجھ سے صادر ہوا پھر توبہ اور استغفار
کرکے گھر میں آیا اوسی ندامت اور خجالت میں ڈوبا رہتا ہوں اوس غفور رحیم سے
معاف اور مغفرت چاہتا ہوں رات دن آہ وزاری کرتا ہوں حضرت عمرؓ نے یہ
باتیں سنکر سر کے بال پکڑ لیے اور خونی کیطرح گھسیٹتے ہوئے گھر سے باہر لائے فرمایا
تونے تابعداری نفس و شیطان کی اختیار کی اوس پاک پروردگار کی حکومت اور
جبروت کی حقیقت دل سے بھلا دی اس مقدمے میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی بیگانی
عورت سے حرام کاری کرے وہ سو درے کھاوے قولہ تعالی اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ
وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ ط ابو شحمہ نے کہا اے باپ میں اللہ تعالی کے حکم سے تابع
ہوا ہوں جو چاہو سو کرو مگر لوگوں کے سامنے لیجا کر ذلیل اور رسوا نہ بناؤ فرمایا اے
بیٹے تونے اللہ تعالی سے شرم نہ کیا قیامت کی رسوائی سے کچھ نہ ڈرا اب یہاں کی
رسوائی سے کیوں ڈرتا ہے اللہ تعالی یوں فرماتا ہے سزا چاہیے زانیونکو مسلمانوں کے
سامنے ابو شحمہ چپ ہو رہے حضرت عمرؓ اونکو مسجد کے دروازے پر لائے شہر میں غل پڑا
سب نے اس ماجرے کو سنا ہر ایک کو ابو شحمہ کے ساتھ محبت دلی تھی روتے پیٹتے وہاں
حاضر ہوئے حضرت عمرؓ کی خدمت میں منت عرض کرنے لگے ابھی تھوڑے دن ہوئے
جو حضرت رسالت مآب کی جدائی سے ہمارے دلوں پر صدمہ گذر چکا ہے اوس
غم سے نجات نہیں پائی اب یہ غم تازہ کیونکر برداشت کرینگے بہتر یہ ہے کہ
ابو شحمہ کے واسطے جو سزا ے شرعی مقرر ہو ہم سب کو تھوڑا تھوڑا دیجیے لیکن اونکو
اس مصیبت سے رہائی بخشیے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اگر ایک کے بدلے دوسرے پر

سزا لینی مقرر ہوتی تو البتہ مین مانتا بلکہ آپ مین اس مصیبت کو اختیار کرتا ہون بات خلاف
شرع مین کیونکر کرون اللہ اور رسول کے حکم سے کس طرح سر پھراؤن ہر چند لوگون نے
بہت کچھ کہا اور سمجھایا حضرت عمرؓ نے ایک نہ سنی کسی کی نمانی ابو شحمہ کا بدن ایسا نازک
تھا جیسے گلاب کا پھول افلح نام جلاد کو حکم کیا کہ کپڑے انکے بدن سے اوتار نے ننگا کر
کوڑے مارے جلاد نے رو کر عرض کیا ایسے نازک بدن پر کیونکر کوڑے
مارون فرمایا کہ اللہ اور رسول کے حکم بجالانے مین کسی پر رحم کرنا مناسب نہین اپنا ہو
یا بیگانہ تو حکم بجالا ایسے پر مت رحم کر افلح نے ناچار ہو کر کوڑے مارنے شروع کیے
ابو شحمہ تاب نہ لا سکے کئی کوڑے لگتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے لوگون نے یہ حال دیکھکر
نالہ اور فریاد مچایا اونکی سیرت اور صورت پر بہت غم کھایا ہاتف غیب نے آواز دی
احسنت احسنت یا عمرؓ یعنی اچھا کیا تو نے اے عمر وہان سے پھر کر گھر مین آکر اپنی
استقامت پر دوگانہ شکر ادا کیا کتنے دن بعد جب ابو شحمہ مرے حضرت عمرؓ نے
خواب مین دیکھا کہ وے بہشت مین داخل ہوے ہین وہان کے زیب و زینت کے
اسباب سے آراستہ ہو کر بادشاہون کی طرح تخت پر بیٹھے ہین جواہر کا تاج سر پر
دھرا ہے حورین خدمت کو کھڑی ہین تمام نعمتین بہشت کی اونکے پاس دھری ہین
باپ کو دیکھکر سلام علیک کیا اور کہا کہ اللہ تعالے کی رحمت تمپر ہو جیو کہ مجھے قیامت
کی رسوائی اور یہان کے عذاب سے آپنے بچایا تھا اب میرا یہ رتبہ ہوا کہ جناب
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ہمیشہ بآرام تمام رہتا ہون کسی طرح کا
غم نہین بڑی خوشی اور نہایت چین سے گذران کرتا ہون اب میری طرف سے
انکی خدمت مین بہت بہت سلام کہدینا اور میری راحت اور مغفرت کے احوال سے
اونکو آگاہ کر دینا اے بھائیو سمجھو ہوشیار ہو جاؤ گنا ہونکے کفار کی فکر اسی جگہ
کرلو یہانکی تکلیف برداشت کرو وہان کے عذاب سے بچو دنیا مین برائی اور

بدی کی تدبیر ہو سکے گی آخرت مین سواے سزا اور رسوائی کے تسے کچھ نہ بن پڑے گی
یہانکی پچاس برس کی مصیبت وہانکی پہر بھر کی تکلیف سے نسبت نہین رکھتی یہ تو
کسی صورت سے گذر جاتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے بلکہ بڑھتی جاتی ہے اے
بھائیو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت کا بیان تمنے سنا دل مین سوچو اور یقین جانو کہ
حضرت عمر ایسے عادل تھے کہ دین کے مقدمے مین کسیکی خاطر ہرگز نہ کرتے تھے یہانتک
کہ اپنے محبوب پیارے بیٹے کو سزا دی حد شرعی اوپر جاری کی پھر جو کوئی خلاف شرع کچھ
کام کرے لازم ہے اوسکو کہ دنیا ہی مین اپنے تئین اس گناہ سے پاک کرے جطرح
ہو سکے پہلے دعویدار کو راضی کرے نہو سکے تو توبہ استغفار کرکے جان بچاوے خواہ
حد شرعی اپنے اوپر جاری کراوے کہ آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچے اور
وہانکی شرمندگی اور عذاب سے نجات پاوے اور جسکو عدالت کا مرتبہ حاصل ہو
چاہیے کہ وہ حکم شرعی کے جاری کرنے مین کسیکی سعی سفارش نمانے اور خاطر نہ کرے
اپنے بیگانے کو ایک نظر سے دیکھے تب حضرت عمر کی نیابت کا درجہ پاوے یا اللہ ہمکو
اور سب مومنونکو بدباتوںسے دور رکھیو اور نیک کامون کی توفیق دیجیو بفضلہ وکرمہ

چوبیسوان باب ماتم اور نوحہ کی برائی کے بیان مین

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اَلنِّيَاحَةُ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ
مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ ترجمہ
اور نوحہ کرنا یعنی بین کرکے رونا مردے پر کفر کی رسمون سے ہے اور فرمایا
کہ اگر نوحہ کرنے والی اپنے مرنے کے پہلے توبہ نکرے اوٹھائی جاویگی قیامت کے دن
پہنے ہوئے ازار قطران کی اور پیراہن خارش کا یعنی اوسکے بدن مین کھجلی

پیدا ہوگی پھر ملا جائے گا اوسپر قطران وہ ایک قسم کا تیل ہوتا ہے جس سے چراغ جلاتے
ہین اسواسطے کہ اس سے سوزش اور جلن بدن مین زیادہ ہووے اور جس طرح
دنیا مین وہ اپنے منھ کو پیٹتی اور نوچتی تھی اور کپڑے پھاڑتی تھی وہان بھی ایسی ہی
مصیبت مین گرفتار ہوگی کہ اپنے فعل کے مناسب سزا پاوے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہین لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ
ترجمہ لعنت کی رسول اللہ صلعم نے بین کرنیوالی اور سننے والی پر یعنی جو نوحہ کرے اور جو
اوسکو خوشی سے سُنے اور اوسپر راضی رہے اور اکثر یہ فعل عورتون سے صادر ہوتا ہے
اِسواسطے اونکو فرمایا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس میت کے گھر مین بین کرنیوالی
عورت ہو اوسکے یہان مرنے کے دن کھانا بھیجنا درست نہین جسنے کھانا دیا گویا اوسنے
بُرے کام مین مدد کی مگر بغیر بین کے غم کرنا اور آنسو بہانا جائز ہے اور حدیث شریف
مین آیا ہے کہ ملک الموت مرنے کے بعد ماتم کرنے والون یعنی چھاتی منھ پیٹنے والون
اور کپڑے پھاڑنے والون اور بال کھولنے اور نوچنے والون سے پوچھین گے اِسقدر
غضب اور غصہ تمھارا کسکے اوپر تھا اگر اللہ تعالی کی قضا اور حکم سے ناراض تھے تو
کافر ہوئے اگر مجھپر خفا ہو تو بیجا ہے کہ مین تابعدار ہون مالک کے حکم سے آتا ہون اور اوسکی
ملک پر تصرف کرتا ہون جبتک دنیا قائم ہے یہی حال رہیگا کسی کا رونا پیٹنا غم کرنا کام
نہ آویگا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی
الْجَاہِلِیَّۃِ ترجمہ نہین ہے ہم سے یعنی ہمارے طریقے سے خارج ہے
جسنے پیٹا رخسارون کو اور پھاڑا گریبانون کو اور پکارا یعنی نوحہ کیا کفر کی
رسم پر اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ جب خبر پہونچی پیغمبر خدا صلعم کو
زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے جہاد مین

شہید ہونے کی حضرت مسجد میں غمزدہ ہو کر بیٹھے ہیں دیکھتی تھی دروازہ کی دراز سے
ایک شخص آیا اوسنے حضرت صلعم سے عرض کی کہ عورتیں جعفر کی چلا کر روتی ہیں فرمایا اوسکو
حضرت نے کہ منع کرے وہ شخص گیا اور پھر آیا کہ وے عورتیں کہا نہیں مانتیں حضرت نے
پھر فرمایا کہ جا اور باز رکھ اونکو ایسی بیجا حرکت سے وہ جا کر پھر آیا اور عرض کیا کہ وے
نہیں سنتیں اور میری بات کو خیال میں نہیں لاتیں فرمایا حضرت صلعم نے کہ جا اور
ڈال دے اونکے منھوں میں خاک اِن حدیثوں سے یوں معلوم ہوا کہ مصیبت پڑنے
میں یا کسیکے مرنے میں نوحہ کرنا اور سر منھ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال نوچنے اور جو
رسم کفار کی ہیں اونکو عمل میں لانے مناسب نہیں ان سب کاموں سے آدمی گنہگار ہوتا ہے
اور بزرگوں نے لکھا ہے کہ کھانا بھیجنا میت کے گھر خویش و اقربا اور ہمسایہ کو پہلے دن مکروہ
نہیں بلکہ مستحب ہے اگر وہاں بین کرنیوالی عورت ہو پھر دوسرے دن مکروہ ہے اور
وہ کھانا کھانا اہل مصیبت کے سوا دوسروں کو مکروہ ہے پس مصیبت پڑنے میں
مسلمانونکو چاہیے کہ صبر اختیار کریں ہرگز کوئی کلام گلے شکوے کا زبان سے
نہ نکالیں وہ مصیبت اور غم کسی کا ہو نبی یا ولی اپنے بیگانے کا اور ان رسموں میں
ہندوستان کی عوام عورتیں خصوصًا بہت دلیر اور بے پروا ہوتی ہیں مصیبت
کے وقت ایسے کلام منھ سے نکالتی ہیں اور ایسی حرکتیں عمل میں لاتی ہیں جیسے
کافر ہو جاتی ہیں اے بھائیو خبردار رہو ہرگز ایسی باتیں منھ سے نہ نکالو اور ایسے
کام نہ کرو کہ جس سے اللہ تعالی کے نزدیک مردود ہو اور سوائے اس بات کے کسی
طرح کا فائدہ دین کا یا دنیا کا اس عمل میں حاصل نہیں بلکہ مردہ بھی عذاب میں
تمھارے شریک ہو جاتا ہے الٰہی ہمکو اور سب مسلمانوں کو ایسے برے کاموں سے
جو خلاف شرع ہیں دور رکھیو اور مصیبت کے وقت صبر و سکوت عطا فرمائیو
آمین بحرمت محمد مصطفٰے و آلہ و اصحابہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

پچیسوان باب اون الفاظ کے بیان مین کہ جنکے بولنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہی

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ روایت کی گئی ہے ابو ذرؓ سے کہ کہا اونھون نے کہ فرمایا نبی صلعم نے نہین گالی دیتا ہی کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق کہکے اور نہین گالی دیتا ہے کسی کو کافر کہکے مگر رجوع کرتی ہے گالی دینے والے پر جبکہ نہو صاحب اسکا قابل اسکے نکالا اوسکو بخاری نے وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِھَا اَحَدُھُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ اور روایت کی گئی ہے عبداللہ ابن عمرؓ سے کہ کہا اونھون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہے بھائی کو اپنے جو مسلمان ہے ای کافر پس مقرر رجوع کریگا یہ کلمہ ایک پر اون دونون کے نکالا اوسکو بخاری اور مسلم نے اگر کوئی مسلم کسی مسلم کو کافر کہے اور وہ حقیقت مین کافر نہین ہے یا ملعون کہے اور وہ اوسکے لائق نہین تو وہ خود کافر اور ملعون ہوتا ہے اور جسنے اعتقاد کی روسے حرام کو حلال جانا یا حلال کو حرام تو وہ کافر ہے اور جو شخص گناہ کا کام کرتا ہے اور اوسکو کسی نے ڈرایا اوسنے کہا کہ ہم نہین ڈرتے ہین سو وہ کافر ہوگا اگر کوئی کسی کو کہے کہ اگر تو خدا ہووے تو بھی حق اپنا تجھسے لونگا تو وہ کافر ہوجائیگا ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ خدا کو تو نے ایسا اختیار مین کر رکھا ہے کہ جو تو کہتا ہے سو وہ کرتا ہے تو وہ شخص کافر ہوگا اگر کہے کوئی کسیکو کہ خدا تمپر ظلم کرتا ہے یا کہے کہ کوئی مکان خدا سے خالی نہین اور خدا تعالیٰ اوپر کھڑا ہے یا بیٹھا ہے تو وہ کافر ہوجائیگا اور اگر کوئی کہے کہ ہم پاک ہین ثواب اور عذاب سے تو وہ کافر ہے ایک شخص نے نکاح کیا اور اوس مقام مین

کوئی گواہ حاضر نتھے تب کہا اوسنے خدا اور رسول کو گواہ کیا یا فرشتے کو تو وہ کافر ہے
اور کافر ہوگا جب بیان کرے گا اللہ کی شان پر ایسی چیز کو کہ جو اوسکی شان کے لائق نہین
یا ٹھٹھا کرے اللہ تعالی کے کسی اسما اور صفات پر یا اوسکے احکام پر اللہ کی کسی وعدہ
اور وعید کا انکار کرے یا شریک ٹھہرائے اللہ کا کسیکو یا مقرر کرے اللہ کے واسطے
کسیکو لڑکا یا جورو یا نسبت کرے اللہ کو نادانی یا عاجزی یا نقصان کی طرف
تو ان صورتون مین آدمی کافر ہوجاتا ہے اور اگر کوئی کہے کہ اگر مجھے حکم کرے اللہ
اُس کام پر تو نکرون تو بیشک کافر ہوجاوے اگر کسی کو کہے کہ خدا تیری زبان کے
ساتھ برنہین آتا ہے مین کیونکر برآؤن کافر ہوگا اگر کہے کوئی اپنی جورو سے کہ تو پیاری
زیادہ ہے میرے پاس اللہ سے وہ کافر ہے اور اگر کوئی کہے کہ میرے لیے اوپر اللہ ہی
اور نیچے تم ہو تو وہ کافر ہوگا اور اگر کوئی کہے کہ مین دیکھتا ہون اللہ کو بہشت مین تو یہ
کفر کا لفظ ہے اور اگر کہے کہ اگر اللہ قیامت کے روز حق کے ساتھ حکم کرے تو مین حق
تجھ سے لونگا تو یہ کفر کا لفظ ہے اور اگر کوئی کہے کہ اے پروردگار مجھپر رحمت
کرنے سے قصور مت کر تو یہ لفظ کفر کا ہے جو قت ظلم کرے کوئی ظالم کسی پر اور
وہ کہے کہ اے پروردگار یہ ظلم اس ظالم سے مجھپر مت روا رکھ اگر تو روا رکھتا ہے
تو مین روا نہین رکھتا ہون کافر ہوگا اور کسی شخص نے کہا کہ اے خدا روزی مجھپر
کشادہ کر یا سودا گری جاری کر یا مجھپر ظلم مت کر لکھا ابو نصر الدین دیوسی نے اِس
صورت مین کافر ہوگا اگر کسیکو کہے کہ جھوٹ مت کہو تب وہ کہے کہ جھوٹ کسواسطے ہے
اِس لیے کہ لوگ اوسکو کہین تو کافر ہوگا اگر کہا جائے کسی کو طلب کر رضا مندی
خدا کی وہ کہے مجھے نہین چاہیے یا کہے خدا مجھے بہشت مین داخل کرے تو مین عبادت
کرون یا کہا جائے کسیکو مت نافرمانی کر اللہ کی اگر کرے گا تو بیشک اللہ تعالی تجھے
جہنم مین داخل کرے گا تب اوسنے کہا مین جہنم سے اندیشہ نہین کرتا ہون یا کہا جائے

اوسکو بہت مت کھا پھر بیشک اللہ نہین دوست رکھیگا تجکو پس کہا اوسنے مین زیادہ کھاتا ہون خواہ اللہ دوست رکھے خواہ دشمن پس ان سب صور تو نمین کافر ہوگا اگر اسیطرح پر کسیکو کہا جاوے کہ بہت مت کھاؤ یا بہت مت ہنسو یا بہت مت سوؤ پس کہا اوسنے اتنا کھاؤن اور اتنا سوؤن اور اتنا ہنسونگا کہ جتنا مین چاہون پس کافر ہوگا اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ گناہ مت کرو کیونکہ عذاب خدا کا بہت ہی تب اوسنے کہا کہ عذاب خدا کا مین ایک ہاتھ سے اوٹھا ونگا کافر ہوگا اور اگر کوئی کہے کہ اے ابلیس کام میرا انجام کردے تو جو کچھ کہ کہے گا مین کرونگا مان باپ کو دکھ دونگا اور جو تو نہیں کہیگا نہ کرونگا پس کافر ہوگا اگر کوئی کہے کسی سے کہ اگر چاہے اللہ یہ کام مین تو کرونگا اوسنے کہا مین بے چاہے اللہ کے کرونگا تو کافر ہوگا اگر دیکھا کسی نے کسی شخص کو کہ گناہ کرتا ہے اور کہا اوسکو کہ کیا تو نہین ڈرتا اللہ سے اوسنے کہا نہین تو وہ کافر ہوگا اور اگر کوئی کہے کہ جبتک مین بہت برا رہتا ہون خدا بھی ہمارے ساتھ بہت برا رہتا ہے اور جبتک مین نیک ہوتا ہون خدا بھی ہمارے ساتھ بہت نیک ہوتا ہی پس وہ کافر ہوگا اگر کوئی کہے خدا یتعالی نے میرے حق مین سب نیکی کی ہے بدی مجھ سے ہے پس کافر ہوگا اگر کوئی کسیکو کہے اپنی جورو کے ساتھ تو برا نہ آیا اوسنے کہا کہ خدا عور تونکے ساتھ بر نہین آتا ہی مین کیونکر برا ونگا تو وہ کافر ہوگا اگر کوئی شخص اپنی جورو سے کہے کہ تجھے خاطرداری ہمسایہ کی نچاہیے وہ کہے کہ نہین پھر کہے تجھپر حق شوہر کا نہین ہے وہ کہے نہین پھر کہے کہ تجھپر حق خدا کا نہین وہ کہے نہین تو وہ عورت کافر ہوگی اور جب انکار کرے کوئی قرآن شریف کی آیت کا یا ہنسے کسی آیت پر یا عیب کرے پس ان صور تون مین کافر ہوجائیگا اور جب پڑھے کوئی قرآن کو دف اور بانسلی بجاکے کافر ہوگا اگر کوئی شخص قرآن پڑھے اور دوسرا شخص سنکر کہے یہ کیا آواز طوفان ہے پس تو یہ کفر ہے اور اگر کوئی شخص قدح بھر کر کوئی پینے کی چیز لائے اور اوسکو دیکھکر کوئی کہے کا سًا دِهَاقًا یا کہے فَكَانَتْ سَرَابًا بطور خوش طبعی کے یا کہے تو لنے اور وزن کرنے کے وقت اِذَا كَالُوهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ بطریق مزاح کے یا کہے جس موضع مین لوگ

ایک جگہ پر جمع ہون جَمَعْنَا هُمْ جَمْعًا یا کہے وَحَشَرْنَا هُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا تو ان صورتون مین کافر ہوگا خلاصہ اوسکا یہ ہے جو مقام ایسا ہو کہ وہان کلام اللہ پڑھنا ضرور نہین اوس مقام مین اگر کوئی آیت کلام اللہ کی بطور مزاح و کلام الناس کے پڑھے تو کافر ہوجائیگا اسلیے کہ اوسمین ایک نوع کی حقارت پائی جاتی ہو اور جو جو الفاظ اور کلمات کو جنکے بولنے سے آدمی مرتد اور کافر ہوجاتا ہو اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ اون الفاظ کے سبب جورو بھی اون لوگونکی مطلقہ ہوجاتی ہے یعنی نکاح اوسکا ٹوٹ جاتا ہو بعد اوسکے اگر اوسکی ساتھ بغیر دوہرانے نکاح کے صحبت کریگا تو زنا ہوگا پس مسلمانونکو چاہیے کہ ایسی ایسی باتونسے جنکے سبب سے بے ایمان اور کافر اور جورو مطلقہ ہوجائے بہت پرہیز کرے بلکہ ہرگز اوس بات کے پاس نجائے اور الفاظ کفر کے بہت ہین پاس مقام مین تھوڑے کلمات کہ جنکو عوام الناس بسبب جہالت کے اکثر بولتے ہین لکھدیا کہ معلوم کرین اور ایسے کلمات بولنے سے بچین یا اللہ یا کریم ہمکو اور سب بھائی مسلمانون کو توفیق ایمان کی دے اور کلمات کفر اور فاحشہ سے بچار کھ آمین رب العالمین بحرمۃ سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین

خاتمے مین کئی فصلین ہین اول فصل توبہ کے بیانمین

جاننا چاہیے کہ جس طرح اور بیماری کا علاج مقرر ہے اوسیطرح گناہ کی بیماری کا علاج توبہ ہے جسطرح بدن اور بیماریون سے ناقص ہوتا ہو اوسیطرح ایمان گناہونکی بیماری سے ضعیف و ناقص ہوتا ہو مومن کو چاہیے کہ جب یہ بیماری لگ جاوے فی الفور اوسکو توبہ سے کھودے اللہ تعالی نے فرمایا ہے چوتھے سیپارے مین اِنَّمَا التَّوْبَۃُ عَلَی اللّٰہِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَۃٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ ترجمہ یعنی توبہ کا قبول کرنا اللہ پر ہے واسطے اونکے جو کرتے ہین برے کام نادانی سے پھر پھراتے ہین تھوڑی دیر مین یعنی اللہ تعالی اپنے

وعدے کے موافق مسلمانونکے بُرے عمل سے جو نادانی سے کرتے ہین اور پھر معاف
چاہتے ہین قبل موت کے تو معاف فرماتا ہی اور اوسکے گناہون سے درگذر تاہے سو
مومن کو چاہیے کہ ہر دم کو اپنے دم واپسین سمجھکر جلد یہ کام کرے ہرگز دیری نہ لگاوے
اور غافل نرہے اور جو مسلمان ہے وہ برا کام نادانی ہی سے کرتا ہی یعنی نفس و شیطان کے
وسواس سے نہ شک اور نہ انکار اور عداوت سے جیسا منافق اور کفار کرتے ہین تو
خاوند حقیقی بھی اوسکے بُرے عمل کو جب ہی وہ دل سے رجوع لایا نادم ہوا فوراً
اگرچہ ہزارون طرحکی اوسنے بُرائی کی ہو معاف فرماتا ہے کیونکہ اوس دربار مین اخلاص سے
گڑگڑانا اور اپنے بُرے کامون پر افسوس کھانا اور ان کامون سے باز آنا
خاوند کے ڈر سے بہت پسند ہے اور شارع نے ہر گناہ سے پاک ہونیکے واسطے علیحدہ
علیحدہ علاج مقرر کیا ہے مثلاً اگر کوئی جھوٹھ قسم کھاوے تو اوسکو چاہیے کہ کفارہ قسم کا
موافق حکم شرع کے بجالاوے اگر اوسکے بدلے کوئی ہزار رکعت نماز پڑھے یا مسجد
بنادے قسم کا کفارہ ادا نہوگا اور گناہ صغیرہ کا ہمیشہ کرنا بھی دل کو سیاہ کرتا ہے
کیونکہ صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہوتا ہے سو جو کوئی ایمان کا نور رکھتا ہی وہ خوب جانے
کہ جو گناہ کرنے یا دیکھنے یا سننے یا خیال کرنے کا اس سے صادر ہوتا ہے اوسمین
اوسکا مرتبہ ناقص ہوتا ہے اور اللہ کے دشمن سے اور اوسکے بُرے
مکان سے نزدیکی کا سبب ٹھہرجاتا ہے اور دشمن اوسکا شیطان ہے
اور بُرا مکان دوزخ اور واسطہ دوری کا ہوتا ہے اوسکے دوست سے اور اوسکی
اوسکی رضامندی کے مکان سے دوست اوسکا پیغمبر خدا صلعم اور رضامندی کا
مکان بہشت اور جانو کہ توبہ کہتے ہین اوسکو کہ باز آوے آیندہ کے گناہون سے
اور اوس سے چھوٹنے کی تدبیر کرے اور پشیمانی کھینچے گذرے گناہونپر اور علامت
اوسکی ہمیشہ غم اور اندوہ مین کاٹنا اور اپنے احوال پر گریہ وزاری کرتے رہنا ای بھائیو

اگر تمہارا لڑکا بیمار ہو اور ایک کافر طبیب تمسے کہے کہ یہ بیماری بہت سخت ہی اندیشہ
ہلاک ہونے کا ہے تو کس قدر تمہاری جان مین بیقراری اور فکر لاحق ہوگی کہ خواب
وخورش تمکو حرام جائے گی پھر معلوم ہے کہ اپنا نفس زیادہ عزیز ہے فرزند سے
اور اللہ اور رسول زیادہ سچے ہین طبیب کافر سے اور عاقبت کی خرابی کا
ڈر زیادہ ہے فرزند کی موت سے اور اللہ تعالی کا غضب نافرمانی کے
سبب زیادہ ہے موت کے ڈر سے بیماری کے باعث سو ان باتونکو جو لحاظ
نکرے اور گناہون سے باز نہ آوے تو یقین جانو کہ اوسکے ایمان نے گناہ کی
بیماری سے نجات نہین پائی جتنا گناہونکی آگ بھڑکے گی اوتنا ہی اثر اوسکا
ایمان کے جانے مین زیادہ ہوگا پھر جانو کہ گناہ دو قسم ہے ایک حق اللہ تعالی کا جیسا
نماز نہ پڑھنی زکوۃ ادا نہ کرنی وہ معاف ہوتا ہے اس طریق سے جو اوپر بیان
کیا گیا دوسرا حق عباد ہے جیسا کسیکا مال چوری سے لینا یا غصب سے لینا
غصب کہتے ہین ظاہر مین لینا بغیر حق کے یا کسی پر ظلم کرنا دکھ دینا قتل کرنا وغیرہ
ان گناہونسے بدون ادا کیے اس مال کے یا بدلا دیے یا بغیر راضی کیے مدعی کے
مخلصی نہین طریق توبہ کا کیمیای سعادت مین یون لکھا ہے کہ اوسمین آٹھ کام کرنا چاہیے
چار دل سے علاقہ رکھتا ہے توبہ کرنا دل کی مضبوطی سے آیندہ کو ہرگز اوس کام کا قصد
نہ کرنا اوسکے بازپرس سے ڈرتے رہنا اللہ تعالی جناب سے معاف کی امید رکھنی چار
کام جسم سے علاقہ رکھتا ہے پہلے وضو کرکے دو رکعت نماز متوجہ ہوکر ادا کرنی پھر ستر
مرتبہ استغفار کرنی پھر سو دفعہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھنی اور اپنے مقدور کے موافق
کچھ صدقہ دینا اور ایک روز روزہ رکھنا اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ گناہون پر ہٹ
رکھنی اور توبہ نکرنے کے کئی سبب ہین پہلا یہ سبب ہی کہ لوگ آخرت پر ایمان نہین رکھتے
یا اوس مقدمے مین شک رکھتے ہین دوسرا سبب شہوت اونپر ایسی غالب ہی کہ

اوسکو چھوڑ نہین سکتے اور اوسکی لذت مین ایسے معروف ہو رہے ہین کہ
عاقبت کا ڈر دل سے جاتا رہا اکثر آدمی اسی شہوت کے پھندے مین پڑے ہین اور
شہوت کے معنی خواہش نفسانی سو وہ کئی طرح پر ہوتی ہے پیٹ کی فرج کی دولت کی
مکان کی لباس کی تیسرا سبب آخرت کے معاملہ کو وعدہ پر اور دنیا کی لذت کو نقد سمجھتے
سمجھتے ہین اور آدمی کی طبع نقد پر مائل ہوتی ہے چوتھا سبب جو مومن ہے قصد توبہ کا
رکھتا ہے مگر توقف مین پڑا ہے ہر روز یہی کہتا ہے کہ آج یہ کام کرون تو کل توبہ ضرور
کرونگا پانچوان سبب سمجھتا ہے واجب نہین کہ گناہ جہنم مین پہونچاوے شاید معاف
ہوجاوے سو لوگ بعضے ایک سبب کے باعث بعضے زیادہ سببون سے توبہ نہین
کرتے عاقبت کو اپنی نہین سنوارتے اب یہان سے حدیثین جو اس باب کی ہین
شروع ہوئین فرمایا حضرت صلعم نے یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ
اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رواہ مسلم ترجمہ اے آدمیو توبہ
کرو رجوع لاؤ اللہ کی طرف تحقیق مین توبہ کرتا ہون اللہ کی طرف ہر روز سو بار
بعضے علما نے کہا ہے کہ حضرت کا توبہ کرنا امت کے غم اور اندوہ سے تھا کیونکہ آپکے
اول اور آخر کے حال سے خبردار تھے اونکے حق مین استغفار اور امرزش گناہونکی
چاہتے تھے بعضے کہتے ہین کہ حضرت کا مشغول ہونا امت کی صلاحیت کے
کاروبار مین جیسا نصیحت اور وعظ اور تعلیم احکام شرع اور اپنی کھانے پینے
اور اپنے متعلقونکے ساتھ معروف رہنے اور اعداء دین سے لڑائی کے بند و بست
کرنے مین جسقدر اوقات آپکی صرف ہوتی تھی تو اون کامونکو اس مقام اعلیٰ سے جو
اللہ تعالیٰ کے ساتھ تفرد ہوتا تھا اور قلب اونکا ماسوی اللہ سے خالی ہوجاتا تھا کم سمجھکر
استغفار فرماتے تھے اگرچہ وے کام فرمانبرداری ہی کے تھے مگر وہ جمعیت اور حضور جو اعظم
عبادات ہے اسمین کہان اور صوفیہ کہتے ہین کہ یہ صفوت ترقی انوار کی ہے کہ آپکے قلب مین ہر ساعت

اوس نور کی ترقی ہوتی ہے اور مرتبہ قرب کا بڑھتا جاتا تھا تو پچھلے مرتبے پر اوسے حجاب
سمجھ کر استغفار فرمایا کرتے تھے اور اگلے مرتبے پر شکر بجالاتے تھے اسی طرح درجے بڑھتے
چلے جاتے تھے اور وہانکے درجے بیشمار ہین حد سے باہر عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ
فَسْئَلُوْنِیْ الْھُدٰی اَھْدِکُمْ کُلُّکُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَسْئَلُوْنِیْ اَرْزُقْکُمْ وَکُلُّکُمْ
مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلَی مَغْفِرَۃٍ فَاسْتَغْفَرَنِیْ
غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ
وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ
بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا
عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ
اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ
فَسَاَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِنْکُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُہٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِنْکُمْ مَا نَقَصَ
ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّا کَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْہِ اِبْرَۃً ثُمَّ رَفَعَھَا ذٰلِکَ
بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ
اَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ترجمہ
فرمایا حضرت صلعم نے کہ ارشاد کیا اللہ تعالی نے اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو
مین ہدایت کرون سو مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرون مین تمھاری اور تم سب فقیر ہو
مگر جسکو مین غنی کرون پس چاہو تم مجھسے دون مین تمکو رزق اور تم سب گنہگار ہو مگر جسکو
مین معافی کرون بچا رکھون سو کوئی جانتا ہے کہ مین قادر ہون گناہون کے بخشنے پر پس
معاف چاہو تم مجھسے مین بخشدونگا اوسکو اور اوسمین کچھ میرا نہین بگڑتا اور اگر
اول تمھارا اور آخر تمھارا اور زندہ تمھارا اور مردہ تمھارا اور خشک تمھارا اور تر تمھارا

جمع ہوجاوین سب میرے بندون سے کسی بڑے پرہیزگار بندے کے دل پر یعنی
سب کا دل ویسے اچھے بندے کے دل کے موافق ہوجاوے یہ ہونا کچھ زیادہ نکریگا
میرے ملک مین ایک مچھر کے پر کے برابر اور اگر اول تمھارا اور آخر تمھارا اور زندہ تمھارا
اور مردہ تمھارا اور تر تمھارا اور خشک تمھارا جمع ہوجاوین یہ سب میرے بندون سے
کسی بڑے بدکار بندے کے قلب پر یہ ہونا کم نہ کرے مچھر کے پر کے برابر کچھ میرے
ملک مین سے اور اگر اول اور آخر اور زندہ اور مردہ اور خشک اور تر تمھارا کل جمع
ہوجاوین ایک قطعہ زمین پر اور سوال کرے ہر ایک انسان تم مین سے جو اوسکی آرزو ہے
پس عطا کرون مین ہر ایک شخص تمھارے کو جو وہ مانگے اور کچھ کم نہوجاوے اوسکے سبب
میری ملک سے مگر اتنا جیسا کہ کوئی تم مین کا جاوے دریا پر اور ڈبا وے ایک سوئی
اوس مین پھر اوٹھاوے اوسے یہ اسواسطے ہے کہ مین سخی ہون اور بزرگ ہون میری
سخاوت اور بخشش اور بزرگی سے تمام عالم پرے جو چاہتا ہون مین سو کرتا ہون حکم
میرا ایسی ہے کہ جب چاہتا ہون کسی چیز کو کہتا ہون پس وہ ہوجاتا ہے خشک اور تر سے
مراد پتھر اور گھاس یعنی یہ سب اگر آدمی ہوکر سوال کرین یا جن اور انس کی انس کی
پیدایش اور خلقت پانی سے ہے اور جن کی آگ سے یا اس سے مراد جمیع چیزین ہین
جو زمین پر موجود ہین عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
واٰلہ وسلم نے ہٹ نہین کیا اوسنے جسنے استغفار کیا اللہ کے پاس اگر پھر جاوے
گناہ کی طرف ایک دن مین ستر مرتبہ یعنی جب آدمی نے دل سے رجوع ہوکر
اخلاص کے ساتھ معاف مانگا اللہ سے تو وہ گناہ پر ہٹ کرنے سے پھرا اور اگر معاف
نہ مانگا تو ہٹ پر قائم رہا اور ہٹ کرنے سے یعنی اوس پر قائم رہنے سے یا ہمیشہ کرنے سے چھوٹا

گناہ بھی بڑا ہوجاتا ہے اور بہت بڑا ہے دل کو سیاہ کرتا ہے اور جسکا دل سیاہ ہووہ
نافرمانی کی حد کو پہونچا فرمایا حضرت صلعم نے کہ مومن جسوقت گناہ کرتا ہی پیدا ہوجاتا ہی
اوسکے دل مین ایک نقطہ سیاہ پس اگر توبہ کی اوس سے اور معافی مانگا تو مٹ
جاتا ہے اور اگر زیادہ کرے گناہ تو وہ زیادہ ہوتا ہے یہانتک کہ گھیر لیتا ہے
اوسکے دلکو پس وہ ہی سورچا ہے جسکا ذکر فرمایا ہے اللہ تعالی نے کَلَّا بَلْ
رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ترجمہ یون نہین بلکہ زنگ لگا ہی اونکے
دلون پر اون چیزون سے کہ وے کماتے تھے روایت کی احمد اور ترمذی نے
اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندے سے غرغرے کے وقت تک
یعنی جب روح حلق مین پہونچے ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ مرتے دم تک کفر اور
معصیت سے توبہ قبول ہوتا ہی لیکن بعضے علما کہتے ہین کہ توبہ معصیت سے اوسوقت
قبول ہے مگر کفر سے مقبول نہین اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ کہا شیطان نے کہ قسم ہے
مجکو اے پروردگار میرے تیری عزت کی کہ ہمیشہ گمراہ کرونگا مین تیرے بندونکو جبتک
اونکے جسم مین جان ہے فرمایا اوس تواب رحیم نے اوسکے جواب مین اپنے فضل و کرم سے
قسم ہے مجکو اپنی عزت اور بزرگی کی کہ ہمیشہ معاف کرتا رہونگا مین جب کوئی معافی
چاہیگا مجھسے روایت کی ترمذی نے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ تھا ایک شخص
بنی اسرائیل مین کہ قتل کیا اوسنے ننانوے آدمیونکو پھر آیا ایک راہب کے پاس
پوچھنے کو کہ آیا اوسکا توبہ قبول ہوگا یا نہین پھر پوچھا جواب دیا راہب نے کہ نہین
پھر قتل کیا اوسنے اوسکو بھی اور منتظر کھڑا رہا کہ اور کسی سے پوچھے کہا ایک شخص نے
کہ فلانے گانوئن مین ایسا ایک آدمی ہے کہ تیری مشکل آسان کردے پس مرگیا
وہ شخص اوس حال مین کہ بڑھایا تھا اپنی چھاتی کو اوسکی طرف جھگڑا پڑا
اِس مقدمے مین رحمت کے فرشتون اور عذاب کے فرشتونکے درمیان

یعنی رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ شخص ناجی ہوا کیونکہ اوسنے قصد کیا تھا اوس گانون کی طرف اور عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ مغضوب ہوا کہ بے توبہ موا بعدہ حکم کیا اللہ تعالی نے اوس گانون کو جسکی طرف وہ شخص متوجہ ہوا تھا کہ نزدیک ہوجا میت سے اور حکم کیا اوس گانونکو جسمین اوسنے قتل کیا تھا کہ تو دور ہوجا اوس سے پھر فرمایا اوس تواب ورحیم سنے فرشتونکو کہ پیمایش کرو دونون گانونکی مسافت کو مردے کے پاس سے پایا فرشتون نے اوس گانون کو جسمین وہ جایا چاہتا تھا ایک بالشت دوسرے گانون سے نزدیک پھر بخش دیا اللہ تعالے نے اوسکے سب گناہون کو اس حدیث سے کمال وسعت اوسکی رحمت اور بخشش کی بندون کے حال پر پائی گئی اوس شخص کو ایسے گناہون کے ساتھ صرف توبہ کی نیت کے سبب معاف فرمایا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اوس پروردگار کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر گناہ نکروگے تم بیشک دور کریگا اللہ تمکو اور لاویگا دوسری قوم کو جو گناہ کرینگے پھر معاف چاہینگے پس معاف کریگا اللہ اونکو اس حدیث مین اوس غفور رحیم کے عفو اور مغفرت کی وسعت کا اظہار ہے کہ لوگ توبہ اور استغفار پر رغبت کرین نہ یہ کہ گناہ کرنے پر کمر باندھین اور کیا کرین کیونکہ اللہ تعالے نے گناہون سے منع فرمایا ہے اور پیغمبرون کو بھیجا ہے اسلیے کہ ایسے برے کامون سے لوگونکو باز رکھین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گڑگڑانے اور عاجزی سے پیش آنے مین صفت تواب ورؤف ورحیم کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور یہ وضع بندہ کی اوس مالک بے پرواکی جناب مین بہت پسند آتی ہے سواے بھائیو توبہ کرو قبل اوسکے کہ طاقت نرہے

توبہ کرنے کی اور وہ حال کسیکو معلوم نہین شاید ایک دم مین ہو یا زیادہ بلا تعین پھر
جسکا حال اپنی دانست سے باہر ہو اوسپر اعتماد کرنا اور نیک کام سے غافل رہنا
مناسب نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جلدی کرو نیکی کے کامون مین
اب اُن دنون بہت لوگ صرف بزرگون کے نام پر اونکی اولاد یا اونکے
خلیفون سے بیعت کرتے ہین یعنی بُرے کامون کی توبہ اور اچھے کامون پر قائم
رہنے کا عہد باندھتے ہین لیکن وے اولاد یا خلیفہ سواے اسکے کہ اوس بیچارے
مرید کو اپنا بنا وین اور اوس سے معاش کی صورت ٹھہرا وین کچھ ظاہر اور باطن کی مدد
اوسپر نہین کرتے یعنی اوسکو اچھی باتین نہین سکھاتے حرام اور بدعت کی باتون سے
باز نہین رکھتے صرف اپنے مطلب کے یار ہین سردست کچھ لے لیا اور ہمیشہ کی
جاگیر ٹھہرا یا اگر وہ بیچا مقدور نہین رکھتا تو محصل ہو کر بے عزت کرکے بد دعا کرنیکی
دہشت دکھا کر قرض دام کرو اکر چیزین گھر کی بندھک رکھوا کر اپنا معمول لیتے ہین
ہرگز نہین چھوڑتے سواے یارو دغا باز پیرون سے کنارہ کر دبچتے رہو جسوقت
کوئی شخص ایسا ملے کہ کسی عالی خاندان اور سلسلہ سے نسبت رکھتا ہو اور احکام
شرعی تمکو سکھاوے اور حرام اور بدعت کے کامون سے بچاوے اور دینداری کی
راہ بتاوے اور اللہ اور رسول کی اطاعت کے امور سمجھاوے اگرچہ بڑا عالم
اور فاضل نہو فی الفور اوسکے ہاتھ پر بیعت کرو یعنی بُرے کامون سے بچنے اور نیک
کامون پر قائم رہنے کا قول عہد مضبوط باندھو اور پچھلی بُری باتون سے جو جہالت سے
تم کرتے تھے اون سب سے توبہ کرو اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے تمہارے
دین و دنیا کے کام آسان کرے گا اِس جہان اور اوس جہان مین عزت
و آبرو بخشے گا اور تکرار بیعت کا کچھ مضائقہ نہین چنانچہ فاضل کامل عارف باللہ
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جو باپ شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہما العزیز

کے بیچ قول جمیل مین لکھا ہے فَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَکْرَارَ
الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَاْثُوْرٌ كَذٰلِكَ عَنِ الصُّوْفِيَةِ
اَمَّا مِنْ شَخْصَيْنِ فَاِنْ كَانَ تَعَذَّرَ اَىْ مِنْ خَلَلٍ فِىْ بَايِعِهٖ فَلَا بَاْسَ وَكَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ غَيْبَتِهٖ ترجمہ
یعنی مکرر بیعت کرنی رسول اللہ صلعم سے ثابت ہے اور اسی طرح مشائخون سے
امورات متعدد پر یعنی گناہون سے توبہ کرنے کی بیعت اچھے بزرگون کے
سلسلے مین داخل ہونے کی بیعت اللہ تعالیٰ کے حکمون کی بجا آوری پر
مضبوطی سے قائم ہونے اور عمل کرنے کی بیعت مگر دو شخصون سے بوجہ سبب
کہ جب دیکھے کہ اوسکو اگلی بیعت سے کچھ فائدہ نہوا یا اگلے پیر کی مرنے
کے بعد یا ایسا الگ ہوگیا کہ اوس سے مقصد حاصل نہین ہوسکتا تو ان صورتونمین
البتہ جائز ہے بلکہ اس زمانے مین تو لازم ہے کیونکہ اگلے پیر کا صرف نام تھا
اور اس پیر سے کام توجس سے اپنا کام ہے اور اللہ اور رسول کی متابعت اوسکے
سبب سے ہاتھ آوے وہی پیر ہے اور وہی مرشد نہ وہ کہ آپ گمراہ ہو شرک اور
بدعت کے کام کرتا رہتا ہے اور اورونکو گمراہی سے باز نہین رکھتا اور اچھی راہ
نہین بتلاتا اللہ تعالیٰ ایسے پیرون کو ہدایت کرے اور دنیا کی طمع اونکے دل سے
کھودے کہ ہزارون سیدھے مسلمانون کی جان و ایمان بچے فرمایا حضرت صلعم نے
تحقیق اللہ تعالیٰ جل شانہ البتہ بلند کرے گا درجہ نیک مرد کا جنت مین پوچھیگا
وہ کہ خداوندا کیونکر ملا مجکو یہ درجہ فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تیرے فرزند کے استغفار
کرنے سے تجکو یہ درجہ ملا روایت کی احمد نے یا رو یہ فائدہ ہے نکاح کرا اور فرزند
صالح ہونے کا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے کہ مردہ اپنی قبر مین ڈوبنے
والے کی طرح فریاد کرتا ہے کہ کوئی اوسکو بچاوے اور وہ امید رکھتا ہی دعا کی اپنے مان باپ
لڑکے بالے دوست آشنا سے پھر جب کوئی اوسکے واسطے دعا کرتا ہے تو ہوتی ہے وہ دعا

اوسکے حق مین دنیا اور آخرت اور جو چیز دنیا مین ہے اوس سے زیادہ اور اللہ تعالیٰ
داخل کرتا ہے مردونکی قبرون مین دنیا کے لوگون کی دعا کے سبب پہاڑونکے برابر ثواب
اور یہ ہدیہ ہے زندون کی طرف سے مردون کے واسطے استغفار مانگنے کے سبب
روایت کی ترمذی اور بیہقی نے فرمایا حضرت صلعم نے جب دین اسلام مین آتا ہے
کوئی بندہ اور نیک ہوتا ہے اسلام لانا اوسکا یعنی اپنے یقین اور اخلاص سے
بلاشک و نفاق مسلمان ہوتا ہے چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکے تمام گناہونکو جو پہلے
کرچکا تھا اور دیتا ہے اوسے بعد اوسکے ایک نیکی کے بدلے دس نیکیونکا ثواب
سات سو تک اوس سے بھی زیادہ اور ایک بدی کے بدلے ایک بدی اور چاہے تو
یہ بھی نہ دے یہ اوسکا فضل و کرم ہے روایت کی بخاری نے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہُ الْجَنَّۃَ وَلَا یُجِیْرُہُ مِنَ
النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ فرمایا حضرت
صلعم نے داخل نہ کریگا کسیکو اوسکا عمل جنت مین اور نہ بچا دیگا دوزخ سے اور نہ مین
یعنی نہ داخل ہونگا نہ چھوٹونگا مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور فرمایا کہ کسیکو نجات
ندیگا اوسکا عمل پوچھا لوگون نے اور تمکو یا رسول اللہ فرمایا مجکو بھی نہین
مگر یہ کہ چھپا دے اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے اپنی رحمت کے ساتھ پس ٹھیک اور
درست کرو اپنے عمل اور نزدیکی حاصل کرو اپنی طاقت کے موافق اور محنت
اوٹھاؤ صبح و شام کو اور تھوڑی رات رہتے اور بیچ کی چال اختیار کرو تا پہونچو
تم منزل مقصود کو یعنی اون تینون وقتونکی عبادت مین افراط و تفریط نکرو
روایت کی بخاری اور مسلم نے اِن حدیثون سے معلوم ہوا کہ کسیکو نچاہیے کہ
اپنی عبادت اور نیک عملون پر غرور کرے یا بھروسا رکھے کیونکہ اوس دربار کا
معاملہ عقل سے باہر ہے کبھی ہزارہا برس کے عابد کو ایک دم مین مردود کرتے ہین

اور کبھی ہزار برس کے فاسق کو ایک لحظہ مین مقرب بناتے ہین مگر انسان کو بھی لازم ہی
کہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہر دم اوسکی یاد مین رہے اور مقدور بھر فرمانبرداری
کے کام بجا لایا کرے اور نافرمانی کی باتون کے گرد نجاوے اور شہوت جسمانی اور
وسواس شیطانی سے اپنے تئین بچاوے کیونکہ ازلی عہد کی وفاداری اور
شریعت کے احکام کی بجاآوری ظاہرا اسی مین پائی جاتی ہے باقی اختیار بدست
مختار چاہے چھوڑے چاہے پکڑے چاہے مقبول کرے چاہے مردود بناوے
اور اسی اندیشہ نے اولیاؤن کے دلون کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہی اور اسی کھٹکے نے
صدیقون کے کلیجونکو پارہ پارہ کر رکھا ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے ایک شخص نے
عمل خیر کبھی نہین کیا تھا کہا اوسنے اپنے گھروالونسے کہ جب وہ مرجاوے جلائیو اوسکو
پھر آدھی خاک اوسکی دریا مین ڈالیو اور آدھی میدان مین اڑائیو پس قسم ہی اوس خدا کی
اگر مقدور کیا اللہ نے کہ عذاب کرے اوسپر ایسا عذاب کریگا کہ کسی پر ایسا نہین کیا
پھر جب مر گیا کیا لوگون نے جیسا اوسنے کہا تھا پس حکم کیا اوس قادر مطلق نے دریا کو
جمع کیا اوسنے جو اوسمین گرا تھا اور حکم کیا میدان کو جمع کیا اوسنے جو اوسمین اڑا تھا
پھر پوچھا خاوند نے اوس سے زندہ کرکے کہ ایسی وصیت کیون کی تھی تو نے عرض
کیا اوسنے تیرے ڈر سے اے میرے خاوند اور تو خوب جانتا ہے میرے احوال کو
پس بخش دیا اللہ تعالےٰ نے اوسکو مطلب اِس حدیث کا یہ معلوم ہوا کہ اگر بندہ اپنی تئین
بندہ اور اللہ تعالیٰ کو خاوند اور مالک بدل جانے اور اس بات کو اخلاص سے
سمجھے اور ڈر کر اوسکی جناب مین پناہ لے اگرچہ نفس اور شیطان کے ورغلانے سے سابق میں
برے کام کیے ہون وہ خاوند اپنے فضل و کرم سے البتہ معاف کرے کہا انس رضی اللہ
عنہ نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
کہ اے فرزند آدم جب تک تو دعا مانگتا رہے گا اور امید رکھے گا مجھسے

بخشونگا مین تجکو جس عمل کے ساتھ تو ہوگا اور اسکی کچھ پروا مین نہین رکھتا یعنی
کوئی کہے کہ ایسے گنہگار کو کیون بخشا اے فرزند آدم اگر پہونچ جاوین تیرے
گناہ کنارون تک آسمان کے پھر معاف مانگے تو مجھ سے معاف کرونگا مین تجکو
اور کچھ پروا نہین رکھتا اے فرزند آدم اگر دم اگر آوے تو میرے پاس گناہون سے
بھرا زمین کے برابر پھر آوے تو اوس حال مین کہ میرے ساتھ کسیکو شریک نہین بنایا
آونگا مین تیرے پاس اوتنی ہی مغفرت کے ساتھ یعنی اگر شریک نہین کیا تونے اور
طرح کے گناہ ہزارون کیے ہین تو البتہ بخشونگا بشرطیکہ توبہ بنیت اخلاص و محبت
میری طرف کریگا روایت کی ترمذی اور احمد اور دارمی نے ابی ذر سے کہا شداد
بن اوس نے کہ بتلایا رسول اللہ صلعم نے سید الاستغفار کہ کہے تو اَللّٰھُمَّ
اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ
مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ
بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ـــــــ اور فرمایا کہ
جو کوئی پڑھے اِسکو اعتقاد کے روسے دن رہتے پھر مرجاوے اوسی دن رات نہوتے
تو وہ اہل جنت سے ہوگا اور جو کوئی پڑھے اسیطرح رات کو پھر مرجاوے اوس
رات کو صبح نہوتے تو وہ اہل جنت سے ہوگا روایت کی بخاری نے اور فرمایا حضرت
صلعم نے جو کوئی ہمیشہ استغفار کرتا ہے اللہ تعالی ہر قسم کی تنگی سے اوسکو نجات دیتا ہے
اور ہر طرح کے غم سے خوشی بخشتا ہے اور روزی دیتا ہے اوسکو ایسے مقام سے
کہ شان و گمان مین نہین آتا روایت کی احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے کہا علی
علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ
الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ ترجمہ یعنی اللہ تعالی دوست رکھتا ہے بندہ مومن کو
جو آزمایا گیا ہے اور بلا مین ڈالا گیا ہے گناہونکی اور پھر توبہ کرکے رجوع لایا اس

سبب سے بعضون نے تائب کو فضیلت دی ہے صالح پر کہ اوسنے سب طرح کی
لذتون کا مزہ پاکر اپنے تئین الگ کیا برخلاف صالح کے کہ وہ اون مزونسے واقف ہی
نہین اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے خلق کو پھر حکم جاری
کیا لکھی کتاب مین جو وہ اوسکے پاس عرش پر ہے اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ
ترجمہ یعنی تحقیق میری سبقت لیگئی ہے میرے غضب پر سچ ہے کہ اللہ تعالی کے
جود اور کرم اور مہر اور رحمت نے تمام مخلوقات کو گھیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا ہے
رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اور فرمایا عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَاءُ ترجمہ رحمت
میری سب پر چھاگئی اور عذاب اوسی پر جسے مین چاہون یہ شان اوسکی دنیا مین
تھوڑی اور قیامت مین بہت ظاہر ہوگی مترجم کہتا ہے کہ ان حدیثون سے کوئی
یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالے برے کامون سے راضی ہے یا بدکامونکو بد نہین
جانتا یا گنہگارون کو بدلا نہ دیگا یا مغرورون سرکشون کو نہ پکڑے گا جیسی اوسکی صفت
غفور رحیم تواب ہے ایسی ہی منتقم اور شدید العقاب قہار بھی ہے پس طریق مسلمانی کا
یہی ہے کہ زندگی مین اپنی طاقت اور قدرت کے موافق اوسکی فرمانبرداری کے
کام کرتا ہے اور ممنوعات سے اپنے تئین بچاوے اور ڈر کو اپنے حال پر غالب
رکھے اور ہرگز اپنی عبادت کا کچھ بھروسا نہ کرے اللہ چاہے تو سب کام اوسکے درست
ہوجائینگے پھر جب موت کے نزدیک پہونچے تو امید اوسکی مغفرت سے زیادہ رکھے
اور اوسکے فضل و کرم کا امیدوار رہے کہ وہانکی سب مشکلین اوسکی رحمت اور
عنایت سے آسان ہوجائینگی یا اللہ یا کریم یا غفور تو مجھ بندہ عاجز نالائق کو اپنی فضل و
کرم سے توبہ کی توفیق دے کہ پھر کسی برے کامونکی لذت میرے دل مین نہ آوے اور
دنیا کی کل آرایش اور خوبی میری خاطر سے محو ہوجائے اور دم و اپسین پیار تیرے اور
تیرے رسول محبوب کی محبت اور یاد مین جسم سے باہر آوے آمین ثم آمین اور سب مومنونکی

یہ آرزو برلا اور اونھین اس نعمت سے سرفراز فرما بفضلہ وکرمہ بحرمۃ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

دوسری فصل متفرقات حدیثون کی

سعید ابن زید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّہٗ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ جو کوئی لیوے ایک بالشت زمین کسی کی ظلم سے بیشک ڈالے گا اللہ تعالے قیامت کے دن وسے سات ٹکڑے زمین کے اوسکی گردن مین سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مَنْ وَجَدَ مَالَہٗ عِنْدَ رَجُلٍ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ وَیَتَّبِعُ الْبَیِّعُ مَنْ بَاعَہٗ ترجمہ جسنے پایا اپنا مال ایک شخص کے پاس پس وہ اسکا حق ہے اور ڈھونڈلے خریدار اوسے جسنے اوسکے پاس بیچا یعنی اگر کسی نے کسی کا مال غضب کیا یا چورایا یا گم ہوا اور دوسرے کو ملا اور اوسنے بیچ ڈالا تو مالک مال جسکے پاس اپنا مال پاوے لیوے خریدار دعوی کرے اوسپر جس سے مال اوسکو ملا عَنْ حُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ سوال کرنے والے کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار آوے یعنی اوسکی شان پر لحاظ کرکے محروم نہ کیا چاہیے جو مقدور ہو اور جو موجود ہو دیوے فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی نیکی کرے کسی کے ساتھ چاہیے وہ نیکی کرنے والے کو کہے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا یعنی بدلا دے اللہ تجکو نیک اگر وہ صالح ہو اور اگر وہ فاسق ہو تو بھی یہی کہے ایسے لفظ نہ کہے کہ جسمین راہ حق سے دور پڑے یعنی صالح اور ولی نکہے یا اوسکو فسق کو صلاح نجانے اور جو نیک کار سے آزار پاوے تو اوسکی نیک کاری انکار نہ کرے اور گالی ندے اور برا نکہے بلکہ یہی کہے غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلَنَا ابن استقامت کا یہی طریقہ ہے

ابی عائشہ کہتی ہین کہ فرمایا حضرت صلعم نے تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ
الضَّغَائِنَ ترجمہ ہدیہ بھیجو آپس مین کہ ہدیہ دور کرتا ہے دشمنی اور دلکے کینون کو
عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ
اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا
اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِيْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ کہا ابی قتادہ نے
پوچھا ایک شخص یا رسول اللہ آیا بتلاؤ مجکو اگر مارا جاؤن مین اللہ کی راہ مین صابر
ہوکر اور نیکی چاہکر سامنا کرکے نہ اولٹے بھاگ کر دور کرے گا اللہ تعالی میرے
گناہون کو اور بخشے گا مجھے فرمایا حضرت صلعم نے ہان پھر جب وہ شخص چلا پکارکر
فرمایا آپنے کہ ہان مگر دین یعنی سب گناہونکو اللہ بخشیگا مگر دین یونہین خبر دی
مجکو جبرئیل نے اس حدیث سے بندونکے حق کی بڑی سختی اور تاکید معلوم ہوئی کہ یہ
بغیر ادا یا معاف نہین چھوٹتا اور ابو ہریرہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ جب کسی
قرضدار مردے کو حضرت صلعم کے پاس لاتے تھے تو حضرت پوچھتے تھے کہ اوسنے
اداے دین کو کچھ چھوڑا ہے پھر اگر خبر ہوتی تھی کہ اوسنے چھوڑا ہے تو آپ اوسکی نماز پڑھتے تھے
اور نہین تو اور مسلمانونکو فرما دیتے تھے کہ تم پڑھو اوسکی نماز پھر جب اللہ تعالی نے
ملکون پر اسلام کی فتح دی تو حضرت صلعم نے خطبے مین فرمایا کہ مین زیادہ دوست
اور لائق مومنون کی ذات سے اونکے حق مین سو جو کوئی مرجاوے اہل مسلمانون سے
اور رہ جاوے اوسپر دین تو ادا کرنا اوسکا مجھپر لازم ہے اور جو کچھ چھوڑ جاوے ترکہ
سو اوسکے وارثون کا حق ہے متفق علیہ اور فرمایا کہ مسلمان کی روح ادھر مین ٹنگی ہے
جبتک دین دار رہتا ہے یعنی بہشت مین نہین جاتی یا نیک کارونکے گروہ مین نہین ملتی
اور فرمایا بعد کبیرہ گناہونکے بڑے گناہون سے کہ آدمی بغیر اداکیے دین کے مرجاوے

اور کچھ نہ چھوڑ جاوے کہ اوس سے دین ادا ہو سکے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے تین شخص ہین کہ قیامت کے دن اونسے مین جھگڑونگا یعنی مین ناراض ہونگا ایک شخص وہ جسنے قول وقرار کیا میرے نام سے پھر پھر گیا اوس قول سے دوسرا وہ جسنے بیچا آزاد کو پھر کھایا اوسکا مول تیسرا وہ جسنے مزدور سے محنت کروالی اور اوسکی مزدوری نہ دی روایت کی بخاری نے ابو ہریرہؓ کہتے ہین دیکھا مین نے کہ جب لاتے تھے نیا کوئی پھل حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رکھتے تھے آپ اوسکو اپنی آنکھون اور لبون پر اللہ تعالی کی نئی نعمت کی تعظیم کو کہ تازہ آیا ہے وہ اوس دربار اعلی سے اور فرماتے اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ ترجمہ بار خدایا جیسا دکھلایا پہونچایا تونے اوسکے اول کو دکھلا اور پہونچا مجکو اوسکے آخر کو یعنی ہمیشہ آخر تک اس نعمت سے مجھے فائدہ مند کر پھر بانٹ دیتے لڑکون کو جو وہان موجود ہوتے اون دونوں کی مناسبت کے سبب اور اوسمین اونکی خوشی چاہتے عبد اللہ ابن یزید الخطمی نے پیغمبر خدا صلعم سے نقل کیا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَآئِہٖ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ مَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ فرماتے تھے آنحضرت اپنی دعا مین الہی روزی کر مجکو اپنی محبت اور محبت اوس شخص کی کہ فائدہ کرے مجکو اوسکی محبت تیرے پاس الہی جو چیز کہ تونے مجھے روزی کی ہے اوس چیز سے کہ مین چاہتا ہون اوسے پس کر اوسکو میری قوت کا سبب اوس چیز مین جسے تو دوست رکھتا ہے خداوندا میری چاہت کی چیز سے جس چیز کو کہ تونے مجھ سے الگ رکھا ہے پس کر تو اوسکو فراغت کا سبب میرے واسطے اوس چیز مین کہ جسے تو دوست رکھتا ہے حاصل یہ کہ اگر کوئی چیز

دنیا سے دیتا ہے تو اوسکے شکر کی توفیق دے کہ شاکر و دولتمندون سے مین ہون اگر
نہ دے تو میرے دلکو اوس سے الگ رکھ تاکہ صابر فقیرون سے ہوون ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ
لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ
عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ وَمَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ
وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ
فرمایا آنحضرتؐ نے دو قسم کے لوگ ہین جہنمیون سے کہ مین نے اونھین نہین دیکھا
یعنی اوس زبان برکت نشان پاک وسطہر مین اونکا وجود تھا ایک وہ گروہ ہے
کہ اونکے پاس چابک ہی گاؤدم مارتے ہین اوس سے آدمیونکو اور دوسرا
گروہ اونکا عورتین ہین کپڑا تو پہنے ہین مگر ننگی ہین ایسا کپڑا پہنتی ہین جسمین ستر
نہین ڈھکتا یا ایسا کپڑا باریک کہ اوس سے بدن ہی نظر آتا کھینچتی ہین مرد ونکے
دلون کو اپنی طرف اور خواہش رکھتی ہین وے مردونکی طرف اپنے دلون سے یا سرسے
کپڑا اٹھا کر لوگونکو منھ دکھاتی ہین اور چلتی ہین اس انداز سے کہ مردون کے
دل لبھاوین سو اون عورتون کے جوڑا باندھنے سے اونٹون کے کوہان کی طرح
ڈھلک رہی ہین شانے سے داخل نہونگی وے جنت مین اور نہ سلے گی اونکو
جنت کی بو باوجودیکہ جنت کی بو اتنی و اتنی دور سے یعنی بہت دور سے پائی جاتی ہی
بھائیو اس حدیث سے بھی ہمارے پیغمبر آخرالزمان علیہ الرضوان کی پیشگوئی ثابت
ہوئی کیونکہ ایسے لوگ اس زمانے مین بہت نظر آتے ہین کہ تکبر اور تجبر سے
چابک ہاتھ مین لیے پڑے پھرتے ہین اور وضع اپنی خلاف اسلام کے بناکر
کوچہ و بازار مین بچارے غریبون مفلسون کو مارتے ڈراتے دکھ دیتے رہتے
ہین اور اور عورتین جھوٹی مسلمان کسبیان تو ہین لیکن گھروالیان بھی خصوصًا